اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی کا نعتیہ دیوان

حدائق بخشش کامل

مدینہ پبلشنگ کمپنی
مشہور محل۔ کراچی

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرٌ

مجدّدِ ملّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کا

نعتیہ کلام

حصہ اول

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

شائع کردہ

مدینہ پبلشنگ کمپنی

میکلوڈ روڈ، کراچی

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

Marfat.com

ذریعہ قادریہ

۱۳۰۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ
وَاٰلِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

وصلِ اوّل در نعتِ اکرم حضور سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا — نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا — تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا — آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا — اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں — خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان — صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب — یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

Marfat.com

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنوئیں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اسکے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار خطا وار گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا منہ تکئے کہاں جائیے کس سے کہئے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرابۂ ناب
کون لادے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

دور کیا جانئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقہ مجھے ایک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

Marfat.com

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اسکو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

وصل دوم در منقبت آقائے اکرم

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں[1] دیدیکے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفٰے کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی مینہ علوی فصل بتولی گلشن،
حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

نبوی ظل علوی برج بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اُجالا تیرا

نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن
حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

---

[1] سیدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مرا صغیر ما یندیا عبد القادر بحقی علیک کل و بحقی علیک اشرب الخ ۱۲ منہ

Marfat.com

بحر و بر[1] شہر و قریٰ سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوےٰ تیرا

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

آب آمد وہ کہے اور میں تیمم برخاست
مشت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

جان تو جاتے ہی جائیگی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھیرا ہے نظارا تیرا

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

تیری عزت کے نثار اے مرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہیں
کہ وہی نا وہ رضا بندۂ رسوا تیرا

ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید[2] تو نہ ہو
سید[3] جیدِ ہر دہر ہے مولا تیرا

---

[1] حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در اوائل مر اصحاب رامی فرمود کہ اولیاء عراق مرا تسلیم کردہ اند بعد از مدتے فرمود کہ این زمان جمیع زمین شرق و غرب و بر و بحر و سہل و جبل مرا تسلیم کردہ اند و ہیچ ولی از اولیا نماند در آن وقت مگر آنکہ بر شیخ آمد و تسلیم کرد و را بقطبیت ۱۲ تحفہ قادریہ [2] اشارہ بقول او رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لم یکن مریدی جیدا فانا جید [3] علی وزان قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ والمعنی اطلاق التفضیل الا من خص بدلیل کما حققنا فی المجیر المعظم شرح مدحیتنا الاکسیر الاعظم ۱۲

Marfat.com

فخر آقا میں رضاؔ اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

وصل سوم

در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج[1] اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مرغ[2] سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین[3] و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

تجھ[4] سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

---

[1] ترجمہ آنچہ فرمودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعر أفلت شموس الاولین وشمسنا ابداً علی افق العلی لا تغرب ۱۲ ترجمہ آنچہ رسیدی تاج العارفین ابوالوفا قدس سرہ لسیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت کل دیک یصیح و یسکت الا دیکک فانہ یصیح الی یوم القیمۃ ہر خروس بانگ کند و خاموش شود جز خروس شما کہ تا قیامت در بانگ است - ۱۲

[2] ترجمہ ارشاد حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام ما اتخذ اللہ ولیا کان او یکون الا وھو متادب معہ الی یوم القیمہ -۱۲ [3] یعنی حضرت ابو عمرو عثمان صریفینی و ابو محمد عبد الحق حریمی کہ ہر دو از اولیائے معاصرین حضور سیدنا بودہ اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم ۱۲ [4] زدآں بے خرد آنکہ ہمہ اقطاب را با سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مساوی المرتبہ داند و ایں دو شعر ترجمہ آں اشعار است کہ از حضور سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل می کنند کما ذکرنا فی المجیر المعظم واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Marfat.com

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبے پہ نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

شجرِ سرو سہی کس کے اگائے تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا

تو ہے نوشاہ براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

ڈالیاں جھومتی ہیں رقص خوشی جوش پہ ہے
بلبلیں جھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا

گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک
باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا

صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری
شاخیں جھک جھک کے بجالاتی ہیں مجرا تیرا

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرعِ چشت و بخارا[1] و عراق[2] و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور محبوب[3] ہیں - ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں
یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اترنے کو ہو نیما تیرا

---

[1] حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند قدس سرہٗ العزیز بخاری است ۱۲

[2] حضرت شیخ الشیوخ سہروردی قدس سرہٗ از اولیائے عراق است سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورا فرمودانت اٰخر المشہورین بالعراق ۱۲

[3] ردّ جاہلانیکہ ہمہ محبوبان را ہمسر حضرت سیدنا دانند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشفِ ساق[1] آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

تاج فرقِ عرفا کس کے قدم کو کہیے
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سکر نکالا تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیرِ حضیض
اور ہر اوج سے اونچا ہے ستارا تیرا

دلِ اعدا کو رضاؔ تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

وصل چہارم

در مناقحت اعدا و استعانت از آفات

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جو تیغا تیرا

---

[1] یقول کانہم لکمال الدہش ذہبت اذہانہم الی قولہ تعالیٰ یوم یکشف عن ساق مع انہ لم یکن الاجلوۃ العبد لاتجلی المعبود کما تسجد اہل الجنۃ حین یرون نور رداءِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند تحولہ من بیت الی بیت زعما منہم انہ قد تجلی ربہم تبارک وتعالیٰ کما ورد فی الحدیث ۱۲

Marfat.com

عکس کا دیکھ کے منہ اور بپھر جاتا ہے
چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا

کوہ سر مکھ ہو تو اک وار میں دو پر کالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ورفعنالک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

سمٌ قاتل ہے خدا کی قسم ان کا انکار
منکر فضل حضور آہ یہ لکھا تیرا

میرے سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا

ابن زہرا سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے او منکر بے پاک یہ زہرا تیرا

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معمّا تیرا

لہ قال مولانا وسیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکن بیکم سمٌ قاتل لا دیا نکم وسبب لذھاب دینکم واخراکم ۱۲

لہ قال سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا سیاف انا قتال انا سلاب الاحوال ۱۲

Marfat.com

سگِ[1] درِ قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی
بند بندِ بدنِ اے روبہ دنیا تیرا

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطر[2] پہ ہے قبضہ تیرا

حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے
جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزدِ رجیم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

نزع میں گور میں میزاں پہ سرِ پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلیٰ تیرا

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلا تیرا

بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے
کہ فلک[3] وار مریدوں پہ ہے سایا تیرا

اے رضاؔ چیست غم ار جملہ جہاں دشمنِ تست
کردہ ام مامنِ خود قبلۂ حاجاتے را

ہم[4] خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جدِ اعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

---

[1] اشارہ بقصہ صنعانی ۱۲

[2] و ثبوت روشن ایں معنی در رسالۂ مصنف قدس سرہ شہنشاہ دان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ مطبوعہ مطبع اہلسنت وجماعت بریلی باید دید

[3] ان یدی علی مریدی کالسماء علی الارض قال سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[4] در مثنوی کہ بعض علمائے کرام را نسبت بہ پیر خود گفتہ بود چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۱۲۔

Marfat.com

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیدِ عالم اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا
خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے سُن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا
اُس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا جو حیدرِ کرار کہ مولےٰ ہے ہمارا
اے مدعیو خاک کو تم خاک نہ سمجھے اس خاک میں مدفوں شہِ بطحا ہے ہمارا
ہے خاک سے تعمیرِ مزارِ شہِ کونین معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا

غم ہو گئے بے شمار آقا بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا آقا سنوار آقا
منجدھار پہ آکے ناؤ ٹوٹی دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری لِلّٰہ یہ بوجھ اُتار آقا
ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ بھاری ہے ترا وقار آقا
مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے تم کو تو ہے اختیار آقا
میں دور ہوں تم تو ہو مرے پاس سن لو میری پکار آقا
مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہوگا تم سا نہیں غمگسار آقا
گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی ڈوبا، ڈوبا، اُتار آقا

Marfat.com

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے — میں وہ کہ بدی کو عار آقا
پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا — دے دے ایسی بہار آقا
جس کی مرضی خدا نہ ٹالے — میرا ہے وہ نامدار آقا
ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ — میرا ہے وہ کامگار آقا
سویا کئے نابکار بندے — رویا کئے زار زار آقا
کیا بھول ہے انکے ہوتے کہلائیں ق دنیا کے یہ تاجدار آقا
انکے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں — ایسے ایسے ہزار آقا
بے ابر کرم کے میرے دھبے — لَا تَغْسِلُهَا الْبِحَار[۱] آقا

اتنی رحمت رضا پہ کر لو
لَا یَقْرَبُهُ الْبَوَار[۲] آقا

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا — نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
یہی ہے اصل عالم مادہ ایجاد خلقت کا — یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا
گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا — خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا
گنہ مغفور دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا — تعالی اللہ ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا
نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی — چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

---

[۱] ترجمہ انھیں سمندر نہ دھوئیں ۱۲ [۲] ترجمہ ہلاکت اس کے پاس نہ آئے ۱۲

Marfat.com

بڑھا یہ سلسلہ رحمت کا دورِ زلفِ والا میں — تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا

صفِ ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں — گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یارب — نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کرکے حیرت کا

ادھر امت کی حسرت پر ادھر خالق کی رحمت پر — نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا

بڑھیں اس درجہ موجیں کثرتِ افضالِ والا کی — کنارہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

خمِ زلفِ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ساجد ہے محرابِ دو ابرو میں — کہ یارب تو ہی والی ہے سیہ کارانِ امت کا

مدد اے جوششِ گریہ بہا دے کوہ اور صحرا — نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا

ہوئے کمخوابیِ ہجراں میں ساتوں پردے کمخوابی — تصور خوب باندھا آنکھوں نے استارِ تربت کا

یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے — ملے جوشِ صفائے جسم سے پابوس حضرت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہمِ کافور ہاتھ آیا — دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں — بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو — مگر سدِّ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

زبانِ خار کس کس درد سے ان کو سناتی ہے — تڑپنا دشتِ طیبہ میں جگر افگارِ فرقت کا

سرہانے ان کے بسمل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے — شہِ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

جنھیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکارو گے — ہمیں بھی یاد کرلو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

وہ چمکیں بجلیاں یارب تجلیہائے جاناں سے — کہ چشمِ طور کا سرمہ ہو دل مشتاق رویت کا

رضائے خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا — کبھی تو ہاتھ آجائیگا دامن ان کی رحمت کا

Marfat.com

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا / شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدہ دیدار پر / نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن / قسمت خدام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں / نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں / مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یاد گیسو ذکر حق ہے آہ کر / دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا[1]

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز / چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو / کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

یاد ابرو کر کے تڑپو بلبلو / ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو / باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

گر یوں ہی رحمت کی تاویلیں رہیں / مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا

بادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو / شیخ درد آشام ہو ہی جائے گا

غم تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یوں / جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

مٹ کہ گر یوں ہی رہا قرض حیات / جان کا نیلام ہو ہی جائے گا

عاقلو ان کی نظر سیدھی رہے / بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر / بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

[1] گیسو و ہ میں اور ان کی تشبیہ لام اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے کلمہ اللہ آشکارا ہوتا ہے ۱۲۔

Marfat.com

اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ[۱] مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی[۲] من بیکس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ[۳] چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ[۴] خط ہالۂ مہ زلف ابرِ اجل
تورے چندن چندر پروکنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاکَ اَتَمّ[۵] اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

---

[۱] ترجمہ: حضور کا نظیر کسی کو نظر نہ آیا ۱۲ [۲] ترجمہ: سمندر اونچا ہوا اور موجیں طغیانی پر ہیں۔

[۳] اے آفتاب تو نے میری رات دیکھی، اس میں اشارہ ہے کہ میری رات آفتاب کے سامنے بھی رات ہی رہی

[۴] ترجمہ: حضور کے لئے سب سے زیادہ خوبصورت چہرہ میں ایک چودھویں رات کا چاند ہے ۱۲

[۵] ترجمہ: میں پیاسا ہوں اور تیری سخاوت سب سے زیادہ کامل و تمام ہے ۱۲

Marfat.com

یا قافلتی زیدی اجلک[1] رحمے بر حسرت تشنہ لبک

مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

واھا لسویعات ذھبت[2] آں عہد حضور بارگہت

جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینہ کا جانا

القلب شج والھم شجون[3] دل زار چناں جاں زیر چنوں

پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

الروح فداک فزد حرقا[4] یک شعلہ دگر برزن عشقا

مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضاؔ نہ یہ طرز میری نہ یہ رنگ مرا

ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا	حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہونا تھا
اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا	کنارِ خارِ مدینہ دمیدہ ہونا تھا
حضور ان کے خلافِ ادب تھی بیتابی	مری امید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

---

[1] ترجمہ: اے میرے قافلے اپنے قیام کی مدت زیادہ کر ۱۲ [2] ترجمہ: آہ افسوس وہ چند قلیل گھڑیاں کہ گذر گئیں ۱۲

[3] دل زخمی ہے اور پریشانیاں رنگ رنگ کی ہیں۔

[4] ترجمہ، جان تیرے قربان اپنی سوزش زیادہ کر۔ ۱۲

Marfat.com

نظارۂ خاکِ مدینہ کا اور تیری آنکھ — نہ اس قدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں — دلِ حزیں تجھے اشکِ چکیدہ ہونا تھا

پناہِ دامنِ دشتِ حرم میں چین آتا — نہ صبرِ دل کو غزالِ رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شفیع نہیں — عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو — سلامِ ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ[۱] تھا وعدۂ ازلی — نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی — کہ صبحِ گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

ٹپکتا رنگِ جنوں عشقِ شہ میں ہر گل سے — رگِ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا

بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز — کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزرتے جان سے اک شور یا حبیب کے ساتھ — فغاں کو نالۂ حلق بریدہ ہونا تھا

مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر — کوئی تو شہدِ شفاعت چشیدہ ہونا تھا

جو سنگِ در پہ جبیں سائیوں میں تھا مٹنا — تو میری جان شرارِ جہیدہ ہونا تھا

تری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں — کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضاؔ جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

۱؎ ترجمہ: میں بے شک ضرور جہنم کو بھر دوں گا ۱۲

Marfat.com

شور مہ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی میں ترے صدقے مے دے رمضاں آیا

اس گل کے سوا ہر پھول با گوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقت فغاں آیا

جب بام تجلی پر وہ نیر جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو جب عہد خزاں آیا

سر اور وہ سنگ در آنکھ اور وہ بزم نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

لے طوق الم سے اب آزاد ہو اے قمری
چٹھی لیے بخشش کی وہ سرو رواں آیا

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ برے کامو
دیکھو مرے پلہ پر وہ اچھے میاں آیا

بدکار رضا خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے
وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

معروضہ سنہ ۱۲۹۶ بعد واپسی زیارت مطہرہ بار اول

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا

نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی
قضا نے لا کے قفس میں شکستہ حال کیا

marfat.com

Marfat.com

وہ دل کہ خوں شدہ ارماں تھے جس میں مل ڈالا
فغاں کہ گورِ شہیداں کو پائمال کیا

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
ستمگر الٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم
چھڑا کے سنگِ درِ پاک سر وبال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اُجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا

ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دُوران سے وہ جمال کیا

حضور ان کے خیالِ وطن مٹانا تھا
ہم آپ مٹ گئے اچھا فراغ بال کیا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی
ہماری بے لبسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

جو دل نے مر کے جلایا تھا منتوں کا چراغ
ستم کہ عرض رہِ صرصرِ زوال کیا

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا

تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی سن لے رضاؔ جیتے جی کہ مولےٰ نے
سگانِ کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

Marfat.com

بندھ گئی تیری ہوا ساوہ میں خاک اُڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مُجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا
کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ ہشیار ہوں
پاؤں جب طوف حرم میں تھک گئے سر سے گیا

رحمۃ للعٰلمین آفت میں ہوں کیسی کروں
میرے مولیٰ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا

کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنی مرے
ق
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا

اللہ اللہ یہ علو خاص عبدیت رضاؔ
بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اول گیا آخر گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

Marfat.com

آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پر ارمان گیا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

تابِ مراتِ سحر گردِ بیابانِ عرب
غازۂ روئے قمر دودِ چراغانِ عرب

اللہ اللہ بہارِ چمنستانِ عرب
پاک ہیں لوثِ خزاں سے گل و ریحانِ عرب

جوششِ ابر سے خونِ گلِ فردوس گرے
چھیڑ دے رگ کو اگر خارِ بیابانِ عرب

تشنۂ نہرِ جناں ہر عربی و عجمی
لبِ ہر نہرِ جناں تشنۂ نیسانِ عرب

طوقِ غم آپ ہوائے پرِ قمری سے گرے
اگر آزاد کرے سروِ خرامانِ عرب

مہر میزاں میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے
ڈالے اک بوند شبِ دے میں جو بارانِ عرب

عرش سے مژدۂ بلقیسِ شفاعت لایا
طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب

حسنِ یوسف[1] پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

[1] اس شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک لفظ ایسے تقابل سے ہے کہ مفید تفضیل حضور انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو (دیکھئے برصفحہ ۳۲)

Marfat.com

کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص — یوسفستاں ہے ہر ایک گوشۂ کنعانِ عرب

بزمِ قدسی میں ہے یادِ لبِ جاں بخش حضور — عالمِ نور میں ہے چشمۂ حیوانِ عرب

پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا القاب — خسروِ خیلِ ملک خادمِ سلطانِ عرب

بلبل و نیلپر و کبک بنو پروانو — مہ و خورشید پہ ہنستے ہیں چراغانِ عرب

حور سے کیا کہیں موسیٰ سے مگر عرض کریں — کہ ہے خود حسنِ ازل طالبِ جانانِ عرب

کرمِ نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسّانِ عرب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب — پھر کھنچا دامنِ دل سوئے بیابانِ عرب

باغِ فردوس کو جاتے ہیں ہزارانِ عرب — ہائے صحرائے عرب ہائے بیابانِ عرب

میٹھی باتیں تری دینِ عجم ایمانِ عرب — نمکیں حسن ترا جانِ عجم شانِ عرب

اب تو ہے گریۂ خوں گوہرِ دامانِ عرب — جس میں دو لعل تھے زہرا کے وہ تھی کانِ عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب — آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربانِ عرب

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۱) (۱) وہاں حسن یہاں نام (۲) وہاں کٹنا کہ عدم قصد پر دال ہے۔ یہاں کٹانا کہ قصد و ارادہ بتاتا ہے (۳) وہاں مصر یہاں عرب کہ زمانہ جاہلیت میں اس کی سرکشی و خود سری مشہور تھی (۴) وہاں انگشت یہاں سر (۵) وہاں زنان یہاں مردان (۶) وہاں انگلیاں کٹیں ایکبار وقوع بتاتا ہے۔ یہاں کٹاتے ہیں کہ استمرار پر دلیل ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

ہائے کس وقت لگی پھانس الم کی دل میں
کہ بہت دور رہے خار مغیلانِ عرب

فصل گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار
پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستانِ عرب

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب

عندلیبی پہ جھگڑتے ہیں کٹے مرتے ہیں
گل و بلبل کو لڑاتا ہے گلستانِ عرب

صدقے رحمت کے کہاں پھول کہاں خار کا کام
خود ہے دامن کشِ بلبل گل خندانِ عرب

شادیِ حشر ہے صدقے میں چھٹیں گے قیدی
عرش پر دھوم سے ہے دعوتِ مہمانِ عرب

چرچے ہوتے ہیں یہ کمھلائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھنے پاتے جو بیابانِ عرب

تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسانِ عجم
تیرے بے دام کے بندی ہیں ہزارانِ عرب

(قیمت ۱۲ — غلام ۱۲ — جال ۱۲ — قیدی ۱۲)

ہشت خلد آئیں وہاں کسبِ لطافت کو رضاؔ
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائیِ دوست
خلد کا نام نہ لے بلبلِ شیدائیِ دوست

تھک کے بیٹھے تو درِ دل پہ تمنائیِ دوست
کون سے گھر کا اجالا نہیں زیبائیِ دوست

عرصۂ حشر کجا موقفِ محمود کجا
ساز ہنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائیِ دوست

مہر کس منہ سے جلوداریِ جاناں کرتا
سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائیِ دوست

مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عمرِ جاوید
زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائیِ دوست

ان کو یکتا کیا اور خلق بنائی یعنے
انجمن کرکے تماشا کریں تنہائیِ دوست

Marfat.com

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

Marfat.com

اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے نخلِ دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

یادِ رُخ میں آہیں کرکے بن میں مَیں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکی مہکی شاخ

ظاہر و باطن اول و آخر زیبِ فروع و زینِ اصول
باغِ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ

آلِ احمد خذ بیدی یا سید حمزہ کن مددی
وقتِ خزانِ عمرِ رضا ہو برگ ہدیٰ سے نہ عاری شاخ

زہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمانِ سرائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد برائے جنابِ الٰہی
جنابِ الٰہی برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسی عطرِ محبوبیٔ کبریا سے
عبائے محمد قبائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا
رضائے خدا اور رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا — گِروں کا سہارا عصائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں قرباں کیا پیاری پیاری ہے نسبت — یہ آنِ خدا وہ خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد کا دم خاص بہرِ خدا ہے — سوائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت — بڑھی کس تزک سے دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے ربِّ سلّم صدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر — للہ لے خبر مری للہ لے خبر

دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا — میں ڈوبا تو کہاں ہو مرے شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد — اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا — ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب — گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر

منزل نئی عزیز جدا لوگ ناشناس — ٹوٹا ہے کوہِ غم میں پرِ کاہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب — اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

Marfat.com

مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر

اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

پُر خار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور
مولیٰ پڑی ہے آفت جانکاہ لے خبر

باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کثّرہ اللہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

در منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبد القادر
سرِّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر

مفتی شرع بھی ہے قاضی ملت بھی ہے
علم اسرار سے ماہر بھی ہے عبد القادر

منبع فیض بھی ہے مجمع افضال بھی ہے
مہر عرفاں کا منور بھی ہے عبد القادر

قطب ابدال بھی ہے محور ارشاد بھی ہے
مرکز دائرۂ سِرّ بھی ہے عبد القادر

سلک عرفاں کی ضیا ہے یہی درِ مختار
فخر اشباہ و نظائر بھی ہے عبد القادر

اس کے فرمان ہیں سب شارح حکم شارع
مظہر ناہی و آمر بھی ہے عبد القادر

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر

رشک بلبل ہے رضاؔ لالہ صد داغ بھی ہے
آپ کا واصف و ذاکر بھی ہے عبد القادر

Marfat.com

گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر　　رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہو کر
رُخِ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی　　رہ گیا بوسہ دہِ نقشِ کفِ پا ہو کر
وائے محرومیٔ قسمت کہ پھر اب کی برس　　رہ گیا ہمرہِ زوّارِ مدینہ ہو کر
چمنِ طیبہ ہے کہ وہ باغ کہ مرغِ سدرہ　　برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہو کر
صرصرِ دشتِ مدینہ کا مگر آیا خیال　　رشکِ گلشن جو بنا غنچۂ دل وا ہو کر
گوش شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں　　وعدہ چشم سے بخشائیں گے گویا ہو کر
پائے شہ پر گرے یا رب تپشِ مہر سے جب　　دلِ بے تاب اڑے حشر میں پارا ہو کر

ہے یہ امید رضاؔ کو تری رحمت سے شہا
نہ ہو زندانیٔ دوزخ ترا بندہ ہو کر

نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض　　ظلمتِ حشر کو دن کر دے نہارِ عارض
میں تو کیا چیز ہوں خود صاحبِ قرآں کو شہا　　لاکھ مصحف سے پسند آئی بہارِ عارض
جیسے قرآن ہے وِرد اس گلِ محبوبی کا　　یوں ہی قرآں کا وظیفہ ہے وقارِ عارض
گرچہ قرآں ہے نہ قرآں کی برابر لیکن　　کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگارِ عارض
طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم　　آپ عارض ہو مگر آئینہ دارِ عارض
طرفہ عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھر　　مصحفِ پاک ہو حیرانِ بہارِ عارض
ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینۂ ذات　　کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقارِ عارض

Marfat.com

جلوہ فرمائیں رُخ دِل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہو جائے الٰہی شبِ تارِ عارض

نام حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش نثارِ عارض

مشکبو زلف سے رخ چہرہ سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلبِ زلف و تتارِ عارض

حق نے بخشا ہے کرم نذرِ گدایاں ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثارِ عارض

آہ بے مائگیِ دل کہ رضائے محتاج
لے کر اک جان چلا بہرِ نثارِ عارض

تمہارے ذرے کے پرتو ستارہائے فلک
تمہارے نعل کی ناقص مثل ضیائے فلک

اگرچہ چھالے ستاروں سے پڑ گئے لاکھوں
مگر تمہاری طلب میں تھکے نہ پائے فلک

سرِ فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا
کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک

یہ مٹ کے ان کی روش پر ہوا خود ان کی روش
کہ نقشِ پا ہے زمیں پر نہ صوتِ پائے فلک

تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم ہوئے بند دیدہائے فلک

نہ جاگ اٹھیں کہیں اہلِ بقیع کچی نیند
چلا یہ نرم نہ نکلی صدائے پائے فلک

یہ ان کے جلوہ نے کیں گرمیاں شبِ اسریٰ
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلائے فلک

مِرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسۂ مہ لے کے شب گدائے فلک

رہا جو قانعِ یک نانِ سوختہ دن بھر
ملی حضور سے کانِ گہر جزائے فلک

تجملِ شبِ اسریٰ ابھی سمٹ نہ چکا
کہ جب سے ویسی ہی کوتل ہیں سبزہائے فلک

Marfat.com

خطابِ حق بھی ہے در بابِ خلق مِنْ اَجَلِكْ
اگر اُدھر سے دمِ حمد ہے صدائے فلک

یہ اہلِ بیت کی چکی سے چال سیکھی ہے
رواں ہے بے مددِ دست آسیائے فلک

رضاؔ یہ نعتِ نبی نے بلندیاں بخشیں
لقب زمینِ فلک کا ہوا سمائے فلک

کیا ٹھیک ہو رُخِ نبوی پر مثالِ گل
پامال جلوۂ کفِ پا ہے جمالِ گل

جنت ہے ان کے جلوہ سے جو یائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

ان کے قدم سے سلعۂ[1] غالی ہو جناں
واللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلالِ گل

سنتا ہوں عشق شاہ میں دل ہوگا خوں فشاں
یارب یہ مژدہ سچ ہو مبارک ہو فالِ گل

بلبل حرم کو چل غمِ فانی سے فائدہ
کب تک کہے گی ہائے وہ غنچہ وہ لالِ گل

غمگیں ہے شوقِ غازۂ خاکِ مدینہ میں
شبنم سے دھل سکے گی نہ گردِ ملالِ گل

بلبل یہ کیا کہا میں کہاں فصلِ گل کہاں
امید رکھ کہ عام ہے جود و نوالِ گل

بلبل گھرا ہے ابر ولا مژدہ ہو کہ اب
گرتی ہے آشیانہ پہ برقِ جمالِ گل

یارب ہرا بھرا رہے داغِ جگر کا باغ
ہر مہ مہِ بہار ہو ہر سال سالِ گل

رنگِ مژہ سے کر کے خجل یادِ شاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطرِ جمالِ گل

میں یادِ شہ میں روؤں عنادل کریں ہجوم
ہر اشکِ لالہ فام پہ ہو احتمالِ گل

---

[1] حدیث میں جنت کو سلعۂ غالیہ فرمایا یعنی متاعِ گراں بہا ۱۲۔

Marfat.com

ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں میں سرخیاں ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل

نعت حضور میں مترنم ہے عندلیب شاخوں کے جھومنے سے عیاں وجد و حالِ گل

بلبل گلِ مدینہ ہمیشہ بہار ہے دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآل گل

شیخین ادھر نثار غنی و علی اُدھر غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمال گل

چاہے خدا تو پائیں گے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خلد نکلی ہے نامۂ دلِ پُرخوں میں فال گل

کر اس کی یاد جس سے ملے چین عندلیب دیکھا نہیں کہ خارِ الم ہے خیال گل

دیکھا تھا خوابِ خارِ حرم عندلیب نے کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بھر خیالِ گل

ان دو کا صدقہ جنکو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضا کو حشر میں خنداں مثال گل

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول اس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہ محن پھول

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دمِ صبح شوخانِ بہاری کے جڑاؤ ہیں کرن پھول

دندان و لب و زلف و رخِ شہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فدائی ہیں دُرِّ عدن لعل یمن مشک ختن پھول

Marfat.com

بُو ہو کے نہاں ہو گئے تابِ رُخِ شہ میں — لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے دہن پھول

ہوں بارِ گنہ سے نہ خجل دوشِ عزیزاں — لِلّٰہ مری نعش کر اے جانِ چمن پھول

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا — اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھول

دل کھول کے خوں رو لے غمِ عارضِ شہ میں — نکلے تو کہیں حسرتِ خوں نابہ شدن پھول

کیا غازہ مَلا گردِ مدینہ کا جو ہے آج (صلی اللہ علیہ وسلم) — نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول

گرمی یہ قیامت کہ کانٹے ہیں زباں پر — بلبل کو بھی اے ساقیِ صہبا و لبن پھول

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے — بیکس کے اٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول

دل غم تجھے گھیرے ہیں خدا تجھ کو وہ چمکائے — سورج ترے خرمن کو بنے تیری کرن پھول

کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی

زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحٰے ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر[۱] و کلام[۲] و بقا[۳] کی قسم

۱؎ ۲؎ ۳؎ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے

Marfat.com

ترا مسند ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزّ و علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضاؔ کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبعِ رضاؔ کی قسم

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم	یا الٰہی کیونکر اتریں پار ہم
کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم	دن ڈھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم

۱؎ قال اللہ تعالیٰ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ؁ مجھے اس شہر مکہ کی قسم ہے اس لئے کہ اے محبوب تو اس میں تشریف فرما ہے ۱۲ ۲؎ قال اللہ تعالیٰ وقیلہ یا رب ان ھٰؤلاء قوم لا یومنون ؁ مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ۱۲ ۳؎ قال اللہ تعالیٰ لعمرک اِنَّهُمْ لَفِی سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ۔ اے مجھے تیری جان کی قسم یہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہورہے ہیں ۱۲۔

Marfat.com

تم کرم سے مشتری ہر عیب کے　　جنسِ نامقبولِ ہر بازار ہم

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم　　دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

لغزشِ پا کا سہارا ایک تم　　گرنے والے لاکھوں ناہنجار ہم

صدقہ اپنے بازوؤں کا المدد　　کیسے توڑیں یہ بتِ پندار ہم

دم قدم کی خیر اے جانِ مسیح　　در پہ لائے ہیں دلِ بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور　　جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند　　مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

اپنے کوچہ سے نکالا تو نہ دو　　ہیں تو حد بھر کے خدائی خوار ہم

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم　　ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

چاندنی چھٹکی ہے ان کے نور کی　　آؤ دیکھیں سیرِ طور و نار ہم

ہمت اے ضعف ان کے در پر گر کے چل　　بے تکلف سایۂ دیوار ہم

با عطا تم شاہ تم مختار تم　　بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

تم نے تو لاکھوں کو جانیں پھیر دیں　　ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم

اپنی ستاری کا یارب واسطہ　　ہوں نہ رسوا بر سرِ دربار ہم

اتنی عرضِ آخری کہہ دو کوئی　　ناؤ ٹوٹی آ پڑے منجدھار ہم

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا　　دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

میں نثار ایسا مسلماں کیجئے　　توڑ ڈالیں نفس کا زنار ہم

Marfat.com

کب ہے پھیلاتے ہیں دامن تیغِ عشق
اب تو پائیں زخمِ دامن دار ہم

سینت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہو کر بن گئے کیا خار ہم

ناتوانی کا بھلا ہو بن گئے
نقشِ پائے طالبانِ یار ہم

دل کے ٹکڑے نذرِ حاضر لائے ہیں
اے سگانِ کوچۂ دلدار ہم

قسمتِ ثور و حرا کی حرص ہے
چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم

چشم پوشی و کرم شانِ شما
کارِ ما بے باکی و اصرار ہم

فصلِ گل سبزہ صبا مستی شباب
چھوڑیں کس دل سے درِ خمار ہم

میکدہ چھٹتا ہے للہ ساقیا
ابکی ساغر سے نہ ہوں ہشیار ہم

ساقئ تسنیم جب تک آ نہ جائیں
اے سیہ مستی نہ ہوں ہشیار ہم

نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک
ہیں غلامانِ شہِ ابرار ہم

لطفِ از خود رفتگی یا رب نصیب
ہوں شہیدِ جلوۂ رفتار ہم

ان کے آگے دعویٔ ہستی رضاؔ
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

نجمِ گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

Marfat.com

دب کے زیرِ پا نہ گنجائش سمانے کی رہی
بن گیا جلوہ کفِ پا کا ابھر کر ایڑیاں

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جن کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

دو قمر دو پنجۂ خور دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیئے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی
کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتیٔ امت کو لنگر ایڑیاں

عشقِ مولیٰ میں ہو خوں بار کنارِ دامن
یا خدا جلد کہیں آئے بہارِ دامن

بہ چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر
کہ نہیں تار نظر جز دو سہ تارِ دامن

اشک برساؤں چلے کوچۂ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخارِ دامن

دل شدوں کا یہ ہوا دامنِ اطہر پہ ہجوم
بیدل آباد ہوا نام دیارِ دامن

مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ حلبِ جیب و تتارِ دامن

تجھ سے اے گل میں ستم دیدۂ دشتِ حرماں
خلش دل کی کہوں یا غمِ خارِ دامن

عکس افگن ہے ہلالِ لبِ شہ جیب نہیں
مہر عارض کی شعاعیں ہیں نہ تارِ دامن

Marfat.com

اشک کہتے ہیں یہ شیدائی کی آنکھیں دھو کر　　اے ادب گرد نظر ہو نہ غبار دامن

اے رضاؔ آہ وہ بلبل کہ نظر میں جس کی
جلوۂ جیب گل آئے نہ بہار دامن

رشکِ قمر ہوں رنگِ رخِ آفتاب ہوں　　ذرہ ترا جو اے شہ گردوں جناب ہوں

درِ نجف ہوں گوہرِ پاکِ خوشاب ہوں　　یعنی ترابِ رہ گزرِ بوتراب ہوں

گر آنکھ ہوں تو ابر کی چشمِ پر آب ہوں　　دل ہوں تو برق کا دلِ پُر اضطراب ہوں

خونیں جگر ہوں طائرِ بے آشیاں شہا　　رنگِ پریدۂ رخِ گل کا جواب ہوں

بے اصل و بے ثبات ہوں بحرِ کرم مدد　　پروردۂ کنارِ سراب و حباب ہوں

عبرت فزا ہے شرمِ گنہ سے مرا سکوت　　گویا لبِ خموشِ لحد کا جواب ہوں

کیوں نالہ سوز سے کروں کیوں خونِ دل پیوں　　سیخ کباب ہوں نہ میں جامِ شراب ہوں

دل بستہ بے قرار جگر چاک اشکبار　　غنچہ ہوں گل ہوں برقِ تپاں ہوں سحاب ہوں

دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ بیشتر　　دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں

مولا دہائی نظروں سے گر کر جلا غلام　　اشکِ مژہ رسیدۂ چشمِ کباب ہوں

مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں　　دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں

صدقے ہوں اس پہ نار سے دیگا جو مخلصی　　بلبل نہیں کہ آتشِ گل پر کباب ہوں

قالب تہی کئے ہمہ آغوش ہے ہلال　　اے شہسوارِ طیبہ میں تیری رکاب ہوں

Marfat.com

کیا کیا ہیں تجھ سے ناز ترے قصر کو کہ میں کعبہ کی جان عرش بریں کا جواب ہوں
شاہا بجھے سقر مرے اشکوں سے تا نہ میں آبِ عبث چکیدہ چشم کباب ہوں
میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا پر لطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب ہاں
حسرت میں خاک بوسی طیبہ کی اے رضاؔ
ٹپکا جو چشم مہر سے وہ خونِ ناب ہوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں
قصر دنی کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نورِ مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں
ہائے رے ذوقِ بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں
دل کو دے نور و داغِ عشق پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے سن کے شق ماہ آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں
دل کو ہے فکر کس طرح مُردے جلاتے ہیں حضور

Marfat.com

لے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں
داغ میں شکر وصل تھا، ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں
جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اُسے پیشِ جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
رخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں
یادِ حضور کی قسم غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں
جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دلفگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گل کو نوبہار خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منتِ غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

ان کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

خوش رہے گل پہ عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

گردِ ملال اگر دُھلے دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

راہِ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاضِ دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

Marfat.com

سنگِ درِ حضور سے ہمکو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں
بیٹھے بٹھائے بدنصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں
دل میں تو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی
پوچھو تو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں
چھوڑ کے اس حرم کو آپ بن میں ٹھگوں کے آبسو
پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ لٹ گئی سب کمائی کیوں
باغِ عرب کا سروِ ناز دیکھ لیا ہے ورنہ آج
قمریِ جانِ غمزدہ گونج کے چہچہائی کیوں
نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں
کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
نرگسِ مستِ ناز نے مجھ سے نظر چرائی کیوں

Marfat.com

تو نے تو کر دیا طبیب آتشِ سینہ کا علاج
آج کے دودِ آہ میں بوئے کباب آئی کیوں

فکر معاش بد بلا ہول معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ مری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

حورِ جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

غفلتِ شیخ و شاب پر ہنستے ہیں طفل شیر خوار
کرنے کو گدگدی عبث آنے لگی بہائی کیوں

عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے
پیٹتی سر کو آرزو دشتِ حرم سے آئی کیوں

حسرتِ نو کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا
ایسے مریض کو رضاؔ مرگِ جواں سنائی کیوں

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں

ان فتنہ ہائے حشر سے کہدو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گذر کریں

Marfat.com

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے / ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں / آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں
ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے / آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں
جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے / مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں
منزل کڑی ہے شان تبسم کرم کرے / تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں / تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں / در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
آہ کل عیش تو کئے ہم نے / آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
ان کے ایما سے دونوں باگوں پر / خیل لیل و نہار پھرتے ہیں
ہر چراغ مزار پر قدسی / کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں / مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
جان ہیں جان کیا نظر آئے / کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں / دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر / لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

Marfat.com

وردیاں بولتے ہیں ہرکارے — پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں
رکھیئے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم — مول کے عیب دار پھرتے ہیں
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں — پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافر سن — مال ہے راہ مار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی — گرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم — جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں — جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں — جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا — تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو — جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہونگے — اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے — ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب — کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دولھا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو — مشکل میں ہیں براتی پرخار بادیئے ہیں

Marfat.com

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا / رو رو کے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا / دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں / سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

بے نواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریرِ دست / رہ گئیں جو پا کے جودِ لایزالی ہاتھ میں

کیا لکیروں میں یداللہ خطِ سرو آسا لکھا / راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

جودِ شاہِ کوثر اپنے پیاسوں کا جویا ہے آپ / کیا عجب اڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

ابرِ نیساں مومنوں کو تیغِ عریاں کفر پہ / جمع ہیں شانِ جمالی و جلالی ہاتھ میں

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں / دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سایہ افگن سر پہ ہو پرچمِ الٰہی جھوم کر / جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں

ہر خطِ کف ہے یہاں اے دستِ بیضائے کلیم / موجزن دریائے نورِ بے مثالی ہاتھ میں

وہ گراں سنگیِ قدرِ مس وہ ارزانیِ جود / نوعیہ بدلا کئے سنگ و لآلی ہاتھ میں

دستگیرِ ہر دو عالم کر دیا سبطین کو / اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیا لی ہاتھ میں

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود / وقفِ سنگِ در جبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

جس نے بیعت کی بہارِ حسن پر قرباں رہا / ہیں لکیریں نقشِ تسخیرِ جمالی ہاتھ میں

Marfat.com

کاش ہو جاؤں لبِ کوثر میں یوں وارفتہ ہوش
لے کر اس جانِ کرم کا ذیل عالی ہاتھ میں

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار دل پرجوش وجد
لب پہ شکرِ بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضاؔ
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں

غنچے ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں
بلبلِ سدرہ تک ان کے بو سے بھی محرم نہیں

اس میں زم زم[1] ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم[2] ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم[3] نہیں

پنجۂ مہرِ عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ایسا امی کس لئے منت کشِ استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں

اوس مہرِ حشر پر پڑ جائے پیاسو تو سہی
اس گلِ خنداں کا رونا گریۂ شبنم نہیں

ہیں انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم کی بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

۱؎ زم زم کے معنی سریانی زبان میں تھم تھم جب یہ چشمہ زمین سے ابلا حضرت ہاجرہ والدہ سیدنا اسمٰعیل علیہما السلام نے اس خوف سے کہ پانی ریتے میں مل کر خشک نہ ہو جائے ایک دائرہ کھینچ کر فرمایا زم زم ٹھہر ٹھہر وہ اسی دائرہ میں رہ کر کنواں ہو گیا حدیث میں فرمایا کہ وہ نہ روکتیں تو سمندر ہو جاتا ۱۲

۲؎ جم جم بزبانِ عربی یعنی کثیر کثیر کوثر سے مشتق ہے ۱۲ ۳؎ مقدار سے سوال یعنی کتنا کتنا ۱۲

Marfat.com

سایۂ دیوار خاک در ہو یارب اور رضا
خواہش دیہیم قیصر شوق تخت جم نہیں

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفٰے کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

Marfat.com

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں
ہے انھیں کے نور سے سب عیاں ہے انھیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابشِ مہر سے رہے پیشِ مہر یہ جاں نہیں
وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انھیں سے سب ہے انھیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں
کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں
ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں
کروں مدح اہلِ دول رضاؔ پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

Marfat.com

رخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشکِ ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدِ الٰہ اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسنِ توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رضا یا طوطیِ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرحِ والشمس و ضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ) پیارے قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

تو ہے خورشیدِ رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے

Marfat.com

انبیا اور ہیں سب مہ پارے
تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

اے بلا بے خردیٔ کفار رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اس کو درکار
بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم
پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا جل وعلا ۱۲
تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری
تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شترانِ ناشاد
گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

آستینِ رحمت عالم اُلٹے کمر پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہِ دوزخ سے
صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر
رُخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

تو ہے وہ بادشہ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہِ عرش ایواں
تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

Marfat.com

جس کے جلوے سے احد ہے تاباں معدن نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دل سنگیں کی جلا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پر ارماں پھر کر ان کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں ان کے در پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ درد رضا کرتے ہیں

Marfat.com

در منقبت سیّدنا ابو الحسین احمد نوری قدس سرہ الشریف
کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در سنہ ۱۲۹۶ھ عرض کردہ شد

برتر قیاس سے ہے مقام ابو الحسین
سدرہ سے پوچھو رفعت بام ابو الحسین

وارستہ پائے بستۂ دام ابو الحسین
آزاد نار سے ہے غلام ابو الحسین

خطِ سیہ میں نور الٰہی کی تابشیں
کہ صبح نور بار ہے شام ابو الحسین

ساقی سنا دے شیشۂ بغداد کی ٹپک
مہکی ہے بوئے گل سے مدام ابو الحسین

بوئے کباب سوختہ آتی ہے مے کشو
چھلکا شراب چشت سے جام ابو الحسین

گلگوں سحر کو ہے سہر سوز دل سے آنکھ
سلطان سہرورد ہے نام ابو الحسین

کرسی نشیں ہے نقش مراد ان کے فیض سے
مولائے نقش بند ہے نام ابو الحسین

جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں
اک شاخ ان میں سے ہے بنام ابو الحسین

مستوں کو اے کریم بچائے خمار سے
تا دور حشر دورۂ جام ابو الحسین

ان کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا
یارب زمانہ باد بکام ابو الحسین

میلا لگا ہے شان مسیحا کی دید ہے
مردے جلا رہا ہے خرام ابو الحسین

سرگشتہ مہر و مہ ہیں پر اب تک کھلا نہیں
کس چرخ پر ہے ماہ تمام ابو الحسین

اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری
ہے ہفت پایہ زینۂ بام ابو الحسین

Marfat.com

ذرہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی — گر جوش زن ہو بخشش عام ابوالحسین

یحییٰ کا صدقہ وارث اقبال مند پائے — سجادہ شیوخ کرام ابوالحسین

انعام لیں بہارِ جناں تہنیت لکھیں — پھولے پھلے تو نخل مرام ابوالحسین

اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادوں کی بہار — سونگھے گل مراد مشام ابوالحسین

آقا سے میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام — اس اچھے ستھرے سے رہے نام ابوالحسین

یارب وہ چاند جو فلک عز و جاہ پر — ہر سیر میں ہو گام بگام ابوالحسین

آؤ تمہیں ہلال سپہر شرف دکھائیں — گردن جھکائیں بہر سلام ابوالحسین

قدرت خدا کی ہے کہ تلاطم کناں اٹھی — بحرِ فنا سے موج دوام ابوالحسین

یارب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی — جس سے ہے شکریں لب و کام ابوالحسین

ہاں طالع رضا تری اللہ رے یاوری
اے بندہ جدود کرام ابوالحسین

زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو — آنکھیں اندھی ہوئی ہیں انکو ترس جانے دو

سوکھی جاتی ہے امیدِ غربا کی کھیتی — بوندیاں لکۂ رحمت کی برس جانے دو

پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جان شیریں — نغمۂ قم کا ذرا کانوں میں رس جانے دو

ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والے ٹھہرو — گٹھریاں توشۂ امید کی کس جانے دو

دید گل اور بھی کرتی ہے قیامت دل پر — ہمصفیرو ہمیں پھر سوئے قفس جانے دو

Marfat.com

آتشِ دل بھی تو بھڑکاؤ ادب داں نالو — کون کہتا ہے کہ تم ضبطِ نفس جانے دو
یوں تنِ زار کے درپے ہوئے دل کے شعلو — شیوۂ خانہ براندازیٔ خس جانے دو

اے رضا آہ کہ یوں سہل کٹیں جرم کے سال
دو گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

چمنِ طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو — حور بڑھ کر شکنِ ناز پہ وارے گیسو
کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جاروب کشی — شب کو شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں — سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو
چرچے حوروں میں ہیں دیکھو تو ذرا بالِ براق — سنبلِ خلد کے قربان اُتارے گیسو
آخرِ حج غمِ امت میں پریشاں ہو کر — تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو
گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش — کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو
سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے — چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
کعبۂ جاں کو پنہایا ہے غلافِ مشکیں — اُڑ کے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو
سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں — سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو
مشکبو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے — حوریو عنبرِ سارا ہوئے سارے گیسو
دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلعِ فجر — یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ — کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

Marfat.com

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

احدِ پاک کی چوٹی سے الجھ لے شب بھر
صبح ہونے دو شبِ عید نے ہارے گیسو

مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اُمڈیں
ابرؤوں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تارِ شیرازۂ مجموعۂ کونین ہیں یہ
حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہدِ گل کو
الٰہی طاقتِ پرواز دے پر ہائے بلبل کو

بہاریں آئیں جوبن پر گھرا ہے ابر رحمت کا
لبِ مشتاق بھیگیں دے اجازت ساقیا مُل کو

ملے لب سے وہ مشکیں مہر والی دم میں دم آئے
ٹپک سن کر قُمِ عیسیٰ کہوں مستی میں قلقل کو

مچل جاؤں سوالِ مدعا پر تھام کر دامن
بہکنے کا بہانہ پاؤں قصدِ بے تأمل کو

دعا کر بختِ خفتہ جاگ ہنگامِ اجابت ہے
ہٹایا صبحِ رخ سے شانہ نے شبہائے کاکل کو

زبانِ فلسفی سے امن خرق والتیام اسرا
پناہِ دورِ رحمت ہائے یکساعت تسلسل کو

دو شنبہ مصطفیٰ کا جمعہ آدم سے بہتر ہے
سکھانا کیا لحاظِ حیثیت خوئے تأمل کو

وفورِ شانِ رحمت کے سبب جرأت ہے اے پیارے
نہ رکھ بہرِ خدا شرمندہ عرضِ بے تأمل کو

پریشانی میں نام ان کا دلِ صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

Marfat.com

رضا یہ سبزۂ گردوں ہیں کوتل جس کے موکب کے
کوئی کیا لکھ سکے اس کی سواری کے تجمل کو

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو — پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہمکو
دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں — کیا ہی خود رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہمکو
جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی — پھر دکھا دے وہ ادائے گل خنداں ہمکو
کاش آویزۂ قندیل مدینہ ہو وہ دل — جس کی سوزش نے کیا رشک چراغاں ہمکو
عرش جس خوبیٔ رفتار کا پامال ہوا — دو قدم چل کے دکھا سرو خراماں ہمکو
شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کبتک دور — ہاں جلا دے شرر آتش پنہاں ہمکو
خوف ہے سمع خراشیٔ سگ طیبہ کا — ورنہ کیا یاد نہیں نالۂ افغاں ہمکو
خاک ہو جائیں در پاک پہ حسرت مٹ جائے — یاالٰہی نہ پھرا بے سروساماں ہمکو
خار صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں — وحشت دل نہ پھرا بے سروساماں ہمکو
تنگ آئے ہیں دو عالم تری بیتابی سے — چین لینے دے تپ سینۂ سوزاں ہمکو
پاؤں غربال ہوئے راہ مدینہ نہ ملی — اے جنوں اب تو ملے رخصت زنداں ہمکو
میرے ہر زخم جگر سے یہ نکلتی ہے صدا — اے ملیح عربی کر دے نمکداں ہمکو
سیر گلشن سے اسیران چمن کو کیا کام — نہ دے تکلیف چمن بلبل بستاں ہمکو
جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار — نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہمکو

Marfat.com

گر لب پاک سے اقرار شفاعت ہو جائے　　یوں نہ بے چین رکھے جوشش عصیاں ہمکو
نیر حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے　　تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہمکو
رحم فرمائیے یا شاہ کہ اب تاب نہیں　　تابکے خون رلائے غمِ ہجراں ہمکو
چاک داماں میں نہ تھک جائیو اے دشتِ جنوں　　پرزے کرنا ہے ابھی جیب و گریباں ہمکو
پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر اک بار　　اپنا آئینہ بنا لے مہِ تاباں ہمکو

اے رضا وصفِ رخِ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن مرغِ غزل خواں ہمکو

غزل کہ دربارہ عزم سفر اطہر مدینہ منورہ از مکہ معظمہ بعد حج بمحرم سنہ ۱۲۹۶ھ عرض کردہ شد

حاجیو آؤ شہنشاہ ﷺ کا روضہ دیکھو　　کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت　　اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں　　آؤ جودِ شہِ ﷺ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے　　ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو
دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی　　ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

Marfat.com

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تجلا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہیں آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم انکا دیکھو

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج
آؤ اب دادرسیٔ شہِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں نازِ گنہ کا دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لئے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خوننابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

Marfat.com

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو — جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا — یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں — ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی — یوں جائیے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں — اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گما دے ان کی ولا میں خدا ہمیں — ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

آ دل حرم کو روکنے والوں سے چھپ کے آج — یوں اٹھ چلیں کہ پہلو و بر کو خبر نہ ہو

طیرِ حرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہوں — یوں دیکھئے کہ تارِ نظر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے — یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقِ دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں — اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات — ان کے پیارے منہ کی صبحِ جاں فزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

Marfat.com

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمھاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

خامۂ قدرت کا حسنِ دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اشکِ شب بھر انتظارِ عفوِ امت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

Marfat.com

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ
نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمر ساں تو سہی مہر اور ان تلووں کی آئینہ داری واہ واہ
نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے ناتواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ
مجرموں کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ طالعِ برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ
عرض بیگی ہے شفاعت عفو کی سرکار میں چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فردِ ساری واہ واہ
کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ
خود رہے پردے میں اور آئینہ عکسِ خاص کا بھیج کر انجانوں سے کی رازداری واہ واہ
اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضاؔ
اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

رونقِ بزمِ جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبانِ سوختہ
جس کو قرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو ان کے خوانِ جود سے ہے ایک نانِ سوختہ
ماہِ من یہ نیرِ محشر کی گرمی تابکے آتشِ عصیاں میں خود جلتی ہے جانِ سوختہ
برقِ انگشتِ نبی چمکی تھی اس پر ایک بار آج تک ہے سینۂ مہ میں نشانِ سوختہ
مہرِ عالمتاب جھکتا ہے پئے تسلیم روز پیشِ ذراتِ مزارِ بیدلانِ سوختہ

Marfat.com

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم
بال و پر افشاں ہوں یارب بلبلانِ سوختہ

بہرِ حق اے بحرِ رحمت اک نگاہِ لطف بار
تابکے بے آب تڑپیں ماہیانِ سوختہ

روکشِ خورشیدِ محشر ہو تمہارے فیض سے
اک شرارِ سینۂ شیدائیانِ سوختہ

آتشِ تر دامنی نے دل کئے کیا کیا کباب
خضر کی جاں ہو جلا دو ماہیانِ سوختہ

آتشِ گلہائے طیبہ پر جلانے کے لئے
جان کے طالب ہیں پیارے بلبلانِ سوختہ

لطفِ برقِ جلوۂ معراج لایا وجد میں
شعلۂ جوالہ ساں ہے آسمانِ سوختہ

اے رضاؔ مضمونِ سوزِ دل کی رفعت نے کیا
اس زمینِ سوختہ کو آسمانِ سوختہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جسکو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
انکا اُنکا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ملک کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کئے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں
کون ان جرموں پہ سزا نہ کرے

سب طبیبوں نے دے دیا ہے جواب
آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے
ارے تیرا برا خدا نہ کرے

عذر امید عفو گر نہ سنیں
روسیاہ اور کیا بہانہ کرے

دل میں روشن ہے شمع عشق حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے التجا نہ کرے

ضعف مانا مگر یہ ظالم دل
ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

جب تری خو ہے سب کا جی رکھنا
وہی اچھا جو دل برا نہ کرے

دل سے اک ذوقِ مے کا طالب ہوں
کون کہتا ہے اتقا نہ کرے

لے رضا سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
پوچھو کوئی یہ صدمہ ارمان بھرے دل سے

Marfat.com

کیا اسکو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے — خاک اسکو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے
بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک — دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے
سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل — کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے
آتا ہے درو والا یوں ذوقِ طواف آنا — دل جان صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے
اے ابرِ کرم فریاد فریاد جلا ڈالا — اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے
دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک — اتریں گے کہاں مجرم اے عفو ترے دل سے
کیا جانیں یمِ غم میں دل ڈوب گیا کیسا — کس تہ کو گئے ارماں اب تک نہ ترے دل سے

کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے
للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

الغیاث اللہ کے نبی ﷺ سے — فریاد ہے نفس کی بدی سے
دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی — لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی — تاروں نے ہزار دانت پیسے
ایمان پہ موت بہتر او نفس — تیری ناپاک زندگی سے
او شہد نمائے زہر در جام — گم جاؤں کدھر تری بدی سے
گہرے پیارے پرانے دل سوز — گزرا میں تیری دوستی سے
تجھ سے جو اٹھائے میں نے صدمے — ایسے نہ ملے کبھی کسی سے

Marfat.com

اُف رے خود کام بے مروت | پڑتا ہے کام آدمی سے
تو نے ہی کیا خدا سے نادم | تو نے ہی کیا خجل نبی سے
کیسے آقا کا حکم ٹالا | ہم مر مٹے تیری خود سری سے
آئی نہ تھی جب بدی بھی تجھ کو | ہم جانتے ہیں تجھے جبھی سے
حد کے ظالم ستم کے کٹّر | پتھر شرمائیں تیرے جی سے
ہم خاک میں مل چکے ہیں کب کے | نکلا نہ غبار تیرے جی سے
ہے ظالم میں نباہوں تجھ سے | اللہ بچائے اس گھڑی سے
جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت | چالیں چلئے اس اجنبی سے
اللہ کے سامنے وہ گن تھے | یاروں میں کیسے متقی سے
رہزن نے لوٹ لی کمائی | فریاد ہے خضرِ ہاشمی سے
اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں | اپنی نالش کروں تجھی سے

ہیں پشت پناہ غوثِ اعظم
کیوں ڈرتے ہو تم رضاؔ کسی سے

شجرہ علیہ حضراتِ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
اِلٰی یَوۡمِ الدِّین

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے | یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

Marfat.com

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے — کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے — علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر — بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے بیخود سری — جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا — ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد — بوالحسن اور بوسعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا — قدرِ عبدالقادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَهُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن — بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ — دے حیاتِ دیں محیِ جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا — دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر — بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال — شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے — خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے — عشقِ حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے

۱؎ یعنی مرتبہ معرفت اور بلندی کا اور خوبی اور بہتری اور نور عطا کر ان مشائخ خمسہ کے واسطے اس میں طور بمناسبت نام پاک حضرت سیدنا علی ہے اور طور عرفاں بمناسبت نام پاک حضرت سید موسیٰ اور حسنیٰ بمناسبت نام پاک حضرت سیدی حسن اور حمد بمناسبت نام سیدی احمد اور بہا بمناسبت نام پاک حضرت سیدی بہاء الملۃ والدین قدست اسرارہم۔

۲؎ عشقی حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تخلص ہے اور انتہی بمعنی انتساب یعنی نسبت

Marfat.com

محبِ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لیے — کر شہیدِ عشقِ حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر — اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر — حضرتِ آلِ رسولِ مقتدیٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت احمد رضا کے واسطے

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی — دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے — جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

کافروں پر تیغِ والا سے گری برقِ غضب — ابر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا ان سے ملا — بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا — ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک — اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو — ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے — پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے — کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فزوں — اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

۱؎ عرس شریف ۱۶، ۱۷، ۱۸ ذی الحجۃ الحرام بریلی محلہ سوداگراں میں ہوا کرتا ہے۔

Marfat.com

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائیگی طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے گلِ باغِ قدس رخسارِ زیبائے حضور
سروِ گلزارِ قدم قامت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمعِ عفو کے سودائی کی
اے میں قربان مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھائیے امی تری دانائی کی

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے رضا جسکے لئے وسعتِ عرش
بس جگہ دل میں ہے اُس جلوۂ ہرجائی کی

Marfat.com

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے / آپ روتے جائینگے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ / ہم سے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائیں گے

کشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح / آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیمِ فیض سے / خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے / تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ / ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ / نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک افتادو بس اُنکے آنے ہی کی دیر ہے / خود وہ گر کر سجدہ میں تمکو اٹھاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو / جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف / خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں / لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں / آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکیگا جب اوروں کے چراغ / صرصرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر / ربِّ سلِّم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر / نفس و شیطاں سیدا کبتک دباتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم / مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

Marfat.com

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے ‏ ‏ ‏ مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت ‏ ‏ ‏ بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے ‏ ‏ ‏ غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ ‏ ‏ ‏ مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو ‏ ‏ ‏ کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا ‏ ‏ ‏ ارے سر کا موقع ہے او جانے والے
چل اٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر ‏ ‏ ‏ در جود اے میرے مستانے والے
ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں ‏ ‏ ‏ ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے
رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا ‏ ‏ ‏ پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی ‏ ‏ ‏ ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

آنکھیں رو رو کے سجانے والے ‏ ‏ ‏ جانے والے نہیں آنے والے

Marfat.com

کوئی دن میں یہ سرا اوجڑ ہے — ارے او چھاؤنی چھانے والے
ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے — دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے
ارے بدفال بری ہوتی ہے — دیس کا جنگلا سنانے والے
سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں — وہ سلامت ہیں بنانے والے
آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام — او درِ یار کے جانے والے
پھر نہ کروٹ لی مدینے کی طرف — ارے چل جھوٹے بہانے والے
نفس میں خاک ہوا تو نہ مِٹا — ہے مری جان کے کھانے والے
جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حورو — طیبہ سے خلد میں آنے والے
نیم جلوے میں دو عالم گلزار — واہ وا رنگ جمانے والے
حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا — کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے ماشاء اللہ — مٹ گئے آپ مٹانے والے
لب سیراب کا صدقہ پانی — اے لگی دل کی بجھانے والے
ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں — راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے
ہو گیا دھک سے کلیجہ مرا — ہائے رخصت کی سنانے والے
خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز — کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کشتۂ دشتِ حرم جنت کی — کھڑکیاں اپنے سرہانے والے
کیوں رضاؔ آج گلی سونی ہے — اٹھ مرے دھوم مچانے والے

Sahibzada MUHAMMAD HAFEEZ-UR-REHMAN MASOOMI
Darbar-e-Alia Mohri Sharif
Teh. Kharian Distt. Gujrat Pakistan

Marfat.com

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے ۔۔۔ بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

جگمگا اٹھی مری گور کی خاک ۔۔۔ تیرے قربان چمکنے والے

مہِ بے داغ کے صدقے جاؤں ۔۔۔ یوں دمکتے ہیں دمکنے والے

عرش تک پھیلی ہے تابِ عارض ۔۔۔ کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے

گلِ طیبہ کی ثنا گاتے ہیں ۔۔۔ نخلِ طوبیٰ پہ چہکنے والے

عاصیو تھام لو دامن ان کا ۔۔۔ وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

ابرِ رحمت کے سلامی رہنا ۔۔۔ پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

ارے یہ جلوہ گہِ جاناں ہے ۔۔۔ کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے

سنّیو ان کے مدد مانگے جاؤ ۔۔۔ پڑے بکتے رہیں بکنے والے

شمع یادِ رخِ جاناں نہ بجھے ۔۔۔ خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب ۔۔۔ اک ذرا سو لیں بلکنے والے

کوئی ان تیز روؤں سے کہہ دو ۔۔۔ کس کے ہو کر رہیں تھکنے والے

دل سلگتا ہی بھلا ہے اے ضبط ۔۔۔ بجھ بھی جاتے ہیں دہکنے والے

ہم بھی کمھلانے سے غافل تھے کبھی ۔۔۔ کیا ہنسا غنچے چٹکنے والے

نخل سے چھٹ کے یہ کیا حال ہوا ۔۔۔ آہ او پتّے کھڑکنے والے

جب گرے منہ سوئے میخانہ تھا ۔۔۔ ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے

دیکھ او زخمِ دل آپے کو سنبھال ۔۔۔ پھوٹ بہتے ہیں تپکنے والے

Marfat.com

مے کہاں اور کہاں میں زاہد یوں چھکتے ہیں چھکنے والے
کفِ دریائے کرم میں ہیں رضاؔ
پانچ فوارے چھلکنے والے

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے
خشک ہے خون کہ دشمن ظالم سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے
ہم بد کر وہی کرنا جس سے دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے
تن کی اب کون خبر لے ہے ہے دل کا آزار ہے کیا ہونا ہے
میٹھے شربت دے مسیحا جب بھی ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے
دل کہ تیمار ہمارا کرتا آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے
پر کٹے تنگ قفس اور بلبل نو گرفتار ہے کیا ہونا ہے
چھپکے لوگوں سے کیے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
تیرے بیمار کو میرے عیسےٰ غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے
نفس پر زور کا وہ زور اور دل زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے
کام زنداں کے کیے اور ہمیں شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

دور جانا ہے رہا دن تھوڑا — راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے
گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں — مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے
جان ہلکان ہوئی جاتی ہے — بار سا بار ہے کیا ہونا ہے
پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ — زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے
راہ تو تیغ پر اور تلووں کو — گلۂ خار ہے کیا ہونا ہے
روشنی کی ہمیں عادت اور گھر — تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے
بیچ میں آگ کا دریا حائل — قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے
اس کڑی دھوپ کو کیونکر جھیلیں — شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے
ہائے بگڑی تو کہاں آکر ناؤ — عین منجدھار ہے کیا ہونا ہے
کل تو دیدار کا دن اور یہاں — آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے
منھ دکھانے کا نہیں اور سحر — عام دربار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ — وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
لے وہ حاکم کے سپاہی آئے — صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مجال — چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے
ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا — بے کسی یار ہے کیا ہونا ہے
آخری دید ہے آؤ مل لیں — رنج بیکار ہے کیا ہونا ہے
دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا — اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

جانے والوں پہ یہ رونا کیسا
بندہ ناچار ہے کیا ہوتا ہے

نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں
یہ عبث پیار ہے کیا ہوتا ہے

اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت
گلے کا ہار ہے کیا ہوتا ہے

باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے
پر کہاں وار ہے کیا ہوتا ہے

کیوں رضا کڑھتے ہو ہنستے اٹھو
جب وہ غفار ہے کیا ہوتا ہے

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں نا ہے نہ منگتا سے یہ کہنا کیا ہے

پند کڑوی لگے ناصح سے ترش ہو اے نفس
زہر عصیاں میں ستمگر تجھے میٹھا کیا ہے

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

زاہد ان کا میں گنہگار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

بے بسی ہو جو مجھے پرسش اعمال کے وقت
ق دوستوں کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے

کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے
کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے

Marfat.com

کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجئے مری — کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے

اس کی بےچینی سے ہے خاطرِ اقدس پہ ملال — بےکسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے — اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

سامنا قہر کا ہے دفترِ اعمال ہیں پیش — ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل — بندہ بےکس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

اب کوئی دم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں — آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

سن کے یہ عرض مری بحرِ کرم جوش میں آئے — یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے

کس کو تم موردِ آفات کیا چاہتے ہو — ہم بھی تو آ کے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور — اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا مرا حامی مرا غمخوارِ امم — آگئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سرور — اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے

بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا — کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم — حکمِ والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

یہ سماں دیکھ کے محشر میں اٹھے شور کہ واہ — چشم بد دور ہو کیا شان ہے رتبہ کیا ہے

صدقے اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار — اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

اے رضاؔ جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

Marfat.com

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے — باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امیدگہ کہوں — جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں — درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف — بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں — اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلف کہوں — بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا — یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں — تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصفِ عیبِ تناہی سے ہیں بری — حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی — چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

مژدہ باد اے عاصیو شافع شہِ ابرار ہے — تہنیت اے مجرمو ذاتِ خدا غفار ہے

عرش سا فرشِ زمیں ہے فرش پا عرش بریں — کیا نرالی طرز کی نامِ خدا رفتار ہے

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں — بارک اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے — صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

Marfat.com

لب زلالِ چشمۂ کن میں گندھے وقتِ خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

جوشِ طوفاں بحرِ بے پایاں ہوا ناساز گار
نوح کے مولیٰ کرم کر دے تو بیڑا پار ہے

رحمۃ للعلمیں تیری دہائی دب گیا
اب تو مولیٰ بے طرح سر پہ گنہ کا بار ہے

حیرتیں ہیں آئنہ دارِ وفورِ وصفِ گل
ان کے بلبل کی خموشی بھی لبِ اظہار ہے

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے

عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے

Marfat.com

تجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں ‏ پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بیقرار ‏ روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

شانِ خدا نہ ساتھ دے انکے خرام کا وہ باز ‏ سدرہ سے تا زمیں جسے نرم سی اک اُڑان ہے

بارِ جلال اٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہوا ‏ یوں تو یہ ماہ سبز رنگ نظروں میں دھان پان ہے

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے

زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

جلی جلی بو سے اس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا

کباب آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

اُنھیں کی بو مایۂ سمن ہے اُنھیں کا جلوہ چمن چمن ہے

انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

تری جِلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا

حیات جاں کا رکاب میں ہے ممات اعدا کا ڈاب میں ہے

سیاہ لباسانِ دار دنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلےٰ

ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض انکی جناب میں ہے

Marfat.com

وہ گل ہیں لبہائے نازک انکے جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوزِ جگر سے جاں تک ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیمِ بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

Marfat.com

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بیکس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کرلے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لاابالی ہے

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

زمیں تپتی کٹیلی راہ بھاری بوجھ گھائل پاؤں
مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضاؔ منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے
مبارک ہو شفاعت کے لیے احمد سا والی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

ترا قد مبارک گلبنِ رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر ترے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

تمہاری شرم سے شانِ جلالِ حق ٹپکتی ہے
خمِ گردن ہلالِ آسمانِ ذوالجلالی ہے

زہے خودگم جو گم ہونے پہ یہ ڈھونڈے کہ کیا پایا
ارے جب تک کہ پاتا ہے جب ہی تک ہاتھ خالی ہے

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگِ در کا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

تری بخشش پسندی عذر جوئی توبہ خواہی سے
عموم بے گناہی جرم شانِ لاابالی ہے

Marfat.com

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں
رضی اللہ تعالیٰ عنہم
ترا سروِ سہی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

رضا قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے
کہ تو ادنیٰ سگِ درگاہِ خدام معالی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
مینھ نے پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بیکس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

Marfat.com

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے
نبی رازدارِ مع اللہ لی ہے

وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے

ہے بیتاب جس کے لئے عرشِ اعظم
وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے

تلاطم ہے کشتی پہ طوفانِ غم کا
یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے

نہ کیونکر کہوں یا حبیبی[1] اغثنی
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ
اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل
ابوبکر فاروق عثماں علی ہے

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السر
کہ تجھ پر مری حالت دل کھلی ہے

تمنا ہے فرمائیے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے

---

[1] اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچ۔

Marfat.com

جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو   نہ کچھ قصد کیجے یہ قصد دلی ہے
ترے در کا درباں ہے جبریل اعظم   ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

نہ عرش ایمن نہ اِنّی ذاھِبٌ[1] میں میہمانی ہے   نہ لطف اُدْنُ یا احمد[2] نصیب لَنْ تَرَانِی[3] ہے
نصیب دوستاں گر انکے در پر موت آتی ہے   خدا یوں ہی کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے
اسی در پہ تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں   اٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے
ہر اک دیوار و در پر مہر نے کی ہے جبیں سائی   نگار مسجد اقدس میں کب سونے کا پانی ہے
ترے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اسکی   زبان بے زبانی ترجمان خستہ جانی ہے
کھلے کیا راز محبوب و محب مستان غفلت پر   شراب قَدْ رَاَی الْحَقّ[4] زیب جام مَن رَّانِی ہے

---

[1] موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اِنِّی ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْن —— میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ مجھے راہ دکھائے گا۔

[2] حدیث میں رب عزوجل نے ہمارے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب معراج فرمایا اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ پاس آ اے احمد پاس آ اے محمد! پاس آ اے تمام جہاں سے بہتر ۱۲

[3] موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہ طور پر خواہش کی دیدار الٰہی کی حکم ہوا لَنْ تَرَانِی تم ہرگز مجھے نہ دیکھو گے یعنی دنیا میں دیدار الٰہی کی تاب کسی کو نہیں۔ یہ مرتبہ اعلیٰ صرف سید الانبیاء کے لئے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (باقی نوٹ صفحہ ۸۶ پر)

Marfat.com

جہاں کی خاک روبی نے چمن آرا کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فرد امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اول ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

کہاں اس کو شکِ جانِ جناں میں زر کی نقاشی
ارم کے طائرِ رنگ پریدہ کی نشانی ہے

ذیابٌ فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

یہ اکثر ساتھ ان کے شانہ و مسواک کا رہنا
بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربارِ عالی کنزِ آمال و امانی ہے

درودیں صورتِ ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں
برستا امتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

تعالی اللہ استغنا ترے در کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فرِّ شوکتِ صاحب قرانی ہے

وہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطر صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

یہ سر ہو اور وہ خاکِ در وہ خاکِ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸۵) کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقّ جسے میرا دیدار ہوا اُسے دیدارِ حق ہوا

لہ حدیث میں فرمایا آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے ذیاب فی ثیاب کپڑے پہنے بھیڑیے یعنی انسانی صورت اور بھیڑیے کی سیرت یہ وہابیوں کے مولوی ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے — گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے — کیا بات تری مجرم کیا بات بن آئی ہے

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو — اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

یوں تو سب انھیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو — یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے

زائر گئے بھی کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے — اٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے

بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا — سرکار کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولا — رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ — دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو — منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں — ہمنے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے — جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

حرص و ہوس بد سے دل تو بھی ستم کر لے — تو ہی نہیں بیگانہ دنیا ہی پرائی ہے

ہم دل جلے ہیں کس کے ہٹ فتنوں کے پرکالے — کیوں پھونک دوں اک اُف سے کیا آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد — ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

Marfat.com

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف ان کی رسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجئے
نار سے بچنے کی صورت کیجئے

ان کے نقشِ پا پہ غیرت کیجئے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے

ان کے حسنِ با ملاحت پر نثار
شیرۂ جاں کی حلاوت کیجئے

ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جائیے
ناتوانو کچھ تو ہمت کیجئے

پھیر دیجئے پنجۂ دیوِ لعیں
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بل پہ طاقت کیجئے

ڈوب کر یادِ لبِ شاداب میں
آبِ کوثر کی سباحت کیجئے

یادِ قامت کرتے اُٹھیے قبر سے
جانِ محشر پر قیامت کیجئے

ان کے در پر بیٹھئے بن کر فقیر
بے نوا فکرِ ثروت کیجئے

جس کا حسن اللہ جل وعلا کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کیجئے

حیِّ باقی جس کی کرتا ہے ثنا
مرتے دم تک اس کی مدحت کیجئے

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوت کیجئے

نیم واطیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ
بلبلو پاسِ نزاکت کیجئے

سر سے گرتا ہے ابھی بارِ گناہ
خم ذرا فرقِ ارادت کیجئے

آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب
ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجئے

Marfat.com

عذر بد تر از گنہ کا ذکر کیا
بے سبب ہم پر عنایت کیجئے

نعرہ کیجے یا رسول اللہ کا
مفلسو سامانِ دولت کیجئے

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجئے

مَنْ رَّاٰنِیْ قَدْ رَاَی الْحَق جو کہے
کیا بیاں اُس کی حقیقت کیجئے

عالمِ علمِ دو عالم ہیں حضور
آپ سے کیا عرضِ حاجت کیجئے

آپ سلطانِ جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجئے

تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند
ظلمتِ غم کی شکایت کیجئے

در بدر کب تک پھریں خستہ خراب
طیبہ میں مدفن عنایت کیجئے

ہر برس وہ قافلوں کی دُھوم دھام
آہ سُنیے اور غفلت کیجئے

پھر پلٹ کر مُنہ نہ اس جانب کیا
سچ ہے اور دعوائے اُلفت کیجئے

اقربا حُبِّ وطن بے ہمتی
آہ کس کس کی شکایت کیجئے

اب تو آقا مُنہ دکھانے کا نہیں
کس طرح رفعِ ندامت کیجئے

اپنے ہاتھوں خود لُٹا بیٹھے ہیں گھر
کس پہ دعوائے بضاعت کیجئے

کس سے کہیے کیا کیا کیا ہو گیا
خود ہی اپنے پر ملامت کیجئے

عرض کا بھی اب تو مُنہ پڑتا نہیں
کیا علاجِ دردِ فرقت کیجئے

اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے
چارۂ زہرِ مصیبت کیجئے

دے خدا ہمت کہ یہ جانِ حزیں
آپ پر واریں وہ صورت کیجئے

Marfat.com

آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ
یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
ذکر اُن کا چھیڑیے ہر بات میں چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بیدینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا اُنہیں کا صبح و شام جانِ کافر پر قیامت کیجئے
آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہ ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانبِ مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر مومنو اتمامِ حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے التجا و استعانت کیجئے

Marfat.com

یا رسول اللہ دُہائی آپ کی گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ اولیا کو حکمِ نصرت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضاؔ اچھا وہ صورت کیجئے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاضری بارگاہ بہیں جاہ ۱۲

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصل اول رنگ علمی

حضور جان نو

۱۳۲۴ھ

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

کس خاکِ پاک کی تو بنی خاکِ پا شفا
تجھ کو قسم جنابِ مسیحا کے سر کی ہے

آبِ حیات روح ہے زرقا کی بوند بوند
اکسیر اعظم مسِ دل خاک در کی ہے

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یوں ہی سنا کیے
ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے

وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی
پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

ماہِ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ
ان پر درود جن سے نوید ان بُشَر کی ہے

۱؎ مدینہ طیبہ کی نہر مبارک کا نام ہے ۱۲ ۲؎ حدیث میں فرمایا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ جو میرے مزار پاک کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے ۱۲ ۳؎ جمع بشارت ۱۲

Marfat.com

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے　　اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا　　پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت[1] کدھر کی ہے

کعبہ بھی ہے اُنہیں کی تجلّی کا ایک ظِل　　روشن اُنہیں کے عکس سے پتلی[2] حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل[3] و بنا کعبہ و منیٰ　　لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مولیٰ[4] علی نے واری تری نیند پر نماز　　اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر[5] کی ہے

صدّیق[6] بلکہ غار میں جان اُس پہ دے چکے　　اور حفظ جاں تو جان فروضِ غرر[7] کی ہے

---

[1] نہضت کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہونا ۱۲ [2] یعنی سنگ اسود کو سیاہ رنگ کا پتھر کعبہ معظمہ میں نصب ہے اور آنکھ کی پتلی سے مشابہ ہے ۱۲ [3] کعبہ معظمہ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے بنایا اور منیٰ مکہ معظمہ سے تین میل پہ وہ بستی ہے جہاں قربانی ہوتی ہے اور تین جگہ شیطان کو سنگریزے مارے جاتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں بھی اس مقام میں سنت خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ۱۲ [4] خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا مولیٰ علی نے نماز نہ پڑھی تھی۔ آنکھ سے دیکھتے رہے کہ وقت جاتا ہے۔ مگر صرف اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب مبارک میں خلل آئے جنبش نہ کی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا ۱۲۔ [5] خطر بمعنی شرف نماز عصر صلوۃ وسطیٰ ہے کہ سب نمازوں سے افضل و اعلیٰ ہے ۱۲ [6] اس کا اشارہ نیند کی طرف ہے۔ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غار ثور میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند پر اپنی جان قربان کر دی کہ غارِ ثور کے سوراخ میں اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیئے۔ ایک سوراخ باقی رہا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ حضور نے ان کے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت اقدس رہتا تھا۔ اپنا سر صدیق کے پاؤں پر ملا۔ انھوں نے اس خیال سے کہ جان جائے محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے۔ پاؤں نہ ہٹایا آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا۔ آخر اسی سے شہادت پائی ۱۲۔ [7] غرر بالضم جمع اغر بمعنی روشن تر یعنی جان کا رکھنا سب فرضوں سے زیادہ مہم ہے۔ صدیق نے خواب اقدس کے مقابل اس کا بھی خیال نہ کیا۔

Marfat.com

ہاں تُو نے اُن کو جان اُنہیں پھیر دی نماز[1] ۔۔۔ پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں ۔۔۔ اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے

شر خیر شور سور شرر دُور نار نور[2] ۔۔۔ بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک[3] ہے گواہ ۔۔۔ پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم ۔۔۔ نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تُف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف ۔۔۔ کافر ادھر کی ہے نہ اُدھر کی اَدھر کی ہے

حاکم[4] حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں ۔۔۔ مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

شکلِ بشر میں نورِ الٰہی اگر نہ ہو ۔۔۔ کیا اُس قدر خمیرۂ ماء و مدر کی ہے

نورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی ۔۔۔ جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

---

[1] چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا فوراً ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا عصر کا وقت ہو گیا مولیٰ علی نے نماز ادا کی آفتاب ڈوب گیا اور جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ اقدس پر گرے چشم مبارک کھلی صدیق اکبر نے حال عرض کیا لعاب دہن اقدس لگا دیا فوراً آرام ہو گیا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی ۱۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی یعنی خدمت وغلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم واہم ہے جیسا کہ صدیق اکبر اور مولیٰ علی نے عمل کر کے جتا دیا اور اللہ و رسول نے اسے مقبول رکھا۔

[2] یعنی یہاں حاضر ہو کر شر خیر سے بدل جاتا ہے اور غم والم کا شور سور یعنی خوشی وشادی ہو جاتا ہے اور رنج وگناہ کے شرر دور ہو جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ نار یہاں کی حاضری سے نور ہو جاتی ہے یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۱۲

[3] قرآن عظیم میں ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیہ۔ یعنی اگر وہ جب گناہ کریں اے نبی تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو ان کی شفاعت چاہے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں تو قرآن عظیم خود گنہگاروں کو اپنے حبیب کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر رد کر دیں ۱۲

[4] حکام مستغیث کو داد دیتے ہیں حکیم مریض کو دوا دیتے ہیں وہابی بھی ان باتوں کو مانتے ہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور کچھ دیتے نہیں اگر غیر خدا سے کچھ مانگنا شرک ہے تو حاکم وحکیم سے دوا یا داد کا مانگنا کیوں نہ شرک ہوا اور اگر واسطۂ عطائے خدا جان کر اُن سے مانگنا شرک نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا کیوں شرک ہوا۔ یہ ناپاک فرق کونسی آیت وحدیث میں ہے۔

Marfat.com

ذکر خدا جو اُن سے جُدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے[1]

بے اُن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے[2]

مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے
تخم کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

اُن کی نبوت اُن کی ابوت ہے سب کو عام[3]
اُم البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل[4]
اُس گل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے

پہلے ہو اُن کی یاد کہ پائے جلا نماز[5]
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

---

[1] ہنود کے جوگی اور یہود و نصاریٰ کے راہب بھی اپنے زعم میں یاد خدا کرتے ہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے الگ ہوکر۔ لہٰذا جہنمی ہوئے ۱۲ [2] ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ دنیا میں اور آخرت میں ظاہر میں اور باطن میں جسم میں اور روح میں جو نعمت جو برکت جو خوبی روز اول سے ابدالآباد تک جسے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی اس سب میں واسطہ و قاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضور کے ہاتھ سے ملیں اور ملتی ہیں اور ملیں گی خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ المعطی۔ دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والا میں۔ اس کا مفصل بیان مصنف کے رسالہ سلطنۃ المصطفےٰ فی ملکوت کل الوریٰ میں ہے ۱۲ [3] علما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کے پدر معنوی ہیں کہ سب کچھ انہیں کے نور سے پیدا ہوا۔ اسی لئے حضور کا نام پاک ابو الارواح ہے تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ صورت میں حضور کے باپ ہیں مگر حقیقت میں وہ بھی حضور کے بیٹے ہیں تو ام البشر یعنی حضرت حوا حضور ہی کے پسر آدم کی عروس ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام ۱۲ [4] آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضور کو یاد کرتے تو یوں کہتے یا ابنی صورۃً و ابائی معنًی اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ [5] دونوں حرم شریف میں تہجد کے وقت سے موذن مناروں پر جاکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بآواز بلند عرض کرتے رہتے ہیں تو نماز صبح سے پہلے حضور کی یاد ہوتی ہے جس سے نماز جلا پاتی ہے جیسے فرض سے پہلے سنتیں۔

Marfat.com

دنیا۔ مزار۔ حشر جہاں ہیں غفور[1] ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر[2] کی ہے

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

اُن پر درود جن کو کسِ بیکساں کہیں
اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام
خوبی انہیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام
تملیک اُنہیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام
ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام
راحت اُنہیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام
مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ جلوہ گاہ مالکِ ہر خشک و تر کی ہے

سب کرّ و فر سلام کو حاضر ہیں السلام
ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کرّ و فر کی ہے

اہلِ نظر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ گرد ہی تو سرمہ سب اہلِ نظر کی ہے

---

[1] غفور بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ہے جس کی طرف توریت میں اشارہ ہے ۱۲ [2] چاند کی ۲۸ منزلوں سے پندرھویں منزل کا نام غفر ہے ۱۲۔

Marfat.com

آنسو بہا کے بہہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر
ہاتھی ڈوباؤ جھیل یہاں چشم تر کی ہے

تیری[1] قضا خلیفہ احکامِ ذی الجلال
تیری رضا حلیف قضا و قدر کی ہے

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ[2] باغ کی
سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے

جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکرِ خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے

دامن کا واسطہ مجھے اس دھوپ سے بچا
مجھ کو تو شاق جاڑوں میں اس دوپہر کی ہے

ماں دونوں بھائی بیٹے بھتیجے عزیز دوست
سب تجھ کو سونپے مِلک ہی سب تیرے گھر کی ہے

جن جن مرادوں کیلئے احباب نے کہا
پیشِ خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

فضلِ خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں
اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

---

[1] قضا حکم خلیفہ نائب حلیف وہ دوست جن میں ہمیشہ دوستی کا حلف ہوگیا ہو [2] قبر انور و مزار اطہر کے بیچ میں جو زمین ہے اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ روضة من ریاض الجنة جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے ۱۲۔ اللہ اور رسول کے کرم پر بھروسہ کرکے ایک مدلل تمنا ہے یعنی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ یہ مقام جنت کی کیاری ہے اور اللہ و رسول نے محض اپنے کرم سے محتاجوں کو یہاں جگہ دی یہاں نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمد اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوئے اور جنت میں جاکر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو امید ہے کہ اب ہم نار کا منہ نہ دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

[3] پہلے مصرعہ میں آیت بالمومنین رؤفٌ رحیم کی طرف تلمیح تھی یہاں واما السائل فلا تنہر کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی سائل کو نہ جھڑک لانہر کے یہ معنی کہ جھڑک نہیں۔ نہر کلمہ ثلاثی حلق العین مثل شعر و نہر و بعر و نہر تسکین و تحریک عین دونوں سے طرح میں ۱۲ [4] وحی سے مراد بدلیل مقابلہ وحی غیر متلوا حادیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اثر اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲

Marfat.com

کہتا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع[1] — مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے
اُن پر کتاب اُتری بیاناً لکل شیء[2] — تفصیل جس میں ماعبر و ماغبر[3] کی ہے
آگے رہی عطا وہ بقدرِ طلب تو کیا — عادت یہاں امید سے بھی بیشتر کی ہے
بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں — مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے
احباب اس سے بڑھ کے تو شاید نہ پائیں عرض — ناکردہ عرض عرض یہ طرزِ دگر کی ہے
دنداں کا نعت خواں ہوں نہ پایاب ہوگی آب — ندی گلے گلے مرے آبِ گہر کی ہے
دشتِ حرم میں رہنے دے صیاد اگر تجھے — مٹی عزیز بلبلِ بے بال و پر کی ہے
یا رب رضا نہ احمد پارینہ[4] ہو کے جائے — یہ بارگاہ تیرے حبیبِ ابر[5] کی ہے
توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد — تبدیل کر جو خصلتِ بد پیشتر کی ہے

آ کچھ سُنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذتِ سوزِ جگر کی ہے

---

[1] حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں إِنَّ اللّٰهَ قد رفع لي الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كانما انظر الى كفي هذه۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں تمام دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو ۱۲ [2] اشارہ ہے کہ آیہ کریمہ نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء ہم نے تم پر اتارا قرآن ہر چیز کا روشن بیان ۱۲ [3] ماعبر جو گزر گیا اور ماغبر جو باقی رہا اشارہ بحدیث فیه نبأ من قبلكم وخبر من بعدكم قرآن میں تم سے اگلوں اور تم سے پچھلوں سب کے احوال کی سب خبر ہے ۱۲ [4] پارینہ یعنی جیسا سال گزشتہ اشارہ بمصرعہ من ہماں احمد پارینہ کہ بودم ہستم ۱۲ [5] بفتحتین و رائے مشددہ اور سب سے زیادہ احسان کرنے والا ۱۲

Marfat.com

حاضریِ درگاہ ابدی پناہ وصل دوم رنگِ عشقی

۲۴ ھ ۱۳

بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چُبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمل[1] پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار[2] ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزابِ[3] زر کی ہے

---

[1] امل بفتحتین امید و آرزو پری یعنی خوب صورت و خوش نما ۱۲ [2] بارہا ثابت ہوا کہ کعبہ معظمہ نے مقبولانِ بارگاہِ عزت گدایانِ سرکارِ رسالت کے گرد طواف کیا ہے۔ حدیث میں ہے مسلمانوں کی حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ معظمہ کی حرمت سے زیادہ ہے [3] کعبہ معظمہ کی دیوار شمالی پر حطیم کی طرف جو خالص سونے کا پرنالہ لگا ہے اسے میزابِ زر کہتے ہیں۔

Marfat.com

آغوشِ شوق کھولے ہے جنکے لئے حطیم[1] — وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دُھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ — او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جانِ نو — یہ راہِ جانفزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کی یہ شُبھ گھڑی پھری[2] — مرمر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سرکی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وضعِ سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو — کرسی سے اُونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاق روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے[3] — اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

---

[1] زمانہ جاہلیت میں قریش نے بنائے کعبہ معظمہ کی تجدید کی تھی کمی خرچ کے باعث چند گز زمین شمال کی طرف چھوڑ کر دیواریں اٹھا دیں وہ زمین اصل میں کعبہ معظمہ ہی کی ہے اس کے گرد قوسی شکل پر کمر تک بلند ایک دیوار کھینچ دی گئی ہے اور دونوں طرف سے جانے کی راہ رکھی ہے اسی کو حطیم کہتے ہیں یہ بالکل آغوش کی شکل پر ہے [2] شُبھ بضم شین و سکون بائے موحدہ زبان ہندی میں بمعنی نیک سعید گھڑی ساعتِ سعید [3] اس شعر کے دو معنی ہیں ایک ظاہری یعنی عاشقان روضہ کا اپنا جی تو چاہتا تھا کہ روضہ طہر کی طرف سجدہ کا حکم ہو مگر شرع مطہر نے اس سے منع فرمایا اور کعبہ معظمہ قبلہ قرار پایا تو بتعمیل حکم کعبہ مکرمہ ہی کی طرف سجدہ میں جھکے. مگر دل کی خواہش سے خدا کو خبر ہے تو اس وقت گویا ان کی وہ حالت ہے جو ابتدائے بیت المقدس کی طرف حکم سجود ہونے میں مسلمانوں کی حالت تھی کہ بہ تعمیل حکم بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے اور دل میں خواہش یہی تھی کہ مکہ معظمہ قبلہ کردیا جائے قال اللہ تعالیٰ فلنولینک قبلۃ ترضھا اس تقدیر پر نیت بمعنی رغبت و خواہش ہے. دوسرے معنی دقیق کہ عاشقان روضہ کا سجدہ اگرچہ صورۃً سوئے حرم ہے مگر نیت کا حال خدا جانتا ہے کہ وہ کسی وقت اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے وہ خوب جانتے ہیں کہ ع کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل. کعبہ بھی انہیں کے نور سے بنا انہیں کے جلوہ نے کعبہ کو کعبہ بنا دیا تو حقیقت کعبہ وہ جلوہ محمدیہ ہے جو اس میں تجلی فرما ہے وہی روحِ قبلہ اور اسی کی طرف حقیقۃً سجدہ ہے. اتنا یاد رہے کہ حقیقت محمدیہ ہماری شریعت میں مسجود الیہا ہے اور اگلی شریعتوں میں سجدہ تعظیمی کی مسجود لہا تھی. ملائکہ و یعقوب و ابنائے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کو سجدہ کیا ......

Marfat.com

یہ[1] گھر یہ در ہے اُس کا جو گھر در سے پاک ہے — مژدہ ہو بے گھرو کہ صلا اچھے گھر کی ہے
محبوب ربِ عرش ہے اس سبز قبہ میں — پہلو میں جلوہ گاہ عتیق[2] و عمر کی ہے
چھائے[3] ملائک ہیں لگاتار ہے درود — بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین[4] کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں — جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام — یوں بندگیِ زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے — رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب — بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

---

[1] یعنی روضۂ پر نور تجلی الٰہی کا گھر عطائے الٰہی کا دروازہ ہے کہ اللہ عزوجل کے ظلِ اول واتم واکمل وخلیفہ مطلق و قاسم ہر نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تشریف فرما ہیں [2] عتیق بمعنی آزاد وکریم و حسین نام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [3] مزار پُر انوار پر ستر ہزار فرشتے ہر وقت حاضر رہ کر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں ستر ہزار صبح آتے ہیں عصر تک رہتے ہیں عصر کے وقت یہ بدل دیئے جاتے ہیں۔ ستر ہزار دوسرے آتے ہیں وہ صبح تک رہتے ہیں یونہی قیامت تک بدلی ہوگی اور جو ایک بار آئے وہ دوبارہ نہ آئیں گے کہ منظور سب ملائکہ کو یہاں کی حاضری سے مشرف فرمانا ہے اگر یہ تبدیل نہ ہوتے تو کروروں محروم رہ جاتے بدلی یہاں بمعنی تبدیل ہے اور اس سے بطور ایہام معنی ابر و سحاب کی طرف اشارہ کیا اور بدلی میں دُرر یعنی موتیوں کی بارش بتائی جس سے مراد لگاتار درود شریف ہے ۱۲ ۔ [4] سعدین دو سیارہ سعید زہرہ و مشتری اور قِران بکسر قاف ان کا ایک درجہ دقیقہ فلک میں جمع ہونا یہاں سعدین سے مراد صدیق و فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اور ماہ قمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تارے وہی ستر ہزار ملائکہ کہ مزار پُر انوار پر چھائے ہوئے رہتے ہیں ۱۲ ۔

Marfat.com

اے وائے بیکسیٔ تمنا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے
اور بارگاہِ مرحمتِ عام تر کی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

زندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مر جائیں تو حیاتِ ابد عیش گھر کی ہے

مفلس اور ایسے در سے پھرے بے غنی ہوئے
چاندی ہر اک طرح تو یہاں گدیہ گر کی ہے

جاناں پہ تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال
ہاں بینوا و خوب یہ صورت گزر کی ہے[1]

ہیں چتر و تخت سایۂ دیوار و خاکِ در
شاہوں کو کب نصیب یہ دھج کر و فر کی ہے

اس پاک کو میں خاک بسر سر بخاک ہیں
سمجھے ہیں کچھ یہی جو حقیقت بسر[2] کی ہے

کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے

جارِ[3] وکشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے

---

[1] جو شام کو حاضر ہونے والے تھے ان کو دن بھر شام کی امید لگی تھی کہ شام ہو اور ہم حاضر ہوں جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انہیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوئی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں۔ جو ایک بار حاضر ہو چکے ہیں انہیں نہ دن کو ویسی شام کی امید ہے نہ شب کو ویسی صبح کی کہ دوبارہ آنا نہ ہوگا ۱۲

[2] بسر بمعنی گزر خوب بسر ہوتی ہے یعنی خوب گزرتی ہے۔ ۱۲

[3] جاروکش مخفف جاروب کش دونوں سرکاروں میں سلطان روم اعزاللہ نصرہ وغیرہ سلاطین اسلام کے چہرے جاروب کشوں میں لکھے ہیں سرکاروں سے ان کی تنخواہ پاتے ہیں ان کا نائب رہتا اور یہ خدمت بجا لاتا ہے۔

Marfat.com

طیبہ[1] میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند　　سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو　　مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے
شانِ جمالِ طیبۂ جاناں ہے نفعِ محض　　وسعت جلالِ مکہ میں سود و ضرر کی ہے
کعبہ ہے بے شک انجمن آرا دلہن مگر　　ساری بہار دلہنوں میں دولہا کے گھر کی ہے
کعبہ دلہن ہے تربتِ اطہر نئی دلہن　　یہ رشکِ آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے
دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر　　جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور[2] کی ہے
سر سبز وصل یہ ہے سیہ پوش ہجر وہ[3]　　چمکی دوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے
ما و شما تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو　　کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے
اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول　　یہ جانیں اُن کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے
جو چاہے اُن سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر　　زر نا خریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے
رومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں　　گنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے

---

[1] حدیث میں فرمایا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے تو مدینہ ہی میں مرنا کہ جو اس میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا ۱۲ [2] کنور بزبان ہندی یعنی امیر سردار خوب صورت حسین ۱۲ [3] روضۂ اطہر پہ غلاف سبز ہے اور کعبۂ معظمہ پر سیاہ ۱۲ [4] صحیح حدیث میں فرمایا کہ روز قیامت تمام خلائق میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۱۲

Marfat.com

اتنا عجب[1] بلندی جنت پہ کس لئے — دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے
عرشِ بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ — اتری ہوئی شبیہ ترے بام و در کی ہے
وہ خلد جس میں اترے گی ابرار[2] کی برات — ادنیٰ نچھاور اس مرے دولہا کے سر کی ہے
عنبر[3] زمین عبیر ہوا مشکِ تر غبار — ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگزر کی ہے
سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں — ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے — سرکار میں نہ لا[4] ہے نہ حاجت اگر کی ہے
اُف بےحیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور — ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے — کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے
جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں — کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

[1] جنت ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے جس کی چھت عرشِ معلیٰ ہے بعض گدایانِ بارگاہ اگر تعجب کریں کہ ہم جیسے پست دبے مقدار اور اتنی بلند عطا تو جواب بتایا ہے کہ یہ تمہارے استحقاق ولیاقت کی بنا پر نہیں بلکہ دینے والے کی رحمت و عطا ہے دیکھتے نہیں کہ بھیک کیسے اونچے گھر کی ہے تو اس کی اتنی بلندی کیا عجب ہے ۱۲

[2] ابرار کا مرتبہ مقربین سے بہت کم ہے یہاں تک کہ حسنات الابرار سیئات المقربین، پھر مقربین میں بھی درجات بے شمار ہیں اور انہیں بھی اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجے ملیں گے وہ بھی سب حضور ہی کا تصدق ہے۔ اسی لئے اسے ادنیٰ نچھاور کہا۔ ورنہ جنت میں کچھ ادنیٰ نہیں

[3] یعنی جس راہ سے حضور گزر فرمائیں وہاں کی زمین عنبر ہو جاتی ہے ہوا عبیر بن جاتی ہے غبار مشکِ تر ہو جاتا ہے

[4] سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے یہ تو لا ہوا یعنی نہیں۔ دوسرے یہ کہ شرط پر ٹالے کہ اگر ہمارے پاس ہو تو دیں گے یا اگر تم نے فلاں کام کیا تو دیں گے۔ ان کی سرکار میں یہ دونوں باتیں نہیں تو ضرور ہمیں امید ہے کہ جو ہم مانگیں گے پائیں گے!

Marfat.com

بابِ عطا تو یہ ہے جو بہکا اِدھر اُدھر
کیسی خرابی اِس نگھرے در بدر کی ہے

آباد ایک در ہے ترا اور ترے سوا[1]
جو بارگاہ دیکھئے غیرت کھنڈر کی ہے

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

گھیرا اندھیریوں نے دُہائی ہے چاند کی
تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بَل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے

ایسے بندھے نصیب کھلے مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دُھوم تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں، نہ دیں، تری رویت ہو خیر سے[2]
اِس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے

شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی
بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضاؔ ترے دامانِ تر کی ہے[3]

ل اولیاءِ کرام کی بارگاہیں حضور ہی کی بارگاہیں ہیں حضور ہی کی کفش برداری سے وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ وسیلہ بے حق کہ انبیاء بھی حضور کے ہی طفیلی اور عطائے فیض میں حضور ہی کے نائب ہیں ۲ے دہانا ہر ایک بکر الانسانی کی صنعت ہے جنت نہ دینے ہوں تو کیا بے رفیقی ظاہری مگر یہی شرط ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت خیر سے ہو اور یقیناً معلوم ہے کہ جیسے حضور کی رویت خیر سے ہوگی جنت بھی کے قدموں سے لگی ہوئی ہے پھر محال ہے کہ جنت نہ دیں علاوہ بریں عشاق ہرگز اپنے محبوب کے سوا گل و بلبل شہد شیر کی طرف توجہ نہیں کرتے ۳ے کسی کے دامن کو خشک کرنے کے لئے ہوا دیتے ہیں اور تر ہونا گناہ کا استعارہ ہے کلام کے معنی تیرے دامنِ تر کو خشک کرنے کے لئے وہ دیکھ شفاعت کی نسیم چلی والحمد للہ ۱۲ـ

Marfat.com

معراج نظم نذر گدا بحضور سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا

در تہنیت شادی اسرا

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئنے تھے

نئی دُلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

Marfat.com

نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پر آنچل تجلیِ ذاتِ بحت کے تھے

خوشی کے بادل اُمنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آ رہے تھے

یہ جھوما میزابِ زر کا جھومر کہ آ رہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اُڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسنِ تزئین وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکین
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بار ہے تھے

Marfat.com

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پُر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جِناں کا دولہا بنا رہے تھے

اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بچا جو تلووں کا اُن کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

خبر یہ تحویلِ مہر کی تھی کہ رُت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

تجلیِ حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قُدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

Marfat.com

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشتِ زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزالِ دم خوردہ کا بھڑکنا
شعاعیں بکے اُڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

ہجومِ اُمید ہے گھٹاؤ مرادیں دے کر انہیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غلغلے تھے

اٹھی جو گردِ رہِ منور وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل اُمنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

بُراق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن مہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

Marfat.com

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر عیاں ہوں معنیِ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ اُن کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اُجالتے تھے کھنگالتے تھے

نقاب اُلٹے وہ مہرِ انور جلال رُخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

یہ جوششِ نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا!
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وحدت کہ دُھل گیا نامِ ریگِ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے

وہ ظلِّ رحمت وہ رُخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سُنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

چلا وہ سروِ چماں خراماں نہ رُک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آں سے گزر چکے تھے

Marfat.com

جھلک سی اِک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دُولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے روح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی اُمید ٹوٹی نگاہِ حسرت کے ولولے تھے

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبوکا پھوٹا
خِرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے

جِلو میں جو مرغِ عقل اُڑے تھے عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آگئے تھے

قوی تھے مرغانِ وہم کے پر اُڑے تو اُڑنے کو اور دم بھر
اُٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے

سُنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف ترے تھے

یہ سُن کے بیخود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں میں آقا
پھر اُن کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

Marfat.com

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَن تَرَانِی کہیں تقاضے وصال کے تھے

خرد سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سراغ این و متیٰ کہاں تھا نشان کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

Marfat.com

ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انھیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا اُدھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلّٰی کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموج بحرِ ہُو میں اُبھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے، ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کے باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

Marfat.com

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے ہیں

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعفِ تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ادھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں ادھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

زبان کو انتظارِ گفتن تو گوش کو حسرتِ شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

Marfat.com

وہ برج بطحا کا ماہ پارا بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارا کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سرور مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکتے
یہ جوش ضدین تھا کہ پودے کشاکش ارہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلئے تھے

نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

Marfat.com

رُباعیّات

آتے رہے انبیا کَمَا قِیْلَ لَھُمْ — وَالْخَاتَمُ حَقُّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام — آخر میں ہوئی مہر کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

شب لحیہ و شارب ہے رُخِ روشن دن — گیسو و شب قدر و برات مومن
مژگاں کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں — وَالْفَجْر کے پہلو میں لَیَالٍ عَشْر

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ — اِن سا نہیں انسان وہ انساں ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں — ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

بوسہ گہِ اصحاب وہ مہرِ سامی — وہ شانۂ چپ میں اس کی عنبر فامی
یہ طرفہ کہ ہے کعبۂ جان و دل میں — سنگِ اسود نصیب رکنِ شامی

کعبہ سے اگر تربتِ شہ فاضل ہے — کیوں بائیں طرف اس کے لئے منزل ہے
اس فکر میں جو دل کی طرف دھیان گیا — سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقدِ دل ہے

تم جو چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے — کیونکر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
لِلّٰہ اٹھا دو رُخِ روشن سے نقاب — مولیٰ مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے

یاں شبہ شبیہ کا گزرنا کیسا — بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا
اُن کا متعلق ہے ترقی پہ مدام — تصویر کا پھر کہیے اُترنا کیسا

یہ شہ کی تواضع کا تقاضا ہی نہیں — تصویر کھنچے ان کو گوارا ہی نہیں
معنی ہیں یہ مانی کہ کرم کیا مانے — کھینچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں

Marfat.com

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

حضور پُر نور اعلیٰ حضرت مجدّد دین و ملّت

مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی

قدس سرہٗ کے نعتیہ کلام، کا

حصّہ دوم

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

باھتمام

مدینہ پبلشنگ کمپنی

مشھور محل، میکلوڈ روڈ، کراچی

قیمت:

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلا یا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِرْ کَاسًا وَّ نَاوِلْہَا　　　کہ بر یادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا

بلا بارید حبِ شیخ نجدی بر وہابیہ　　　کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

وہابی گرچہ اخفا میکند بغض نبی لیکن　　　نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

توہبت گاہ ملک ہند اقامت رانمی شاید　　　جرس فریاد می دارد کہ بربندید محملہا

صلائے مجلسم درگوش آمد بیا بشنو　　　جرس مستانہ میگوید کہ بربندید محملہا

مگرداں رو ازیں محفل رہ اربابِ سنت رو　　　کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسمِ منزلہا

دریں جلوت بیا از راہِ خلوت تا خدا یابی　　　مَتٰی مَا تَلْقَ مَنْ تَہْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَمْہِلْہَا

دلم قربانم اے دودِ چراغِ محفلِ مولد　　　ز تابِ جعدِ مشکینت چہ خوں افتاد در دلہا

غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحتِ مولد　　　کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا

رضا مستِ جامِ عشق ساغرِ باز میخواہد

اَلا یا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِرْ کَاسًا وَّ نَاوِلْہَا

صُبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نُور کا　　　صدقہ لینے نُور کا آیا ہے تارا نُور کا

باغ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نُور کا　　　مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا

بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نُور کا　　　بارہ بُرجوں سے جھکا ایک اک ستارا نُور کا

Marfat.com

اُن کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا ——— سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا ——— یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلےٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا ——— ماہِ سنّت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا ——— بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا ——— نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا ——— رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا ——— دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

تاج والے دیکھکر تیرا عمامہ نور کا ——— سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

بینیٔ پُر نور پر رخشاں ہے بُکّہ نور کا ——— ہے لواء الحمد پر اُڑتا پھریرا نور کا

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا ——— لو سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینا نور کا ——— مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا ——— گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبتِ عارض سے تھرّاتا ہے شعلہ نور کا ——— کفش پا پر گر کے بنجاتا ہے گُچھا نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا ——— تیری صورت کیلئے آیا ہے سُورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا ——— ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا ——— نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا ——— سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

Marfat.com

کیا بنا نامِ خدا اسرا کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

بزمِ وحدت میں مزا ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اکہ نور کا

وصفِ رُخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

یہ کتابِ کُن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیرِ قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنیٰ نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
من رآنی کیسا ؟ یہ آئینہ دکھایا نور کا

صبح کر دی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

پڑتی ہے نوری بھرن امڈا ہے دریا نور کا
سر جھکا لے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دَور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

نسخ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذرّوں کو مچلکہ نور کا

یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس با نور کا
نورِ حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا

انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

Marfat.com

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا ۔۔۔ مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا
اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا ۔۔۔ مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا
قبر انور کہیے یا قصرِ معلےٰ نور کا ۔۔۔ چرخ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا
آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرا نور کا ۔۔۔ تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا
نزع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا ۔۔۔ مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹا نور کا
تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا ۔۔۔ بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا
وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا ۔۔۔ یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا
انبیا اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا ۔۔۔ اس علاقے سے ہے اُن پر نام سچا نور کا
یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا ۔۔۔ بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا
سرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال ۔۔۔ ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا
تابِ حسنِ گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول ۔۔۔ نو بہاریں لائیں گے گرمی کا جھلکا نور کا
ذرے مہرِ قدس تک تیرے توسط سے گئے ۔۔۔ حدِ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا
سبزۂ گردوں جھکا تھا بہرِ پابوسِ بُراق ۔۔۔ پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا
تابِ سُم سے چوندھیا کر چاند انھیں قدموں پھرا ۔۔۔ ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا
دیدِ نقشِ سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ ۔۔۔ پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا
عکسِ سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند ۔۔۔ پڑ گیا سیم و زرِ گردوں پہ سکہ نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں ۔۔۔ کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

Marfat.com

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کھیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

امتان دسیاہکار ہیہا
شافعِ حشر و غمگسار ہیہا

دور از کوئے صاحب کوثر
چشم دارد چہ اشکبار ہیہا

در فراقِ تو یا رسول اللہ!
سینہ دارد چہ بیقرار ہیہا

ظلمت آبادِ گور روشن شد
داغِ دل راست نور بار ہیہا

چہ کند نفس پردہ در مولے
چوں توئی گرمِ پردہ دار ہیہا

سگِ کوئے نبی ویک نگہے
من دتا حشر جاں نثار ہیہا

سوف یعطیک ربک ترضی
حق نمودت چہ پاسدار ہیہا

دارم اے گل بیاد زلف درخت
سحر و شام آہ و زار ہیہا

تازہ لطفِ تو بر رضا ہر دم
مرہمِ کہنہ دل فگار ہیہا

فصل اوّل فضائلِ سرکارِ غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترا ذرہ مہِ کامل ہے یا غوث
ترا قطرہ یمِ سائل ہے یا غوث

Marfat.com

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

قدِ بے سایہ ظلِ کبریا ہے
تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

دلِ عشق و رخِ حسن آئینہ ہیں
اور ان دونوں میں ترا ظل ہے یا غوث

تری شمعِ دل آرا کی تب و تاب
گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث

ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد
تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوث

یہ تری چمپئی رنگت حسینی
حسن کے چاند صبحِ دل ہے یا غوث

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے
کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث

اگال اس کا اُدھار ابرار کا ہو
جسے تیرا اُگال حاصل ہے یا غوث

اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک
تو اس مہ کا مہِ کامل ہے یا غوث

جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک
وہ تیری کرسیٔ منزل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیقِ اکبر
غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے
وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث

فیوضِ عالمِ اُمّی سے تجھ پر
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں
وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں اِس کی ثنا میں
وہ تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

Marfat.com

نہ کیوں ہو تیری منزل عرشِ ثانی — کہ عرشِ حق تری منزل ہے یا غوث
نمیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر — جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے حلقے — تری ضو ماہِ ہر منزل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر — تری لو شمعِ ہر محفل ہے یا غوث
جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے — تصور جو کرے شاغل ہے یا غوث
جو سر دے کر ترا سودا خریدے — خدا دے عقل وہ عاقل ہی یا غوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہی یا غوث

وصلِ دوم فضائلِ غر بطرزِ دگر

جو تیرا طفل ہے کامل ہی یا غوث — طفیلی کا لقب واصل ہی یا غوث
تصوّف تیرے مکتب کا سبق ہے — تصرّف پر ترا عامل ہے یا غوث
تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ — کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہی یا غوث
تو نورِ اوّل و آخر ہے مولےٰ — تو خیرِ عاجل و آجل ہی یا غوث
ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر — تو شیخِ عالی و سافل ہی یا غوث
کتاب ہر دل آثارِ تعرّف — ترے دفتر ہی سے ناقل ہی یا غوث
فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے — فتوحات و فصوص آفل ہی یا غوث

Marfat.com

ترا منسوب ہے مرفوع اس جا — اضافت رفع کی عامل ہے یاغوث

ترے کامی مشقت سے بری ہیں — کہ بر تر نصب سے فاعل ہے یاغوث

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو — کُن اور سب کُن مکن حاصل ہے یاغوث

تری عزت، تری رفعت ترا فضل — بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یاغوث

ترے جلوے کے آگے منطقہ سے — مہ و خور پر خطِ باطل ہے یاغوث

سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی — قمر کا یوں فلک مائل ہے یاغوث

طلائے مہر ہے ٹکسال باہر — کہ خارج مرکز حامل ہے یاغوث

تو برزخ ہے برنگِ نونِ منت — دو جانب متصل واصل ہے یاغوث

نبی سے آخذ اور اُمت پہ فائض — اُدھر قابل اِدھر فاعل ہے یاغوث

نتیجہ حدِ اوسط گر کے دے اور! — یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یاغوث

الا طوبیٰ لکم ہے وہ کہ جن کا — شبانہ روز وردِ دل ہے یاغوث

عجم کیسا عرب حل کیا حرم میں — جمی ہر جا تری محفل ہے یاغوث

ہے شرح اسم القادر ترا نام — یہ شرح اِس متن کی حامل ہے یاغوث

جبین جبہ فرسائی کا صندل — تری دیوار کی کہگل ہے یاغوث

بجا لایا وہ امرِ صارِعُوا کو — تری جانب جو مستعجل ہے یاغوث

تری قدرت تو فطریات سے ہے — کہ قادر نام میں داخل ہے یاغوث

تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے — تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یاغوث

Marfat.com

رضا کے کام اور رک جائیں حاشا
ترا سائل ہے تو باذل ہی یا غوث

وصلِ سوم تفضیلِ حضور و رغمِ ہر عدوِ مقہور

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث
ترے ہی در سے مستکمل ہی یا غوث

جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث
وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث

انا السیاف سے جاہل ہی یا غوث
جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

سخن ہیں اصفیا تو مغز معنی
بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث

اگر وہ جسمِ عرفاں ہیں تو تُو آنکھ
اگر وہ آنکھ ہیں تُو تل ہے یا غوث

الوہیت نبوت کے سوا تُو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث

نبی کے قدموں پر ہے جزِ نبوت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہی یا غوث

الوہیت ہی احمد نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہی یا غوث

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

رہا میدان و شہرستانِ عرفاں
ترا رمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتی سہروردی نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی
ترا میلہ تری محفل ہے یا غوث

Marfat.com

انھیں تو قادری بیعت ہے تجدید — وہاں خاطی جو مستبدل ہے یاغوث
قمر پر جیسے خور کا یوں ترا فیض — سب اہلِ نور پر فاضل ہے یاغوث
غلط کردم تو واہب ہے نہ مفیض — تری بخشش ترا نائل ہے یاغوث
کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ — کہ تلوا تاجِ اہلِ دل ہے یاغوث
مشایخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل — بحکمِ اولیا، باطل ہے یاغوث
جہاں دشوار ہو وہم مساوات — یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یاغوث
ترے خدام کے آگے ہے اک بات — جو اور اقطاب کو مشکل ہے یاغوث
اُسے ادبار جو مُدبر ہے تجھ سے — وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یاغوث
خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول — جو تیرا تارک و خاذل ہے یاغوث
ستم کوری وہابی رافضی کی — کہ ہندو تک ترا قائل ہے یاغوث
وہ کیا جانے گا فضلِ مرتضیٰ کو — جو تیرے فضل کا جاہل ہے یاغوث

رضاؔ کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اُس پہ تیرا ظِل ہے یاغوث

وصلِ چہارم استعانت از سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طلب کا منھ تو کس قابل ہے یاغوث — مگر تیرا کرم کامل ہے یاغوث
دوہائی یا محی الدین دوہائی — بلا اسلام پر نازل ہے یاغوث

Marfat.com

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزیٔ کفر — کہ سر پر تیغ دل پر سِل ہے یاغوث
عَمرٌو وَّمَا قَاتِلاً عِندَ القِتال — مدد کو آدمِ بسمل ہے یاغوث
ترے سونے سے سویا بختِ دیں جاگ — جگا چھپنے پہ دن مائل ہے یاغوث
خدارا ناخدا آدے سہارا — ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یاغوث
جلادے دیں جلادے کفر و الحاد — کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یاغوث
ترا وقت اور پڑے یوں دیں پر وقت — نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یاغوث
رہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی — جو تو چاہے ابھی زائل ہے یاغوث
غیورا اپنی غیرت کا تصدق — وہی کر جو ترے قابل ہے یاغوث
خدارا مرہم خاکِ قدم دے — جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یاغوث
نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے — کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یاغوث
وہ گھیرا رشتۂ شرکِ خفی نے — پھنسا زنار میں یہ دل ہے یاغوث
کئے ترساؤ گبر اقطاب و ابدال — یہ محض اسلام کا سائل ہے یاغوث
تو قوت دے میں تنہا کام بسیار — بدن کمزور دل کاہل ہے یاغوث
عدو بد دین مذہب والے حاسد — تو ہی تنہا کا زور دل ہے یاغوث
حسد سے ان کے سینے پاک کردے — کہ بدتر دق سے بھی یہ سِل ہے یاغوث
غذائے دق یہی خوں استخواں گوشت — یہ آتش دین کی آکل ہے یاغوث
دیا مجھ کو انھیں محروم چھوڑا — مرا کیا جرم حق فاصل ہے یاغوث

Marfat.com

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی		نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث
عطائیں مقتدر غفار کی ہیں!		عبث بندوں کے دل میں خلل ہے یا غوث
ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے		یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث
بھرن والے ترا جھالا تو جھالا		ترا چھینٹا مرا غاسل ہی یا غوث
تمنا مقصود ہے عرضِ غرض کیا		غرض کا آپ تو کافل ہی یا غوث

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہی یا غوث

کعبے کے بدر الدجےٰ تم پہ کروروں درود		طیبہ کے شمس الضحےٰ تم پہ کروروں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود!		دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود
جان و دلِ اصفیا تم پہ کروروں درود		آب و گلِ انبیا تم پہ کروروں درود
لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا		کوشکِ عرش و دنیٰ تم پہ کروروں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا		جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود
طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا!		نیّرِ فاراں ہوا تم پہ کروروں درود
دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا		سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب		نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروروں درود
غایت و علت سبب بہر جہاں تم ہو سب		تم سے بنا تم بنا تم پہ کروروں درود
تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات		اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروروں درود

Marfat.com

مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہر کے دست — تم ہو درونِ سرا تم پہ کروڑوں درود
کیا ہیں جو بیحد ہیں لوث تم تو ہو غیث اور غوث — چھینٹے میں ہوگا بھلا تم پہ کروڑوں درود ث
تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث — تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود
وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج — کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود ج
لُحْتَ فَلَاحَ الْفَلَاح رُحْتَ فَرَاحَ الْمَرَاح — عُدْ لِیَعُوْدَ الْھَنَا تم پہ کروڑوں درود ح
جان و جہان مسیح داد کہ دل ہے جریح — نبضیں چھٹیں دم چلا تم پہ کروڑوں درود
اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ — اے مرے مشکل کشا تم پہ کروڑوں درود خ
تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود — تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود د
خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ — آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروڑوں درود ذ
گرچہ ہیں بیحد قصور تم ہو عفو و غفور — بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود ر
مہرِ خدا نور نور دل ہے سیہ دن ہے دُور — شب میں کرو چاندنا تم پہ کروڑوں درود
تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر — کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروڑوں درود
چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر — دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروڑوں درود
تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور — لِمْ ہے یہ وہ اِنْ ہوا تم پہ کروڑوں درود
بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز — ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود ز
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود س
طارمِ اعلیٰ کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش — آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود ش

Marfat.com

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص ۔ بندے سے کر دو رہا تم پہ کروروں درود ص

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض ۔ خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود ض

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط ۔ المدد اے رہنما تم پہ کروروں درود ط

بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ ۔ عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروروں درود ظ

لو تہ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع ۔ آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروروں درود ع

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ ۔ طیبہ سے آ کر صبا تم پہ کروروں درود غ

گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف ۔ لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروروں درود ف

تم نے برنگ فلق جیب جہاں کر کے شق ۔ نور کا تڑکا کیا تم پہ کروروں درود ق

نوبت در ہیں فلک خادم در ہیں ملک ۔ تم ہو جہاں بادشاہ تم پہ کروروں درود ک

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل ۔ خلق تمہاری گدا تم پہ کروروں درود ل

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام ۔ نوشہ ملک خدا تم پہ کروروں درود م

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام ۔ تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں درود

تم ہو جواد و کریم ۔ تم ہو رؤف رحیم ۔ بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم ۔ تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم ۔ تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم ۔ درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام ۔ ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

Marfat.com

مظہرِ حق ہو تمہیں مظہرِ حق ہو تمہیں ! | تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں درود
زر دہ نارساں تکیہ گہ بیکساں | بادشہِ ماورا تم پہ کروروں درود
برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن | ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود
ایک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدین | بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود
کیوں کہوں بےکس ہوں میں کیوں کہوں بےبس ہوں میں | تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروروں درود
گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین | کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود
باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں | ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروروں درود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ | ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود
گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو | ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروروں درود
اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو | کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود
کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ | تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود
کردو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو براہ | اہلِ ولا کا بھلا تم پہ کروروں درود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی | کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود
کام غضب کے کئے اس پہ ہے سرکار سے | بندوں کو چشمِ رضا تم پہ کروروں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے | جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود

Marfat.com

زعکست ماہِ تاباں آفریدند زبوئے تو گلستاں آفریدند
نہ از بہرِ تو صرف ایمانیانند کہ خود بہرِ تو ایماں آفریدند
صبا را مست از بویت بہرسو چناں آفتان و خیزاں آفریدند
برائے جلوۂ یک گلبنِ ناز ہزاراں باغ و بستاں آفریدند
زمہرِ تو مثالے برگرفتند وزاں مہرِ سلیماں آفریدند
چو انگشتِ تو شد جولاں دہِ برق قمر را بہرِ قرباں آفریدند
زلعلِ نوشخندِ جانفزایت زلالِ آبِ حیواں آفریدند
نہ غیرِ کبریا جان آفرینے نہ خود مثلِ تو جاناں آفریدند
پئے نظارۂ محبوبِ لاہوت جبینت آئنہ ساں آفریدند
بنا کردند تا قصرِ رسالت ترا شمعِ شبستاں آفریدند
زمہر و چرخ بہرِ خوانِ جودت عجب قرص و نمکداں آفریدند

زحسنت تا بہارِ تازہ گل کرد
رضایت را غزلخواں آفریدند

وَظِيفَہ قَادِرِيَّہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِ
داد عشقم جامِ وصلِ کبریا پس بگفتم بادہ ام را سوئیم آ

Marfat.com

الصلا اے فضلہ خواران حضور — شاہ بر جود ست و صہبا در وفور

بخش کردن گر نہ عزم خسروی ست — آخر ایں نوشیدہ خواندن بہر چیست

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ — فَہِمْتُ لِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

شد دواں در جامہا سوئم رواں — والہ سکرم شدم در سروراں

شکر تو از ذکر و فکر اکبر بود — سکر کو چوں حکم خود بر می رود

سوئے مے بزلوئے مے مرداں رواں — بادہ خود سویت بپائے سر دواں

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا — بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

گفتم اے قطبان بعون شانِ من — جملہ در آئید تاں مردان من

جمع خواندی تا قوی دلہا شوند — ہم زعون حال خود دادی کنند

ورنہ تا بام حضور تو صعود — حاش للہ تاب دیدار کہ بود

وَہُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ — فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت آرید و خورید اے لشکرم — ساقیم دادہ لبالب از کرم

شکر حق جامم تو لبریز میست — ہر لبالب را چکیدن درپے است

تا بما ہم آید انشارہ العظیم — آں نصیب الارض من کاس الکریم

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ — وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

من شدم سرشار و سورم میچشید — رخت تا قرب و علوم کے کشید

فضلہ خورانش تہیان وزن گدائے — ریزے آنم کو کہ خواہم قطرہ لائے

Marfat.com

پیلے جو دشہم گفتہ ملائے   مے طلب لا تشنوی اینجا نہ لائے
مقامکم العلی جمعا ولکن   مقامے فوقکم ما زال عالی
جائے تاں بالا ولے جا یم بود   فوق تاں از روز اوّل تا ابد
جات بالا تر ز وہم جا تہا   جا تہا خود ہست بہر پا تہا
پا تہا چبود کہ سرہا زیر پات   پات ہم کے چوں فرود آئی زجات

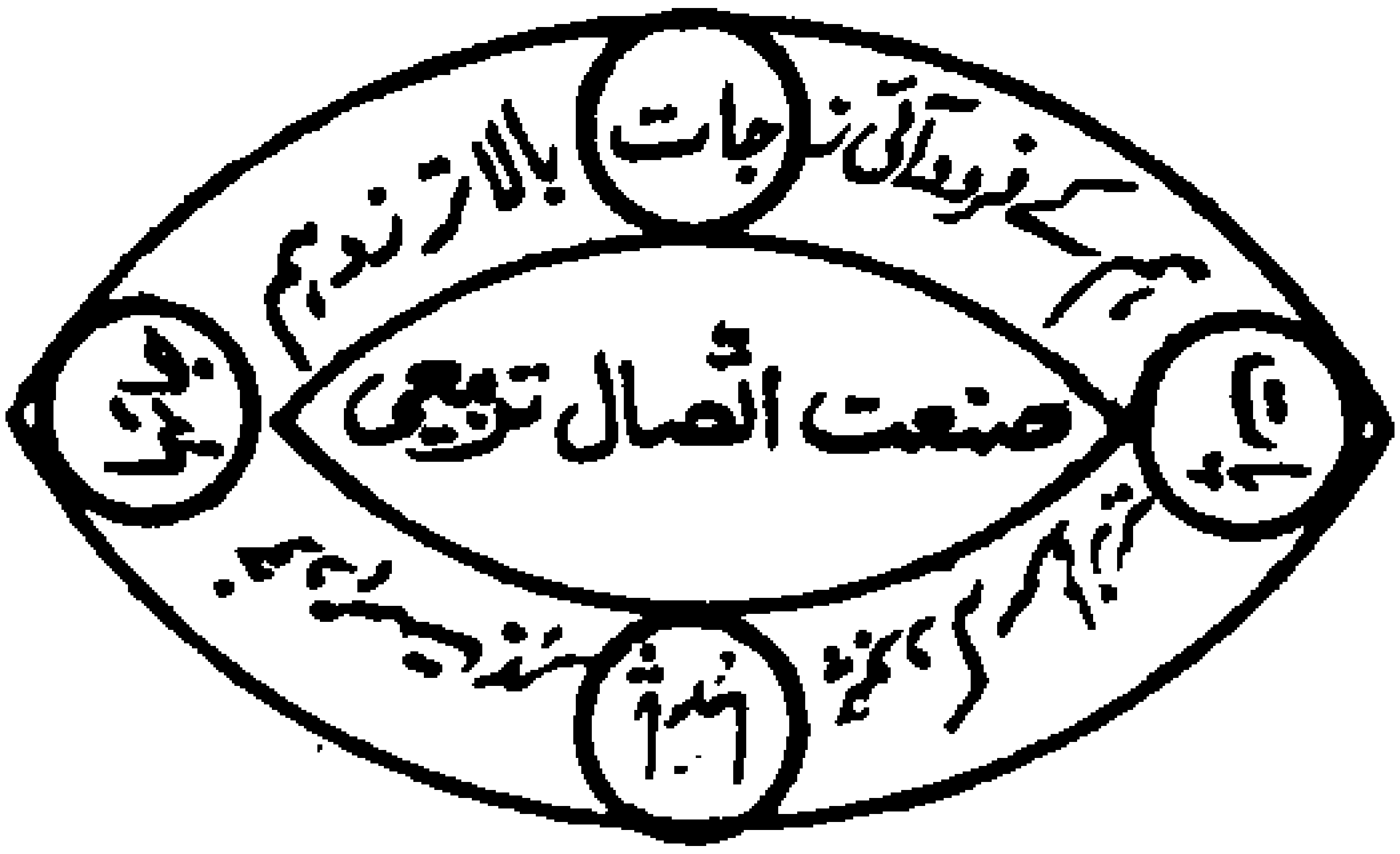

اَنَا فِی حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِی   یُصَرِّفُنِی وَحَسْبِی ذُو الجلال
یکہ در قربم خدا گردانِدم   حال وکانِ آں جلیل واحدم
لیکہ می گرداندت آں یک نہ غیر   حال ماگرداں زشرہا سوئے خیر
تاج قربش شادماں بر سر بنہ   شئ لِلّٰہ قرب خود مارا بدہ
انا البازی اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ   وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعطی مثال
باز اشہب و ماشیخاں چوں حمام   کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
حبذا شہباز طیرستان قدس   اے شکار پنجہ ات مرغان قدس

Marfat.com

شادماں بر قمری کوتر بزن — گر نگہ برخستہ چندے ہم فگن
کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ — وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
خلعتم باخوش نگار عزم داد — بر سرم صد تاج دارائی نہاد
یارب ایں خلعت ہمایوں تا نشور — حلہ پوشا یک نظر بر زشت عور
تاج را از فرقِ خود معراج دہ — بر سرم از خاک راہت تاج نہ
وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ — وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ
آگہم فرمود بر رازِ قدیم — عہدہ داد و جملہ کام آں کریم
عہدہ از تو عہد از تو ما ز تو — ما بفضل نعمت و ہم ناز تو
بیلے درخ ورخ زمان خرمی ست — سوئے ما شد شحنہ حالا زیں کیست
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا — فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ
والیم کردہ بر اقطاب جہاں — پس بہر حال ست حکم من رواں
اے ثریا تا ثرے امرت اسیر — کجروے بے حکم را در حکم گیر
پیش ازاں کافتد سوئے آتش نیاز — نرم نرم از دست لطفت راست ساز
فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ — لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
راز خود گر افگنم اندر بحار — جملہ گم گردد فرو رفتہ بغار
نفس و شیطاں نزع جاں گور و نشور — نامہ خواندن بر سرِ خنجر عبور
ناخدایا ہفت دریا در رہم — دست گیرا اے یم زدازت کم زنم

Marfat.com

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فِيْ جِبَالٍ ‏ لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

رازم ار جلوہ دہم گرد جبال ‏ پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال

اے ز رازت کوہ کاہ و کاہ کوہ ‏ کاہ بیجاں راست سر راہ کوہ

الطاعتم کاہ است جرمم کوہ زار ‏ کوہ را کاہ و بپرور کاہ زار

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ ‏ لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

پرتو راز افگنم گر بر اثیر ‏ سرد و خامش گرد د از رازم سعیر

نیرا من نار جرم افروختم ‏ ہم دل زارم در و نش سوختم

زار من از زور باخود نوش کن ‏ نار من از نور خود خاموش کن

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتٍ ‏ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى

راز خود بر مردہ گر افگنم ‏ زندہ برخیزد باذن ذوالکرم

اے نگاہت زندہ ساز مردہا ‏ چیست بیشت در دل افسردہا

ایں لبانت جلوہ بار شہد کن ‏ قم بفرما مردہ ام را زندہ کن

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ ‏ تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَالِيْ

نیست شہرے نیست دہرے را مرور ‏ تا نیاید بر درم پیش از ظہور

اے در تو مرجع ہر دہر و شہر ‏ بندگانت را چہ ترس از دست دہر

ہر سر عمرم کن از نہرت بخیر ‏ خیر مضا من نہ بینم ہیچ ضیر

وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَتَجْرِيْ ‏ وَتُعْلِمُنِيْ فَاُقْصِرُ عَنْ جِدَالِيْ

Marfat.com

جملہ گوید با من از حال وصفت ۔۔۔ از چہ الم دست کوتہ باید ت
او حش اللہ زیبد ایں شہ را جلال ۔۔۔ عرض بیگی در او ماہ و سال
در چہ الش کے کجا یابی امان ۔۔۔ خود کنیز او زمین بندہ زمان
مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ ۔۔۔ وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ
بندہ ام خوش می سرا بیباک دست ۔۔۔ ہر چہ خواہی کن کہ نسبت برتر است
ایں سخن را بندہ باید بندہ گو ۔۔۔ بندہ کن اے بادشاہ بندہ جو
شاد و پاکو باں رود جانم ز تن ۔۔۔ بر مریدی ہم وطب واشطح وغن
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ ۔۔۔ عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ
رب من حق بندہ از ترسے منال ۔۔۔ رفعتم آمد رسیدم تا منال
اے ترا اللہ رب محبوب اب ۔۔۔ طرفہ مربوبی و محبوبی عجب
رب و باب پاکت نمود از ریب و عیب ۔۔۔ از دلم پر کش شہا ہر عیب و ریب
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشِ فَاِنِّیْ ۔۔۔ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
بندہ ام ترسے مدار از بدسگال ۔۔۔ سخت عزم و قاتلم وقت قتال
شکر حق با بندگاں شہ را سر است ۔۔۔ خانہ زاد ایم زباب و ما درست
بندہ ات را دشمنان مانند خس ۔۔۔ یا عزوما قاتلا فریاد رس
طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ ۔۔۔ وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ
نوبتم در خضری و غبرا زدند ۔۔۔ شد نقیب موکبم بخت بلند

Marfat.com

یارب ایں شہ را مبارک دیر باز — تخت و بخت و تاج و باج و ساز ما

بادشاہا شکر سلطانی خویش — یک نگاہے بر گدائے سینہ ریش

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ — وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ملک حق ملکم تہ فرمان من — وقت من شد صاف پیش از جان من

بارک اللّٰہ وسعتِ سلطان تو — شرق تا غرب آنِ تو قربانِ تو

تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش — بر در آمد دہ زکوٰۃ وقتِ خویش

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا — کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

ریکہا ہم جملہ ملک ذوالجلال — دانہ خردل ساں بحکم اتصال

دہ کہ تو می بینی و ما در گناہ — آہ آہ از کورے ما آہ آہ

چشم دہ تا زین بلاہا وارہیم — روئے تو بینیم و بر پا جان دہیم

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ — عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ہر ولی را ایک قدم دادند و ما — بر قدمہائے نبی بدر العلےٰ

کام جانہا تو بگام مصطفےٰ — حیف بر خطوات دیو آئیم ما

گام بر گام سگے مار امبیں — دست دہ بر کش بسوئے راہ مبیں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا — وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

درس کردم علم تا قطبے شدم — کرد مولائے موالی اسعدم

اے سعید و سعید سعدِ دیں — سعد چہ خست بدہ اے سعد زمیں

Marfat.com

نے ہمیں سعدی کہ شاہا سعد کن — سعد کن نا سعد ما را سعد کن
یُرجَالِی فِی ہَوَاجِرِہِمْ صِیَامٌ — وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللّآلِ
در تموزِ روز چشم روزہ دار — در شب تیرہ چو گوہر نور بار
کار مردانت صیام ست و قیام — کام ما در خورد بام و خواب شام
مرد کن یا خاک راہت کن شتاب — ایں بہائم را چناں گو کن تراب
اَنَا الحَسَنِیُّ وَالمِخْدَعُ مَقَامِی — وَاَقْدَامِی عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ
از حسن نسل من در مخدع مقام — پائے من بر گردن جملہ کرام
سرورا ما ہم براہ افتادہ ایم — پائمالت را سرے بنہادہ ایم
گل براہا یک قدم گل کم بداں — حسبۃً للہ مرو دامن کشاں
اَنَا الجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِی — وَاَعْلَامِی عَلٰی رَاْسِ الجِبَالِ
مولدم جیلاں و نامم محیِ دیں — رایتم بر قلہائے کوہ بیں
اے ز آیات خدا رایات تو — معجزات مصطفٰے آیات تو
جلوہ دہ از رایتت ایں آیتت — چوں منی محشور زیرِ رایتت
وَعَبْدُ القَادِرِ المَشْہُوْرُ اِسْمِی — وَجَدِّی صاحب العین الکمالِ
نام مشہور است عبد القادرم — عین ہر فضل آن جدِّ اکبرم
آنِ جدت چوں نباشد آنِ تو — وارثی اے جان من قربان تو
بر رضائے ناقصت افشاں نوال — یک چشیدن آبے از بحر الکمال

Marfat.com

خفتہ دل تا چند ننگ زیستن ۔۔۔ بر زخش از بحر فضل آبے بزن
تشنہ کامے پا بدامے کردہ غش ۔۔۔ بحر سائل را بگو خود در و برش
رو برش او را برش بیدار ساز ۔۔۔ ہوش بخش نوش بخش و جاں نواز
جاں نوازا جاں فدائے نام تو ۔۔۔ کام جاں دہ اے جہاں در کام تو

ایں دعا از بندہ آمیں از ملک
پوزش از بندہ اجابت از فلک

ترنم عندلیب قلم بر شاخسار مدح اکرم حضور پیر مرشد برحق علیہ رضوان الحق

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آل رسول ۔۔۔ خوشا سرے کہ کنندش فدائے آل رسول
گناہ بندہ ببخش اے خدائے آل رسول ۔۔۔ برائے آل رسول از برائے آل رسول
ہزار دُرج سعادت برآرد از صدفے ۔۔۔ بہائے ہر گہرے بہائے آل رسول
سیہ سپید نہ شد گر رشید مہرش داد ۔۔۔ سیہ سپید کہ ساز و عطائے آل رسول
إذا رُؤُوا ذُکِرَ اللّٰہ معا حسن بینی ۔۔۔ من و خدائے من آنست ادائے آل رسول
خبر دہد ز رنگ لا الٰہ الا اللّٰہ ۔۔۔ فنائے آل رسول و بقائے آل رسول
ہزار مہر برد در ہوائے او چہ عجب ۔۔۔ بروز کے کہ درخشد ضیائے آل رسول
نصیب پست نشیناں بلند گشت ایں جا ۔۔۔ تواضعت در مُرتقائے آل رسول
برآب چرخ بریں غبیں ستانہ او ۔۔۔ گرانجاک و بیا بر سمائے آل رسول

Marfat.com

قبائے شہ بگلیم سیاہ خود بخرد — سیہ گلیم بناشد گدائے آل رسول
دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش — بیا مریض بدار الشفائے آل رسول
ہمیں نہ از سر افسر کہ ہم ز سر بر خاست — نشست ہر کہ بفرش بہائے آل رسول
بخر و طعنہ سختی زند بعارض گل — بسنگ صخرہ وزد گر صبائے آل رسول
دہد ز باغ مُنے اغچہ ہائے زر بگرہ — دم سوال حیا و غنائے آل رسول
زچرخ دکان زر شرقی و مغربی آرند — بدر درِ مس بمس کیمیائے آل رسول
جرس بصلصلاش انچہ گفت راہی را — ہماں بسلسلہ آرد درائے آل رسول
رسول داں شوی از نام او نمی بینی — دو حرف معرفہ در ابتدائے آلِ رسول
بخد ملش بخرد باج و تاج زنگ و فرنگ — سپید بخت سیاہ سرائے آل رسول
اگر شب است و خطر سخت و رہ نمیدانی — ببند چشم و بیا بر قفائے آل رسول
زرہ نہند کلاہِ غرور مدعیاں — بجلوہ مد دائے کفش ہائے آل رسول
ہزار جامہ سالوس را کتانی دہ — بتاب ائے مہ جیب قبائے آل رسول
مرو بمیکدہ کانجا سیاہ کاراند — بیا بخانقہ نور زائے آل رسول
مرو بمجلس فسق و فجور رشیاداں — بیا با نجمن اتقائے آل رسول
مرو بدامگہ ایں دروغ بافاں ہیچ — بیا بجلوہ گہ دلکشائے آل رسول
ازاں با نجمن پاک سبز پوشاں رفت — کہ سبز بود دراں بزم جائے آل رسول
شکست شیشہ بہجر و پری لب شیشہ ہنوز — زول نمیرود آں جلوہ ہائے آل رسول

Marfat.com

شہید عشق نمیرد کہ جان بجاناں داد — تو مردی ای کہ جدائی ز پائے آل رسول
بگو کہ ولے من دوائے مردہ ماندن من — منال ہرزہ کہ ہیہات وائے آل رسول
کرمی بر درِ مریضانِ تلخ کام نیاز — بعہد شہد فروشِ بقائے آب رسول
صبا سلام اسیران بستہ بال رسان — بطائران ہوا و فضائے آل رسول
خطا مکن ولکا پردہ ایست دوری نیست — بگوش میخورد اکنوں صدائے آل رسول
مگو کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بخند — بکار تست کنوں توتیائے آل رسول
میچ درغمِ عیارگاں ذنب شعار — اگر ادب نکنند از برائے آل رسول
ہر آنکہ نکش کند نکش بہر نفس ویست — غنی ست حضرت چرخ اعتلائے آل رسول
سپاس کن کہ بیاس و سپاس بدمنشان — نیاز و ناز ندارد ثنائے آل رسول
نہ سگ البشور و نہ شیر نجاشی کاہد — زقدر بدر و ضیائے ذکائے آل رسول
تواضع شہِ مسکیں نواز را نازم — کہ ہیچو بندہ کند بوس پائے آل رسول
منم امیر جہانگیر کجت کلہ یعنی — کمینہ بندہ و مسکیں گدائے آل رسول
اگر مثال خلافت دہد فقیرے را — عجب مدار ز فیض و سخائے آل رسول
مگیر خردہ کہ آں کس نہ اہل ایں کارست — کہ داند اہل نمودن عطائے آل رسول
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا — تبارک اللہ ما و ثنائے آل رسول

مراز نسبت ملک است امید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضائے آل رسول

Marfat.com

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

کنزِ ہر بیکس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریادرس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا
شرحِ متنِ ہُویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اُس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا — لکۂ ابر رافت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لخت دل ہر جگر چاک سے — شانہ کرنیکی حالت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
چشمۂ مہر میں موج نورِ جلال — اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی — اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
اُنکی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ — ظلّہ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباری مژگاں پہ برسے درود — سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
معنیٔ قَدْ رَاٰی مقصد مَا طَغٰی — نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود — اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے — اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
اُن کے خد کی سہولت پہ بیحد درود — اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے مُنہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عرق — اُس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن — سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل — ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں — اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے — اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں — اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود — اُس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اُس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں درود — اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول — اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے — اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جن کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں — اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف — ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود کعبۂ جان و دل — یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

رُوئے آئینۂ علم پشتِ حضور — پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا — موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں　　　ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون　　　ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم　　　اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں　　　اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکلکشائی کے چمکے ہلال　　　ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود　　　شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں　　　غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا　　　اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی　　　اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور　　　زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم　　　شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم　　　اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند　　　اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود　　　یادگاریِ اُمت پہ لاکھوں سلام

زرعِ شاداب و ہر ضرع پر شیر سے　　　برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں　　　دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود　　　بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن — اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود — کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود — کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود — بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود — پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود — اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود — سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روز گرم و شبِ تیرہ و تار میں — کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک — اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے — جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام

لطف بیداری شب پہ بے حد درود — عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود — گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیِ خوئے لینت پہ دائم درود — گرمیِ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں — اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال — بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھرائی زمین — جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرّش کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

اُن کے مولیٰ کے ان پر کروروں درود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحفِ غنچہائے قدس
اہلبیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اُس بتول جگر پارہ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اُس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبےٰ سید الاسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف مہرِ برجِ شرف
رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق — بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
جلوگیانِ بیت الشرف پر درود — پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام
سیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں — حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
منزلٌ من قصبٍ لا نصبٌ لا صخبٌ — ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی — اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام
جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں — اُن سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد — مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام
جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود — حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنّت کا مژدہ ملا — اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
خاص اُس سابقِ سیرِ قربِ خدا — اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام
سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا — عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل — ثانیِ اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقیں سید المتقیں — چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر — اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ — تیغِ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی — جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود — دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام
درِ منثور قرآں کی سلک بہی — زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ — حلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعین — ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا — بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خروج — چارمی رکنِ ملّت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن — پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج — حامیِ دین و سنّت پہ لاکھوں سلام
مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب — اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر — اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی — اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام
باقی ساقیانِ شرابِ طہور — زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام
اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے — اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام
ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود — اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام
شافعی مالک احمد امام حنیف — چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملانِ طریقت پہ کامل درود — حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقی — جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
قطبِ ابدال و ارشاد و رشد الرشاد — محیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام
مردِ خیلِ طریقت پہ بیحد درود — فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام
جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا — اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
شاہ برکات و برکات پیشینیاں — نوبہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام
سیّد آلِ محمد امام الرشد — گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام
حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول — زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام
نام و کام و تن و جان و حال و مقال — سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
نورِ جاں عطرِ مجموعۂ آلِ رسول — میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام
زیبِ سجادہ سجاد نوری نہاد — احمدِ نورِ طینت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب — تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام
تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا — بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام
میرے استاد ماں باپ بھائی بہن — اہلِ وُلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور — بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اے شافعِ تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں | جانِ دل و روحِ رواں یعنی شہِ عرش آستاں

اے مسندت عرشِ بریں وے خادمت روحِ امیں | مہرِ فلک ماہِ زمیں شاہِ جہاں زیبِ جناں

اے مرہمِ زخمِ جگر یاقوت لب والا گہر | غیرت دہِ شمس و قمر رشکِ گل و جانِ جہاں

اے جانِ من جانانِ من ہم دردِ ہم درمانِ من | دینِ من و ایمانِ من امنِ من و امانِ اُمتاں

اے مقتدا شمعِ ہدیٰ نورِ خدا ظلمت زدا | مہرت فدا ماہت گدا نورت جدا از این و آں

عینِ کرم زینِ حرم ماہِ قدم انجم خدم | والا حشم عالی ہمم زیرِ قدم صد لامکاں

آئینہ ہا حیرانِ تو شمس و قمر جویانِ تو | سیارہا قربانِ تو شمعت فدا پروانہ ساں

گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو | سنبل نثارِ موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں

بادِ صبا جویانِ تو باغِ خدا از آنِ تو | بالا بلا گردانِ تو شاخِ چمن سروِ چماں

یعقوب گریانت شدہ ایوب حیرانت شدہ | صالح حدی خوانت شدہ اے یکہ تازِ لامکاں

خضر ست گویا العطش موسیٰ بایں گشتہ غش | یعقوب شد بینا بکش دریادت اے جانِ جہاں

در ہجرِ تو سوزاں دلم پارہ جگر از رنج و غم | صد داغ سینہ از الم در چشمِ دل دریا رواں

بہرِ خدا مرہم بنہ از کارِ من بکشا گرہ | فریاد رس دادے بدہ دستے بما افتادگاں

مولیٰ ز پا افتادہ ام دارم شہا چشمِ کرم | مہرِ عرب ماہِ عجم رحمے بحالِ بندگاں

شکر بدہ گو یک سخن تلخ است بر من جانِ من
بار نقاب از رخ فگن بہرِ رضائے خستہ جاں

Marfat.com

شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء

نالۂ دل زار بسرکار ابد قرار صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار

یا خدا بہر جناب مصطفےٰ امداد کن — یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ للعٰلمیں — یا امان الخائفین یا ملتجیٰ امداد کن (اے پناہ ترسندگاں)

حرز من لاحرز لہ یا کنز من لاکنز لہ — عز من لاعز لہ یا مرتجیٰ امداد کن

اے ثروت بے ثروتاں اے قوت بے قوتاں — اے پناہ بیکساں اے غمزدا امداد کن

یا مفیض الجود یا سر الوجود اے تخم بود — اے بہار ابتدا و انتہا امداد کن

اے غیث اے غوث اے غیاث نشأتین — اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن

نعمت بے محنتاں اے منت بے منتہےٰ — رحمت بے رحمتاں عین عطا امداد کن

نیر نور الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ — اے رخت آئینہ ذات خدا امداد کن

اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک — وے فدایت عرش و فرش و ارض و سما امداد کن

اے قریشی ہاشمی طیبی تہامی ابطحی — عز بیت اللہ و عذرا و قبا امداد کن

یا طبیب الروح یا طیب الفتوح اے بے قبوح — مظہر سبوح پاک از عیبہا امداد کن

اے عطا پاش اے خطا پوش اے عفو کیش اے کریم — اے سراپا رافت رب العلےٰ امداد کن

اے سرور جان غمگیں اے پئے امت حزیں — اے غم تو ضامن شادی ما امداد کن

Marfat.com

اے بہیں عطرے زاعلی جونہ عطار قدس — اے نہیں درے زدرج اصطفا امداد کن
ایکہ عالم جملہ داد ندت مگر عیب و قصور — سرورے بے نقص شاہ بے خطا امداد کن
بندہ مولی و مولائے تمامی بندگان — اے زعالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن
اے علیم اے عالم اے علام اعلم اے علم — علم تو معنی زعرض مدعا امداد کن
اے بدست تو عنان کن مکن کن لاتکن — دے بحکمت عرش وماتحت الثری امداد کن
سید اقلب الہدی جلب الندی سلب الرجز — عمر دا غمر الردا الحدے امداد کن
سرورا کہف الوری تن را دوا جان را شفا — اے نسیم دامنت عیسے لقا امداد کن
اے برائے ہر دل مغشوش و چشم پر غبار — خاک کویت کیمیا و توتیا امداد کن
جان جان جان جہان جان جہان را جان جان — بلکہ جانہا خاک نعلینت شہا امداد کن
من علیہا فان آقا آنچہ بر روئے زمین است — در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن
کل شیء ہالک الا وجہ اے آنکہ خلق — در تو مستہلک تو در ذات خدا امداد کن
سہل کارے باشدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ — ہر چہ خواہی میکند فوراً ترا امداد کن
دار ہاں از من مرا بے من سوئے خود خوان مرا — مدعا بخشا دلے بے مدعا امداد کن
فغان جان غمگین بر استان والا تمکین اسد اللہ المرتضی کرم اللہ وجہہ الاسنے امداد کن
مرتضی شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا — سرور لشکر کشا مشکلکشا امداد کن
حیدرا اژدر درا ضرغام ہائل منظرا — شہر عرفاں را در ار دشن درا امداد کن
ضیغما غیظ و غما از تیغ دقتی را را اغما — پہلوان حق امیر لا فتے امداد کن

Marfat.com

اے خدا را تیغ و اے اندام احمد را سپر — یا علی یا بوالحسن یا بوالعلےٰ امداد کن

یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوئے نبی — من ز پا افتادم اے دست خدا امداد کن

اے نگارِ راز دار قصر اللہ لنتجیٰ — اے بہارِ لالہ زارِ انّما امداد کن

اے تنت را جامہ زر جلوہ بار حُبّہا — اے سرت را تاج گوہر ہل اتیٰ امداد کن

اے رخت را غازۂ تطہیر و اذہابِ نجس — اے لبت را مایۂ فصل القضا امداد کن

اے بجنّات و حریرا ایمن ز شمس و زمہریر — اے ترا فردوس مشتاقِ لقا امداد کن

اے بنضرت روز حسرت رو بنضرت جان بسوز — شکر ایں نضرت بیک نظرت مرا امداد کن

یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر — یا بہیج القلب فی یوم الاسےٰ امداد کن

اے وقاہم ربہم امنت ز شر مستطیر — مجرمم میجویم از کیفر وقا امداد کن

اے تنت در راہِ مولیٰ خاک و تنت جا عرشِ کبریا — بو تراب اے خاکیان را پیشوا امداد کن

اے شب ہجرت بجائے مصطفےٰ بر تخت خواب — اے دم شدّت فدائے مصطفےٰ امداد کن

اے عدوئے کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج — اے علوئے سُنّت و دین ہدیٰ امداد کن

شمع بزم و تیغ رزم و کوہ عزم و کانِ حزم — اے کذا و اے فزوں تر از کذا امداد کن

نفیرِ دل تفتگان کرب و بلا بر درِ حسین سیّدُ الشہدا اعلیٰ جدہٖ علیہ الصلوٰۃ والثناء

یا شہیدِ کربلا یا دافع کرب و بلا — گل رخا شہزادہ گلگوں قبا امداد کن

Marfat.com

اے حسین اے مصطفٰے را راحت جاں نور عین | راحت جاں نور عینم دہ بیا امداد کن
اے زحسن خلق و حسن خلق احمد نسخہٴ | سینہ تا پا شکل محبوب خدا امداد کن
جانِ حسن ایمانِ حسن و ایکاں حسن ایشاں حسن | اے جمالت لمع شمع من راٰی امداد کن
جان زہرا و شہید زہر راز ورو ظہیر | زہرتِ ازہار تسلیم و رضا امداد کن
اے بواقع بیکساں دہر را زیباکسے | وے بظاہر بیکس دشت جفا امداد کن
اے گلویت گہ لباں مصطفٰے را بوسہ گاہ | گہ لب تیغ لعیں را حسرتا امداد کن
اے تن تو کہ سوار شہسوار عرش ناز | گہ چناں پامال خیل اشقیا امداد کن
اے دل و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو | اے لبت شرح رضینا بالقضا امداد کن
اے کہ سوزت خان مانِ آبرا آتش زدے | گر نبودے گریہ ارض و سما امداد کن
بے چہ بحر دتفتگی کوثر لب وایں تشنگی | خاک بر فرق فرات از لب مرا امداد کن
ابر گوہر گر مبہار دنہر گوہر گر مریز | خود لبت تسلیم و فیضت جنہ امداد کن

تر زبانی مدح نگار بذکر بقیہ ائمہ اطہار و دیگر اولیائے کبار تا

حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفار

باقی اسیاد یا سجاد یا شاہ جواد | خضر ارشاد آدم آلِ عبا امداد کن
اے بقید ظلم وصد قیدی زبند غم کشا | اے تہ بیداد و کانِ داد ہا امداد کن
باقرا یا عالم سادات یا بحر العلوم | از علوم خود بدفع جہل ما امداد کن

Marfat.com

جعفرِ صادق بحق ناطق بحق واثق توئی　　　بہر حق مارا طریق حق نما امداد کن
شانِ علما کانِ علما جانِ سلما السلام　　　موسیٰ کاظم جہاں ناظم مرا امداد کن
اے ترا زیں از عبادت وز تو زینِ عابداں　　　بہر ایں بے زینت از زین وصفا امداد کن
ضامن صامن رضا بر من نگاہے از رضا　　　خشم را شایانم و گویم رضا امداد کن
یا شہ معروف مارا رہ سوئے معروف دہ　　　یا سری سے من از سقط در دو سرا امداد کن
یا جنید اے بادشاہ جندِ عرفاں المدد　　　شبلیا اے شبل شیر کبریا امداد کن
شیخ عبد الواحدا راہم سوئے واحد نما　　　بے فرح را بالفرح طرطوسیا امداد کن
بو الحسن ہکاریا حالم حسن کن بے ریا　　　اے علی اے شاہ عالی مرتضیٰ امداد کن
سرورِ مخزوم سیف اللہ اے خالد بقرب　　　بو سعیدا اسعد اسعد الوریٰ امداد کن
اے ترا ببرے چو عبد القادر جیلی مرید　　　بر سگانِ در گہش لطفے نما امداد کن
وہ چہ شیر شرزہ را تست از بخت سعید　　　دشت ضیغم لیث شیر زا امداد کن

بامیدِ ابرِ جا خود بالیدن آں در زماں ضراغت بر خاک مالیدن و بدرگاہِ بیکس پناہ غوثیت نالیدن

سیلئے خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم　　　رقصم و جوشد زہر مویم ندا امداد کن
طرفہ ترسا نے زنم بر لب زدہ مہر ادب　　　خیز و از ہر تار جیبم من صدا امداد کن
بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے سگش　　　ورنہ بخشد پیش شہ گریم شہا امداد کن

Marfat.com

مطلع دوم مشرق مہر مدحت از افق سپہر قادریت

آہ یا غوثاہ یا غیثاہ یا امداد کن　　　یا حیوۃ الجود یا روح المنا امداد کن

یا ولی الاولیا ابن نبی الانبیا　　　اے کہ پایت بر رقاب اولیا امداد کن

دست بخش حضرت حماد زیب دست خود　　　از تو دستے خواہد ایں بیدست و پا امداد کن

مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق　　　فاضلان و اصلاں را مقتدا امداد کن

واشیاں بر بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ ام　　　یا عزنا قاتلاً عند الوغا امداد کن

بہر لاخوف علیہم نجنا مما نخاف　　　بہر لاہم یحزنون غمہا زدا امداد کن

اے بامصار کرم دو قرن پیشیں دو حرم　　　تو بملک اولیا چوں ایلیا امداد کن

عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا　　　لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن

شاہ دیں عمر سنن ماہ زمین مہر زمن　　　گاہ کیں بہر فتن برق فنا امداد کن

طیب الاخلاق و حق مشتاق و وصال بیفراق　　　نیر الاشراق و لماع السنا امداد کن

مہرباں تر بر من از من از من آگہ تر ز من　　　چند گویم سید اجود الندیٰ امداد کن

تسلیۂ خاطر بذکر عاطر بقیۂ سلک اکابر نلجنا سحاب برکاتہا الماطر قدس القادر اسرارہم الاطاہر

یا ابن ہذا المرتجٰے یا عبد رزاق الوریٰ　　　تاکہ باشد رزق ما عشق شما امداد کن

یا ابا صالح صلاح دیں و اصلاح قلوب　　　فاسدم گلزار در جوش ہوا امداد کن

جان نصری یا محی الدین فانصر و انتصر　　　اے علی اے شہریار مرتضےٰ امداد کن

Marfat.com

سید موسیٰ کلیم طور عرفاں المدد	اے حسن اے تاجدار مجتبیٰ امداد کن

منتقی جوہر زجیلاں سید احمد الاماں	بے بہا گوہر بہاؤ الدین بہا امداد کن

بندہ را نمرود نفس انداخت در نار ہوا	یا براہیم ابر آتش گل کنا امداد کن

اے محمد اے بھکاری اے گدائے مصطفیٰ	ما گدایان در تست اے با سخا امداد کن

النجا اے زندۂ جاوید اے قاضی جیا	اے جمال اولیا یوسف لقا امداد کن

یا محمد یا علم واخر زدستِ غفلتم	اے کہ ہر موئے تو در ذکر خدا امداد کن

اے بنامت شیرۂ جاں شد نباتِ کالپی	احمد انوشیں لبا شیریں ادا امداد کن

شاہ فضل اللہ یا ذوالفضل یا فضل الہٰ	چشم در فضل تو بستم بینوا امداد کن

سلسلہ سخن تا شاخ معلائے برکاتی رسیدن و بر در

آقایان خود برسم گدائی علی اللّٰہی کشیدن

شاہ برکات اے ابوالبرکات اے سلطان جود	بارک اللہ اے مبارک بادشاہ امداد کن

عشق را اے مقتول عشق اے خونبہایت عین ذات	اے زجاں بگزشتہ جاناں کاملا امداد کن

بیخود او باخدا آلِ محمد مصطفیٰ	سید احق واجدا یا مقتدا امداد کن

اے حریم طیبۂ توحید را کوہِ احد	یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

اے سراپا چشم گشتہ در شہود عین ہو	زاں سبب کردند نامت عینیا امداد کن

Marfat.com

یا ابوالفضل آلِ احمد حضرت اچھے میاں　　شاہ شمس الدین ضیاء الاصفا امداد کن

وحی برجد تو لا یا تل ابوالفضل آمدہ است　　بندۂ بے برگ و تو با فضل و غنا امداد کن

گو نہ ہجرت کردم از اثم دغی لزم بقر　　آخر ایں ور رانیم مسکیں گدا امداد کن

اے کہ شمسی دکر استہائے تو مثلِ نجوم　　اے عجب ہم مہر و ہم انجم نما امداد کن

من سرت کردم دے دیگرز شرق خرق تاب　　آفتابا در شب داجم بیا امداد کن

تاجدار حضرت مارہرہ یا آلِ رسول　　اے خدا خواہ و جدا از ماعدا امداد کن

اے شہ والا عمیم آلا عظیم المرتبت　　اے پئے الآ ذبیح تیغ لا امداد کن

نائل جود از نمے زاں یم مرا سیراب ساز　　ز گل جود از شمے جانم فزا امداد کن

اے عجب غیبے ترا شہود از غیب شہود　　دیدہ از خود بستی و دیدی خدا امداد کن

خلاصۂ فکر و عرض خاص

بندہ ام ذا الامر امر کے آنچہ دانی کن بمن　　من نمیگویم مرا بگزار یا امداد کن

خانہ زادان کریمان گر بشدت میزنید　　این من دانیک سرم دست مرا امداد کن

دست من بگرفتی و بر تست پاش بعد ازیں　　یا تو دانی یا ہماں دست تو یا امداد کن

گر بدوزخ میروم آخر ہمی گویند خلق　　کاں رسولی میرود غیرت برا امداد کن

عار باشد بر شباں دہ اگر ضائع شود　　یک رسن در دشت یا حامی الحمی امداد کن

مسک الختام و فذلکۃ المرام و رجوع الکلام الی الملک المنعام جل و علا

Marfat.com

یا الٰہی ذیل ایں شیراں گرفتم بندہ را
از سگان شاں شمار د دائما امداد کن

بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست
زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن

مظہر عون اند اینجا معز جز نی بیش نیست
یعنی اے رب نبی داد لیا امداد کن

نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یا الٰہ الحق الیک المشتکٰے امداد کن

مصطفیٰ خیر الورٰی ہو
سرور ہر دو سرا ہو

اپنے اچھوں کا تصدق
ہم بدوں کو بھی نبا ہو

کس کے پھر ہو کر رہیں ہم
گر تمہیں ہم کو نہ چاہو

بد ہنسیں تم ان کی خاطر
رات بھر رو و کراہو

بد کریں ہر دم برائی
تم کہو ان کا بھلا ہو

ہم وہی نا شستہ رو ہیں
تم وہی بحر عطا ہو

ہم وہی شایاں رد ہیں
تم وہی شان سخا ہو

ہم وہی بے شرم بد ہیں
تم وہی کان حیا ہو

ہم وہی ننگ جفا ہیں
تم وہی جان وفا ہو

ہم وہی قابل سزا کے
تم وہی رحم خدا ہو

چرخ بدلے دھر بدلے
تم بدلنے سے ورا ہو

اب ہمیں ہوں سہو حاشا
ایسی بھولوں سے جدا ہو

Marfat.com

عمر بھر تو یاد رکھا وقت پر کیا بھولنا ہو
وقت پیدائش نہ بھولے کَیْفَ یَنْسٰی کیوں قضا ہو
یہ بھی مولیٰ عرض کردوں بھول اگر جاؤ تو کیا ہو
وہ ہو جو تم پر گراں ہے وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو
وہ ہو جس کا نام لیتے دشمنوں کا دل بُرا ہو
وہ ہو جس کے رد کی خاطر رات دن وقفِ دعا ہو
مرٹیں برباد بندے خاک ئہ آباد آگ کا ہو
شاد ہو ابلیس ملعون غم کسے اس قہر کا ہو
تم کو ہو واللہ تم کو جان و دل تم پر فدا ہو
تم کو غم سے حق بچائے غم عدو کو جانگزا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق بیکسوں کے غمزدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے تم مدام اس کو سراہو
وہ عطا دے تم عطا لو وہ وہی چاہے جو چاہو
بر تو اد پاشد تو بر ما تا ابد یہ سلسلہ ہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکلشا ہو

Marfat.com

ملکِ خاصِ کبریا ہو — مالکِ ہر ماسوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو — عقلِ عالم سے ورا ہو
کنزِ مکتومِ ازل میں — دُرِّ مکنونِ خدا ہو
سب سے اوّل سب سے آخر — ابتدا ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی تم — اصل مقصودِ ہدیٰ ہو
پاک کرنے کو وضو تھے — تم نمازِ جانفزا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے — تم اذاں کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے — تم مؤخر مبتدا ہو
قربِ حق کی منزلیں تھے — تم سفر کا منتہیٰ ہو
قبل ذکر اضمار کیا جب — رتبہ سابق آپ کا ہو
طورِ موسیٰ چرخِ عیسیٰ — کیا مساویِّ دنیٰ ہو
سب جہت کے دائرے میں — شش جہت سے تم ورا ہو
سب مکاں تم لامکاں میں — تن ہیں تم جانِ صفا ہو
سب تمہارے در کے رستے — ایک تم راہِ خدا ہو
سب تمہارے آگے شافع — تم حضورِ کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی — بارگہ تک تم رسا ہو
وہ کلس روضے کا چمکا — سر جھکاؤ کج کلا ہو

Marfat.com

وہ درِ دولت پہ آئے — جھولیاں پھیلاؤ شاہو

نوٹ :- مقطع دستیاب نہیں ہوا

در منقبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ

السّلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ — حمزہ سردار شہیداں عمِّ اکبر آمدہ
جعفرے کو می پرد صبح و مسا با قدسیاں — باتو ہم مسکن بہ بطن پاک مادر آمدہ
بنتِ احمد رونق کاشانہ و بانوئے تو — گوشت و خون تو بلحمش شیر و شکر آمدہ
ہر دو ریحانِ نبی گلہائے تو زان گل زمیں — بہرہ گل چینت زمیں باغ بر ز آمدہ
می چمیدی گلبنا در باغ اسلام و منوز — غنچہ ات نشگفتہ دینے نخلے دگر بر آمدہ
نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ باد تند — یا علی چوں بر زبان شمع مضطر آمدہ
ماہِ تاباں گو متابِ و مہر رخشاں گو مرخش — با ختر تا خاور اسمت نور گستر آمدہ
حل مشکل کن بروئے من در رحمت کشا — اے بنامِ تو مسلّم فتح خیبر آمدہ
مرحبا اے قاتل مرحب امیر الاشجعیں — در ظلال ذو الفقارت شور محشر آمدہ
سینہ ام را مشرقستان کن بنورِ معرفت — اے کہ نام سایہ ات خورشید خاور آمدہ
کے رسد مولیٰ بمہر تابناکت نجم شام — گو بنورِ صحبت او ہم صبح انور آمدہ
ناصبی را بغض تو سوئے جہنم رہ نمود — رافضی از حبِّ کاذب در سقر در آمدہ

Marfat.com

مَن زحق میخواہم اے خورشید حق آں مہر تو
کز ضیائش عالم ایماں سنوّر آمدہ

بہر اسنر چادر مہتاب واین زریں پرند
ناپذیرائے گلیم بخت قنبر آمدہ

تشنہ کام خود رضائے خستہ را ہم جرعۂ
شکر آں نعمت کہ نامت شاہ کوثر آمدہ

در منقبت حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے بدورِ خود امام اہلِ ایقاں آمدہ
جانِ انس و جانِ جان و جانِ جاناں آمدہ

قامت تو سروِ ناز جوئبار معرفت
روئے تو خورشید عالمتابِ ایماں آمدہ

موئے زلفِ عنبرینت قوتِ روحِ ہدی
رنگ رویت غازۂ دینِ مسلماں آمدہ

زنگ ازدلہا زداید خاک بوسئ درت
تابناک از جلوہ ات مرآتِ احساں آمدہ

صد لطائف میکشاید یک نگاہِ لطف تو
دست فیضانت کلید باب عرفاں آمدہ

نامت آلِ احمد و احمد شفیع المذنبیں
زاں دل از دست گنہ پیش تو نالاں آمدہ

پر صدا شد باغ قدس از نغمہائے وصف تو
تا بہارِ جنت از گلزارِ جیلاں آمدہ

چوں گلِ آلِ محمد رنگ حمزہ بر فروخت
بوئے آلِ احمد اندر باغِ عرفاں آمدہ

گلبنِ نورستہ ات را سبزہ چرخ کہن
فرش پا انداز بزم رفعت شاں آمدہ

تا کشیدم نالۂ یا آلِ احمد الغیاث
بلبل و ساماں نیم را طرفہ ساماں آمدہ

در پناہ سایۂ وامانت اے ابرِ کرم
گرمئ غم کشتہ با سوز ہجراں آمدہ

Marfat.com

دلفگارے آبلہ پائے بشہرِ جودِ تو | از بیابانِ بلا افتاد و خیزاں آمدہ
تازہ فریادے بر آورد اے مسیحا بر درت | کہنہ رنجورے کہ از غم بر لبش جاں آمدہ
زہر نوشِ جامِ غم در حسرت فیہ شفاء | زانگبیں رحمتت یک جرعہ جویاں آمدہ
بہرآں رنگیں ادا گلبرگ چندِ آلِ رسول | برکش از دل خارِ آلامے کہ در جاں آمدہ
احمدِ نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی | رہنمائم سوئے تو اے آبِ حیواں آمدہ

اے زلال چشمۂ کوثر لبِ سیراب تو
بر درِ پاکت رضا با جانِ سوزاں آمدہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

Marfat.com

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

وہ کنزِ نہاں یہ نورِ فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہورِ نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحابِ کرم روانہ کئے کہ آبِ نِعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ سترِ بداں تمہارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر وشاں بآں ہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکب شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب بربِّ جہاں تمہارے لئے

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا

Marfat.com

یہ خوب عطا کر دب زدلپہ دل وجاں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ رُوحِ امیں نہ عرش بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دُولہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

کمال مہاں جلال شہاں جمال حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں بروز فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ عُلا بھی دُور رہا
جہت سے ورا وصال مِلا یہ رفعت شاں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفورِ صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصورِ جناں تمہارے لئے

Marfat.com

فَنا بذرّت بقا بَرِّت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کمان تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضاؔ کی زبان تمہارے لئے

نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گُل کی بہار ہے کہ بہار بُلبُل زار ہے

نہ دلِ بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اُس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اُس پہ تپاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوششِ حسن سے
نہ بہار اور پہ رُخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن

Marfat.com

گل و سرو و لالہ بھرا چمن وہ ہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لب جو چھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی بُن ہے بُن سے ہی بار ہے

یہ ادب کہ بلبل بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

یہ ادب جھکا لو سرِ ولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گلِ تر محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) چمن اُن کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ اُن کا جو موہنہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لئے جھکے وہی دل جو اُن پہ نثار ہے

یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر
نہیں چاک جیبِ گل و سحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

وہی نذرِ شہ میں زرِ نکو جو ہو ان کے عشق میں زرد رُو
گلِ خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

Marfat.com

جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اُس کے اُگال سے بھری سلطنت کا اُدھار ہے

وہ اُٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
دل و جاں کو بخشیں تسلیاں ترا نور بارِد و حار ہے

رسل و ملک پہ دُرود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیع روزِ شمار ہے

نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم و طور نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی اُدھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تری تجلی کو دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہِ مبیں مری رات کیوں ابھی تار ہے

مری ظلمتیں ہیں ترا ستم مگر ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک چھینٹ پڑے اِدھر شبِ داج ابھی تو نہار ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفوٌ ترے عفوٌ کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

ترے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اُٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اُس سے کھٹک رہی

Marfat.com

نہیں اُس کے جلوے میں یکرُخی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیحِ تیغِ خیار ہے

یہ ہے دین کی تقویت اُس کے گھر یہ ہے مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤخر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

وہ رضاؔ کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

ایمان ہے قالِ مصطفائی　　　　قرآن ہے حالِ مصطفائی
اللہ کی سلطنت کا دولہا　　　　نقشِ تمثالِ مصطفائی
کُل سے بالا رُسل سے اعلےٰ　　　　اجلال و جلالِ مصطفائی
ادبار سے تو مجھے بچا لے　　　　پیارے اقبالِ مصطفائی
مُرسل مشتاقِ حق ہیں اور حق　　　　مشتاقِ وصالِ مصطفائی
خواہانِ وصالِ کبریا ہے　　　　جویانِ جمالِ مصطفائی
محبوب و محب کی مِلک ہے ایک　　　　کونین ہیں مالِ مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے　　　　دامانِ خیالِ مصطفائی

Marfat.com

ہیں تیرے سپرد سب امیدیں — اے جود و نوالِ مصطفائی

روشن کر قبر بیکسوں کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

اندھیر ہے بے ترے مرا گھر — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

مجھکو شبِ غم ڈرا رہی ہے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

میری شبِ تار دن بنا دے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

چمکا دے نصیب بد نصیباں — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

چھایا آنکھوں تلے اندھیرا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

دل سرد ہے اپنی لو لگا دے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

گھنگور گھٹائیں غم کی چھائیں — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

فریاد دبائی ہے سیاہی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

میرے دلِ مردہ کو جلا دے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

دکھ میں ہیں اندھیری رات والے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

تاریک ہے رات غمزدوں کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

Marfat.com

ہو دونوں جہاں میں مونھ اجالا　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیٔ گور سے بچانا　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی
پُرنور ہے تجھ سے بزمِ عالم　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی
للّٰلہ ادھر بھی کوئی پھیرا　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی

تقدیر چمک اٹھے رضا کی
اے شمعِ جمالِ مُصطفائی

ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے　　تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے
ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم　　خلعتِ زر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر　　ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے
میرے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں　　طور بے طور ہیں بیماروں کے
مجرمو چشمِ تبسم رکھو　　پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
تیرے ابرو کے تصدّق پیارے　　بند کرتے ہیں گرفتاروں کے
جان و دل تیرے قدم پر وارے　　کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے
صدق و عدل کرم و ہمت میں　　چار سُو شُہرے ہیں ان چاروں کے
بہرِ تسلیم علے میداں میں　　سر جُھکے رہتے ہیں تلواروں کے
کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا　　بول بالے مری سرکاروں کے

Marfat.com

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا — دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے — یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو — نامِ پاک اُن کا جپا پھر تجھ کو کیا

بیخودی میں سجدۂ در یا طواف — جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

اُن کو تملیکِ ملیک الملک سے — مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا

اُن کے نامِ پاک پر دل جان مال — نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا

یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے — اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب — تو نہ اُن کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

لایعودون آگے ہوگا بھی نہیں — تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

دشتِ گرد و پیشِ طیبہ کا ادب — مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی — یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں — ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض — ہم ہیں عبد المصطفےٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا — ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا — تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا — تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا — کوئی تم سا کون آیا

Marfat.com

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخْتُ فِیْہِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا
کرو قسمتِ عطایا

وَاِلَی الْاِلٰہِ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا
بنو شافعِ خطایا

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتا چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیرِ لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا
نہ اسی نے کچھ بتایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سرِ چرخ زیرِ پا ہے
کبھی پیشِ در کھڑا ہے سرِ بندگی جھکایا
تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش
کبھی وہ ہجومِ نالش کوئی جانے ابر چھایا
بڑی جوششوں سے آیا

کبھی وہ چہک کہ بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل
کبھی وہ لہک کہ بالکل چمنِ جناں کھلایا
گلِ قدس لہلہایا

کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگِ نو کا خواہاں
وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا
کہے روح ہاں جلایا

کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سرد گہ تپاں ہے
کبھی زیرِ لب فغاں ہے کبھی چپ کہ دم نہ چھلیا
رخِ کامِ جاں دکھایا

یہ تصوراتِ باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا
میں انہیں شفیع لایا

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

ز رفتم راہ بینایاں فتادم در چہِ عصیاں
بیا اے حبلِ رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

Marfat.com

کنہ بر سر بلا بارد دلم در دہ ہوادارد — کہ داند جز تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ
اگر رانی و گر خوانی غلامم انت سلطانی — دگر چیزے نمیدانم اغثنی یا رسول اللہ
بکہف رحمتم پرور ز قطمیرم منہ کمتر — سگ درگاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ
کنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد — مددہائے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ
چو مرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد — نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ
چو محشر فتنہ انگیزد و بلائے بے اماں خیزد — بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ
پدر را نفرتے آید پسر را وحشت افزاید — تو گیری زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ
عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من — دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ
گدائے آمدے سلطاں بامید کرم نالاں — تہی داماں مگردانم اغثنی یا رسول اللہ
اگر میرانیم از در بمن بنما درے دیگر — کجا نالم کرا خوانم اغثنی یا رسول اللہ
گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ — شکستم رنگ سامانم اغثنی یا رسول اللہ

رضا یت سائل بے پر توئی سلطان لا تنہر
شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لیکے چلے — اندھیری رات سنی تھی چراغ لیکے چلے
ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا — وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر — جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے
گئے زیارت در کی صد آہ واپس آئے — نظر کے اشک پچھے دل کا داغ لیکے چلے

Marfat.com

مدینہ جان جناں و جہاں ہے وہ سن لیں — جنہیں جنون جناں سوئے زاغ لے کے چلے
ترے سحابِ سخن سے نہ نم کہ نم سے بھی کم — بلیغ بہرِ بلاغت بلاغ لے کے چلے
حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے — کہ جھوٹے حیلۂ مکر و فراغ لے کے چلے
تمہارے وصفِ جمال و کمال میں جبریل — محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے
گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے — کہ اس کے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے
ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے — ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے
مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا — یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے
وقوعِ کذب کے معنی درست اور قدوس — ہئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے
جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے — کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے
پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے — بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے
خبیث بہر خبیثہ خبیثہ بہر خبیث — کہ ساتھ جنس کو باز و کلاغ لے کے چلے
جو دین کوؤں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے — کلاغ لے کے چلے یا الاغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

غزل قطع بند

انبیا کو بھی اجل آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

Marfat.com

پھر اسی آن کے بعد اُن کی حیات　　مثل سابق وہی جسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا　　جسم پُر نور بھی رُوحانی ہے
اوروں کی رُوح ہو کتنی ہی لطیف　　ان کے اجسام کی کب ثانی ہے
پاؤں جس خاک پہ رکھدیں وہ بھی　　رُوح ہے پاک ہے نورانی ہے
اُس کی ازواج کو جائز ہے نکاح　　اُس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں حیِّ ابدی ان کو رضا　　صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

مُعطّر نظم

۹ ھ ۱۳

حمد

حمداً یا مُفضّل عبدالقادر　　یا ذالافضال
یا مُنعم یا مُجمل عبدالقادر　　انت المتعال
مولائے با منت بالجود علیہ　　من دون سؤال
اُمنن واجب سائل عبدالقادر　　جُد بالآمال

صلوٰۃ

بار دز خدا بر جد عبدالقادر　　محمود خدا حامد عبدالقادر
باران درودے کہ چکیدہ ز رخش　　بارد بسر سید عبدالقادر

Marfat.com

تمہید

یارب کہ دمد سنائے عبدالقادر ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر
ہمزہ بردیف الف آید یعنی خم کردہ قدش برائے عبدالقادر

ردیف الالف

یامن بسناہ جاہ عبدالقادر یامن بثناہ یاہ عبدالقادر
اِذَا اَنْتَ جَعَلْتَہٗ کَمَا کُنْتَ تَشَاءُ فَاجْعَلْنِیْ کَیْفَ شَاءَ عبدالقادر

رباعی

ربی اربی الرجاء عبدالقادر از عودنا العطاء عبدالقادر
الدار وسیعۃ و ذوالدار کریم نورنا حیث بار عبدالقادر

ردیف الباء

درحشر کہ جناب عبدالقادر چوں نشر کنی کتاب عبدالقادر
از قادریاں مجو جلاکانہ حساب مدے شمر از حساب عبدالقادر

رباعی

اللہ اللہ رب عبدالقادر دار د واللہ حب عبدالقادر
از وصف خدائے تو نصیبت دہ وند طوبے لک اے محب عبدالقادر

ردیف التاء

اے عاجز تو قدرت عبدالقادر محتاج درت دولت عبدالقادر

Marfat.com

از حرمت ایں قدرت و دولت بخشائے　　بر عاجز بر حاجت عبدالقادر

رباعی

تنزیل مکمل ست عبدالقادر　　تکمیل منزل ست عبدالقادر
کس نیست جز او در دو کنار این بحر　　خود ختم و خود اول ست عبدالقادر

رباعی

ربما لا تعلمو[1] ست عبدالقادر　　مستور ستور ہو[2] ست عبدالقادر
میجو میگو پس انچہ دانی کہ دراست　　از جستن و گفتن او ست عبدالقادر

رباعی مستزاد

دی گفت دلم کہ جان ست عبدالقادر　گفتم احسنت　جان گفت کہ دین مان ست عبدالقادر　گفتم آمنت
دین گفت حیات من از من و گفتم　این جملہ صفات　از ذات بگو کہ آن ست عبدالقادر　گم شدن ذات

رباعی

عقل و حصر صفات عبدالقادر　شبکور و نجوم　وہم و ادراک ذات عبدالقادر　دہ شارق و ابوم
عجز آنکہ بکنہ قطرہ آبے نرسید　زعم آنکہ رسد　تا قعر یم و فرات عبدالقادر　قدرت معلوم

ردیف الثاء

دیں را اصل حدیث عبدالقادر　　اہل دیں را مغیث عبدالقادر
او ما ینطق عن الہوٰی ایں شرحش　　قرآن احمد حدیث عبدالقادر

---

[1] اسقاط النون من المضارع شائع نظماً و نثراً و علیہ تخریج حدیث کما تکونو یولی علیکم ۱۲ [2] سیدنا فرمود رضی اللہ تعالٰی عنہ - قال اللہ تعالٰی و یخلق ما لا تعلمون انا ما لا تعلمون ۱۲ [3] ہما شارہ بذات احدیت جل شانہ ۱۲ منہ کلمات بر ذات ان یکجمنی ماست ۱۲

Marfat.com

ردیف الجیم

ای رفعت بخش تاج عبدالقادر پر نور کن سراج عبدالقادر

آں تاج و سراج باز بر کن یا رب بستاں ز شہاں خراج عبدالقادر

ردیف الحاء

پاک ست ز باک طرح عبدالقادر وجہی ست بری ز جرح عبدالقادر

جر حش کہ تواند ز کلک قدرت احمد متن ست و شرح عبدالقادر

رباعی

اے عام کن صلاح عبدالقادر انعام کن فلاح عبدالقادر

من سر تا پا جناح گشتم فریاد اے سر تا پا نجاح عبدالقادر

ردیف الخاء

اے ظل الٰہ شیخ عبدالقادر اے بندہ پناہ شیخ عبدالقادر

محتاج و گدائیم و تو ذوالتاج کریم شیئاً للہ شیخ عبدالقادر

رباعی

ماہ عربی اے رخ عبدالقادر نورے ز نبی اے رخ عبدالقادر

امروز زدی دی ز پری خوبتری بدرے عجبی اے رخ عبدالقادر

ردیف الدال

دیں زاد کہ زاد زاد عبدالقادر دل داد کہ داد داد عبدالقادر

Marfat.com

ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد مرا　　　جاں باد کہ باد باد عبد القادر

ردیف الذال

سلطانِ جہاں معاذ عبد القادر　　　تن ملجا و جان ملاذ عبد القادر

صحن آر دامانی دامان یار د بام　　　انراکہ دہد عیاذ عبد القادر

ردیف الراء

پُر آب بود کوثرِ عبد القادر　　　خوش تاب بود گوہر عبد القادر

در ظلمت و ظماء آب و تابے دائم　　　اے حشر بیا بر درِ عبد القادر

رباعی

یارب نیم از در خور عبد القادر　　　دل دادہ مراں از در عبد القادر

ایں ننگ مریدے از نرفتہ برآرد　　　رفتن مدہ ار خاطر عبد القادر

اے دافع ظلم افسر عبد القادر　　　اے دفع ظلم خنجر عبد القادر

دور از تو جہاں بمرگ نزدیک بیا　　　برکش ز دوان کشور عبد القادر

حس کن انوار بدر عبد القادر　　　بس کن زاسرار صدر عبد القادر

خود قدرتِ قدر نامقدر ز قدر　　　جوئی مقدار قدر عبد القادر

ردیف الزاء

اے فضل تو برگ و ساز عبد القادر　　　فیض تو چمن طراز عبد القادر

آں کن کہ رسد قمری بے بال و پے　　　در سایۂ سروِ ناز عبد القادر

اے تیغ ز ناز عبد القادر　　　اے مرکمان ناز عبد القادر

Marfat.com

ردیف السین

دروازِ در مجلس عبدالقادر　　　دورست سگِ بیکسِ عبدالقادر

حال ایں و ہوس آنکہ چو میم بینکر　　　سر در قدم اقدسِ عبدالقادر

رباعی مستزاد

گفتم تاجِ رئوسِ عبدالقادر　　　سر خم گردید　　　جانا روحِ نفوسِ عبدالقادر　　　بر خود بالید

رزماً و قلب فوج دیرا دل و جانستند　　　زد نوبت فتح　　　بزناً بزما عروسِ عبدالقادر　　　شاداں رقصید

(گفتم ۱۲ — کلم ۱۲ — رزم ۱۲ — دولھا ۱۲ — بزم ۱۲)

ردیف الشین

بالاست بلند فرشِ عبدالقادر　　　برقدر بلند عرشِ عبدالقادر

آں بدرِ عریش بدر مہ پارہ عرش　　　تابندہ بیں بفرشِ عبدالقادر

رباعیات

گسترده بعرش فرشِ عبدالقادر　　　آورده بفرش عرشِ عبدالقادر

ایں کرد کرد کردِ شاہے کہ فزود　　　بالا و فرود عرشِ عبدالقادر

عرشِ شرف ست فرشِ عبدالقادر　　　فرشِ شرع ست عرشِ عبدالقادر

یعنی تا سر بپائے فرشِ نمود　　　سرہا شدہ فرش عرشِ عبدالقادر

ل صد اول یعنی ماہِ شب چہاردہ در بدر دوم جائے بر جب کہ اولین جہاد اسلام آنجا واقع شدہ و عریش نماز گاہ نے بنا کنند در حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز بدر فرمود مرا بکار مومنی روگردانی نیست عریشے ہمچو عریش موسیٰ سازند ہمچناں ساختند و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا و جلوہ افزائی داشت ۱۲ منہ

Marfat.com

ردیف الصاد

فن گرچہ نہ شد برنفس[زاں] عبد القادر		جاں دارد مُہر از فص[نگینہ] عبد القادر
گر ناقصم ایں نسبتِ کامل چہ خوش است		کاں بندہ رضا ناقص عبد القادر

رباعی

بالکسر منم مخلص عبد القادر		سر بہ قدم خلص[از دستاں کلاص] عبد القادر
برکسر[شکستگی] چو رحم آرد فتحش[کشائش و فیض] چہ عجب		بالفتح بشوم مخلص[برگزیدہ] عبد القادر

ردیف الضاد

تمکینِ گلے از ریاض عبد القادر		تلوینِ نمے از حیاض عبد القادر
نورِ دلِ عارفاں کہ شب صبح کناست		سطرے بود از بیاض عبد القادر

ردیف الطاء

اینجا وجد نشاط عبد القادر		آنجا شمع صراط عبد القادر
بکشادہ در و دادہ باو بنہادہ بجُود		دروازہ صلا سماطِ عبد القادر

ردیف الظاء

خوبانِ چو گل بوعظِ عبد القادر		اعیانِ رسل بوعظ عبد القادر
پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نماست		شمع جز و کل بوعظ عبد القادر

ردیف العین

خور راتبہ خور ز شمع عبد القادر		مہ آزقہ بر ز شمع عبد القادر

Marfat.com

ایں نور دسرور شیرت از صبح زچیست دو دلیست مگر زشمع عبدالقادر

رباعی

اما مگر زشمع عبدالقادر مہری بگر زشمع عبدالقادر

کاریکہ زخور بہ نیم مہ دیدی ہیں در نیم نظر زشمع عبدالقادر

رباعی

بر وحدت اوراربع عبدالقادر یک شاہد ودوسابع عبدالقادر

انجام دے آغاز رسالت باشد اینک گو ہم تابع عبدالقادر

رباعی مستزاد

واحد چنہم رابع عبدالقادر در دامن دال زائد چو سوم سابع عبدالقادر ہم مکمن دال

یعنی بدلائے ہفت دادتا چہ کیا توحید سرا یک یک یکے تابع عبدالقادر اندر من دال

ردیف الغین

مے نے نور چراغ عبدالقادر مے لے نورے زباغ عبدالقادر

ہم آب رشد ہست وہم مایۂ خلد یارب چہ خوش ست ایاغ عبدالقادر

ردیف الفاء

عطفاً عطفاً عطوف عبدالقادر رافاً رافاً روف عبدالقادر

اے آنکہ بدست تست تصرفِ امور اصرف عنا الصروف عبدالقادر

ردیف القاف

Marfat.com

آخر نیم اے مالک عبد القادر
مملوک و مکین مالک عبد القادر
مپسند کہ گویند بایں نسبت بند
کان بندہ فلاں مالک عبد القادر

ردیف اللام

نامد ز سلف عدیل عبد القادر
ناید بخلف بدیل عبد القادر
مثلش گر از اہل قرب جستی گوئی
عبد القادر مثیل عبد القادر

رباعی

حشر ست و توئی کفیل عبد القادر
جاہت بہ شہ جلیل عبد القادر
در داد ر دار عدل آمد مجرم
زود آ زود آ وکیل عبد القادر

ردیف المیم

یارب بجمال نام عبد القادر
یارب بنوال عام عبد القادر
منگر بقصور و نقص ما قادریاں
بنگر بکمال تام عبد القادر

رباعی

ہر صبح رہست مرام عبد القادر
ہر شام درت مقام عبد القادر
بگزر ز سپید و سیہ قادریاں
از حرمت صبح و شام عبد القادر

Marfat.com

عبدالقادر کریم عبدالقادر — عبدالقادر عظیم عبدالقادر
رحمانت رب و رحمت عالم اب — رحمت رحمت رحیم عبدالقادر
در جود سمر اے یم عبدالقادر — صد بحر ببرائے یم عبدالقادر
دور از تو سگ تشنہ لبے می میرد — یک موج دگر اے یم عبدالقادر
صدیق صفت حلیم عبدالقادر — فاروق نمط حکیم عبدالقادر
مانند غنی کریم عبدالقادر — در رنگ علی علیم عبدالقادر

ردیف النون

دستے ز دم اے ضامن عبدالقادر — در دامن جاں بامن عبدالقادر
یارب چو خود ایں دامن گسترده نیست — گسترده مچیں دامن عبدالقادر

رباعی

یارب قرصے ز خوان عبدالقادر — داریم حقے بنان عبدالقادر
ایں نسبت بس کہ عاجزان اوئیم — رحمے بر عاجزان عبدالقادر

رُباعی

جو دست بارش شان عبدالقادر — بو دست و بو دازان عبدالقادر
جنت بگدا دہند و منت نہ نہند — دہ سنت خاندان عبدالقادر

Marfat.com

ردیف الواو

خوباں خو بندنے چو عبد القادر		شیرنیاں قندنے چو عبد القادر
محبوباں یکدگر بافزائش حسن		چند وصد چند نے چو عبد القادر

رباعی

خواہی کاہی علو عبد القادر		نامی سامی سمو عبد القادر
ہشدار کہ باخدائے خود می جنگی		مُت غیظاً لمے عدو عبد القادر

رباعی

مہ فرش کتاں دردِ و عبد القادر		خورشیرہ ساں درچو عبد القادر
آشفتہ مہ و شیفتہ میگرد د مہر		در جلوہ ماہِ نو عبد القادر

ردیف الہاء

حمداً لک اے آنکہ عبد القادر		اے مالک و بادشاہ عبد القادر
اے خاک براہ تو سرِ جملہ سراں		کن خاک مرا براہِ عبد القادر

رباعی

بیجان و بجانم شہ عبد القادر		کس جز تو ندانم شہ عبد القادر
بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو		نیک ست گمانم شہ عبد القادر

Marfat.com

رباعی

بہر سرِ ہو تجلیہ عبد القادر ۔۔۔ ہم تجلیہ را تحلیہ عبد القادر
بر متن متن احدیت احمد ۔۔۔ شرح ست و براں منہیہ عبد القادر

رباعی

از عارضہ نیست وجہ عبد القادر ۔۔۔ ذاتی ست ولائے وجہ عبد القادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے ۔۔۔ عبد القادر بوجہ عبد القادر

رباعی

خور نور ستد از رہ عبد القادر ۔۔۔ ہم اذن طلوع از شہ عبد القادر
ماہ است گدائے در مہر وانجا ۔۔۔ مہر ست گدائے مہ عبد القادر

رباعی مستزاد

براوج ترقی شدہ عبد القادر ۔۔۔ تا نام خدا ۔۔۔ خیمہ مستنزل زدہ عبد القادر ناس اندو بدی
بالجملہ بقرآن رشاد وارشاد ۔۔۔ در بدہ و ختام ۔۔۔ بسم اللہ و ناس آمدہ عبد القادر حمد ست ابدا

ردیف الیاء

اے قادر والے خدائے عبد القادر ۔۔۔ قدرت وہ دستہائے عبد القادر
بر عاجزیِ ما نظر رحمت کن ۔۔۔ رحم اے قادر برائے عبد القادر

Marfat.com

جاں بخش مرا بپائے عبدالقادر جاں بخش بہ لوائے عبدالقادر

از صد چو رضا گزشتے از بہر رضاش اینہم بعلم برائے عبدالقادر

رباعی

عین آمدہ ابتدائے عبدالقادر از رویت امر رائے عبدالقادر

از رویت او عین مرا روشن کن روشن کن عین ورائے عبدالقادر

رباعی

عید یکتا لقائے عبدالقادر دربار دو دُر عطائے عبدالقادر

عبد ابہ لقائے او چو ہمزہ گم شد تا دریابی بپائے عبدالقادر

رباعی

دل حرف مزن سوائے عبدالقادر حاجت داند عطائے عبدالقادر

پیشمش ہم از شفیع انگیز دبگو عبدالقادر برائے عبدالقادر

رُباعی مستزاد

افتادہ دراول بدایت باساں الصاق طلب گردیدہ باآخر تجنس خنداں سین بان بطرب

یعنی شہ جیلاں شہاں بس کہ ہمو نست درمصحف قرب بسم اللہ دناس راشروع دیاں الحمد لرب

—×—

Marfat.com

اکسیر اعظم

قصیدۂ مجیدۂ مقبولہ انشاء اللہ تعالیٰ فی منقبت سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مطلع تشبیب و ذکر عاشق شدن حبیب

ایکہ صد جاں بستہ در ہر گوشۂ دامان تو ئی　　دامن افشانی و جاں بار و چہ ایجاں تو ئی

آنکہ امیں سنگدل عیارۂ خونخوارہ　　کرشمش با جانِ نازک در تپ ہجراں تو ئی

سروِ ناز خویشتن را بر کہ قمری کردہ　　عندلیب کیستی چوں خود گلِ خنداں تو ئی

ہم رخاں آئینہ داری ہم لباں شکر شکن　　خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیراں تو ئی

جوئے خوں نرگس چہ ریزد گر بچشماں نرگسی　　بوئے خوں از گل چہ خیزد گر بتن ریحاں تو ئی

آں حسینستی کہ جانِ حسن می نازد بتو　　می ندانم از چہ مرگِ عاشقی جویاں تو ئی

و غزالِ کمسن من سوئے ویراں مے رمی　　ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولاں تو ئی

سینہ حسن آباد شد تر سم سمائی در دلم　　زانکہ از وحشت رسیدہ در دلِ ویراں تو ئی

سوختم من سوختم اے تاب جنت شعلہ خیز　　آتشت در جان باز و خود چرا سوزاں تو ئی

اینچنینی ایکہ ماہست زیر ابرِ عاشقی ست　　آہ اگر بے پردہ روزے بر سر لمعاں تو ئی

سینہ گر بر سینہ ام مالی غمت چینم مگر　　دانم اینہم از غرض دانی کہ بس ناداں تو ئی

Marfat.com

ماہِ من مہ بندہ ات مہ را چہ تابی کاینچنیں
سینہ وقفِ داغ و بیخواب سرگرداں توئی

عالمے کشتہ بناز انجا چہ ماندی در نیاز
کار فرما فتنہ را آخر ہماں فتاں توئی

دامِ کاکل بہر آں صیاد خود ہم می کشا
یا ہمیں شستِ پر مارا بلائے جاں توئی

باغہا گشتم بجان تو کہ بے مانا ستی
یارب آں گل خود چہ گل باشد کہ بلبل ساں توئی

منکہ میگریم سزائے من کہ رویت دیدہ ام
تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رو گریاں توئی

یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردہ
یا حسیں تر دیدہ از خود کہ صیدِ آں توئی

گریزِ ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

یا ہمانا پرتوے از شمعِ جیلاں بر تو تافت
کاینچنیں از تابش و تب ہر دو باساماں توئی

آتشے کاندر پناہش حسن و عشق آسودہ اند
ہر دو را ایماں کہ شاہا ملجاءِ مایاں توئی

حسن رنگش عشق بویش ہر دو بر دوشش نثار
ایں سرایندِ جاں توئی واں نغمہ زن جاناں توئی

عشق در نازش کہ تا جاناں رسانیم ترا
حسن در بالش کہ خود شاخی ز محبوباں توئی

عشق گفتش سیدا برخیز درو بر خاک نہ
حسن گفت از عرش بگذر پرتوِ یزداں توئی

الالتفات الے الخطاب مع تقریر جامعیۃ الحسن والعشق

سرورا جاں پرورا حیرانم اندر کارِ تو
حیرتم در تو فزوں باد اسرِ پنہاں توئی

سوزی افروزی گدازی بزمِ جاں روشن کنی
شب بپا استادہ گریاں بادلِ بریاں توئی

Marfat.com

گردِ تو پروانہ در رُوئے تو یکساں ہر طرف ۔۔۔ روشنم شد کز ہمہ روشمع افروزاں توئی

شہ کریم ست اے رضا در مدح سر کن مطلعے ۔۔۔ شکرت بخشد اگر طوطی مدحت خواں توئی

اول مطالع المدح

پیر پیراں میرِ میراں اے شہ جیلاں توئی ۔۔۔ اُنس جان قدسیاں غوث انس و جاں توئی

زیب مطلع

سر توئی سرور توئی سر را سر و ساماں توئی ۔۔۔ جاں توئی جاناں توئی جاں را قرارِ جاں توئی

ظلِ ذاتِ کبریا و عکس حسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ مصطفےٰ خورشید آں خورشید را لمعاں توئی

من رانی قد رای الحق گر بگوئی می سزد ۔۔۔ زانکہ ماہ طیبہ را آئینہ تاباں توئی

بارک اللہ نوبہارِ لالہ زارِ مصطفےٰ ۔۔۔ وہ چہ رنگ ست اینکہ رنگِ روضہ رضواں توئی

چوں شد از قدِ تو سرو و بار داز روئے تو گل ۔۔۔ خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سروستاں توئی

آنکہ گویند اولیا را ہست قدرت از الٰہ ۔۔۔ باز گردانند تیر از نیم راہ ایناں توئی

از تو میریم و زیئم و عیش جاویداں کنیم ۔۔۔ جاں ستاں جاں بخش جاں پرور توئی و جاں توئی

کہنہ جانے دادہ جانے چوں تو در بر یافتیم ۔۔۔ وہ کہ ماں چنداں گرانیم و چنیں ارزاں توئی

عالمِ اُمّی چہ تعلیمے عجیبت کردہ است ۔۔۔ احسن اللہ بر علومت سرّ و غائب داں توئی

فی ترقیاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلہ گاہِ جان و دل پاکی زلوث آب و گل ۔۔۔ رخت بالا بردہ از مقصورۂ ارکاں توئی

شہسوارِ من چہ می تازی کہ در گامِ نخست ۔۔۔ پاک بیروں تاختہ زیں ساکن و گرداں توئی

Marfat.com

تا پری بخشودۂ از عرش بالا بودۂ
آں قوی پر بازِ اشہب صاحب طیراں توئی

سالہا شد زیر مہمیز ست اسپ لامکاں
تا عناں در دست گیری آں سوئے امکاں توئی

فی کونہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سِرًّا لا یدرک

ایں چہ شکل ست اینکہ داری تو کہ ظلے برتری
صورتے بگرفتہ بر اندازۂ اکواں توئی

یا مگر آئینہ از غیب انیسو کردہ روے
عکس بیچوں شد نمایاں در نظر زینساں توئی

یا مگر نوعے دگر را ہم بشر نامیدہ اند
یا تعالی اللہ از انساں گر ہمیں انساں توئی

فی جامعیتہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاہر والباطن

شرع از دست چکد عرفاں ز پہلویت دمد
ہم بہار ایں گل و ہم ابر آں باراں توئی

پردہ برگیر از رخ اے مہر کہ شرح ملتقی
رخ بپوش ایجاں کہ رمز باطن قرآں توئی

ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمال
نے غلط کردم محیطِ عالم عرفاں توئی

ثابت و سیارہ ہم در تست و عرش اعظمی
اہلِ تمکیں اہلِ تلویں جملہ را سلطاں توئی

فی ارثہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء و نیابۃ لہم

مصطفیٰ سلطان عالیجاہ و در سرکار اُو
ناظم ذوالقدر بالا دست والا شاں توئی

اقتدار کن مکن حق مصطفیٰ را دادہ است
زیر تخت مصطفیٰ بر کرسی دیواں توئی

Marfat.com

دورِ آخر نیشو تو بر قلبِ ابراہیم شد — دورِ اول ہمنشیں موسیِ عمراں توئی
ہم خلیلِ خوانِ رفق وہم ذبیح تیغ عشق — نوحِ کشتیِ غریباں خضر گمراہاں توئی
موسیِ طورِ جلال و عیسیِ چرخِ کمال — یوسفِ مصرِ جمال ایوبِ صبرستاں توئی
تاجِ صدیقی بسر شاہِ جہاں آراستی — تیغِ فاروقی بقبضہ داورِ گیہاں توئی
ہم دو نور جان و تن داری وہم سیف و علم — ہم تو ذوالنورینی وہم حیدرِ دوراں توئی

فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاولیآء

اولیا را گر گہر باشد تو بحرِ گوہری — در بدستِ شاں زرے دادند زر را کاں توئی
واصلاں را در مقامِ قرب شانے دادہ اند — شوکتِ شاں شد نشانِ شانِ شاں شاں توئی
قصرِ عارف ہرچہ بالاتر بتو محتاج تر — نے ہمیں بنا کہ ہم بنیادِ ایں بنیاں توئی

فصل منہ فی شیءٍ من التلمیحات

آنکہ پالش بر رقابِ اولیائے عالم است — وانکہ ایں فرمود حق فرمود باللہ آں توئی
اندریں قول انچہ تخصیصات بیجا کردہ اند — از زلل یا از ضلالت پاک از آں بہتاں توئی
بہر پایت خواجہ ہنداں شہ کیوں جناب — بل علیٰ عینی و رأسی گوید آں خاقاں توئی
در تنِ مردانِ غیب آتش زعظمت میزنی — باز خود آں کشتۂ آتش دیدہ را نیساں توئی
آنکہ از بیت المقدس تا درت یک گام داشت — از تو رہ می پرسد و منجیش باز نقصاں توئی

Marfat.com

رہروانِ قدس اگر آنجا نہ بینند رو تست
زانکہ اندر حجلۂ قدسی نہ در میداں توئی

سبز خلعت با طرازِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
آں مکرم را کہ بخشیدار نہ در ایواں توئی

فصل منہ فی تفضیلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ علی مشائخہ الکرام

گو شیوخت را تواں گفت از رہ القابے نور
کافتابا نند ایشاں دمہ تاباں توئی

لیک سیر شاں بود بر مستقر واز کجا
آں ترقی منازل کاندراں ہر آں توئی

ماہ من لا ینبغی یلمش ادراک القمر
خاصہ چوں از عادکالعرجوں در اطمیناں توئی

کور چشم بد چہ می بالی پری بودی ہلال
دی قمر گشتی و امشب بدر و بہتر ازاں توئی

فی تقریب عیشہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

اصفیا در جہد و تو شاہانہ عشرت میکنی
نوش بادت زانکہ خود شایان ہر ساماں توئی

بلبلاں را سوز و ساز و سوز ایشاں کم مبا
گلرخاں را زیب زیبد زیب ایں بستاں توئی

خوش خور و خوش پوش و خوش زی کوری چشم عدو
شاہ اقلیم تن و سلطانِ ملکِ جاں توئی

کامرانی کن بکامِ دوستاں اے من فدات
چشم حاسد کور باد انوشۂ ذیشاں توئی

شادزی اے نوعروس شادمانی شادزی
چوں بحمد اللہ در مشکوئے ایں سلطاں توئی

بلکہ لا واللہ کا ینہا ہم نہ از خود کردہ
رفت فرماں اینچنیں و تابع فرماں توئی

ترک نسبت گفتم از من لفظ محی الدین مخواہ
زانکہ در دین رضا ہم دین و ہم ایماں توئی

Marfat.com

ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ لعنت اولیا — فارغ از وصف فلاں و مدحت بہماں توئی

تمہید عرض الحاجۃ

بے نوایاں را نوائے ذکر عیشت کردہ ام — زار نالاں را صلائے گوش برافغاں توئی
چارہ کن اے عطائے ابن کریم ابن الکریم — ظرف من معلوم و بحر وافر جوشاں توئی
باہمیں دست دوتا و دامن کوتاہ و تنگ — از چہ گیرم در چہ بنہم بسکہ بے پایاں توئی
کوہ دامن ندہد و وقت آنکہ بر جوش آمدی — دست در بازار نفروشند و بر فیضاں توئی

المطلع الرابع فی الاستمداد

رو متاب از ما بداں چوں مایۂ غفراں توئی — آیۂ رحمت توئی آئینۂ رحماں توئی
بندۂ آت غیرت بر دگر بر در غیرت رود — در رود چوں بنگریم شاہ آں ایواں توئی
سادگیم بیں کہ میجوئیم ز تو درمانِ درد — درد گو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی

الاستعانت للاسلام

دین بابائے خودت را از سرِ نو زندہ کن — سید آخر نہ عمر سید الادیاں توئی
کافراں توہین اسلام آشکارا می کنند — آہ اے عزّ مسلماناں کجا پنہاں توئی
تا بیاید مہدی از ارواح و عیسیٰ از فلک — جلوہ کن خود مسیحا کار و مہدی شاں توئی

Marfat.com

کشتیِ ملت بموجے کالجبال افتادہ است ‏ ‏ من سرت گردم بیا چوں نوح اے طوفاں توئی
باد ریزد موج موج موج خیزد فوج فوج ‏ ‏ بر سرِ وقت غریباں رس چو کشتی باں توئی

استمداد العبد لنفسہ

حاش للہ تنگ گردد جاہت از ہیچوں منے ‏ ‏ یا عمیم الجود بس با وسعتِ داماں توئی
نامۂ خود گر سیہ کردم سیہ تر کردہ گیر ‏ ‏ بلکہ زینساں صد دگر ہم چوں درخشاں توئی
گم چہ شد گر ریزہ گشتم ناک بدستت مومیا ‏ ‏ کم چہ شد گر سوختم خود چشمۂ حیواں توئی
سخت ناکس مردکے ام گر نہ رقصم شاد شاد ‏ ‏ چوں شنیدم ہم وطبیبِ علم و دغن گویاں توئی
وقت گوہر خوش اگر دریاش در دل جائے داد ‏ ‏ غرقہ خس را ہم نہ بیند خس منم عُمّاں توئی
کوہ من کاہست اگر دستے دہی وقتِ حساب ‏ ‏ کاہِ من کوہست اگر بر پلۂ میزاں توئی

للمباہاۃ الجلیلۃ باظہار نسبۃ العبدیۃ

احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا ‏ ‏ از ابِ جد بندہ و واقف ز ہر عنواں توئی
مادرم باشد کنیز تو پدر باشد غلام ‏ ‏ خانہ زادِ کہنہ ام آقائے خانداں توئی
من نمک پروردہ ام تا شیر مادر خوردہ ام ‏ ‏ للہ المنۃ شکر بخشش نمک خوراں توئی
خطِ آزادی نہ خواہم بندگیت خسروی است ‏ ‏ ملکے گر بندہ ام خوش مالکِ غلماں توئی

—×—

Marfat.com

انتساب المداح الی کلاب الباب العالی

بر سرِ خوانِ کرم محروم نگذارند سگ
من سگ و ابرار مہمانان و صاحب خوان توئی

سگ بیاں نتواند و جودت نہ پابند بیانست
کام سگ دانی و قادر بر عطائے آں توئی

گر بسگے میزنی خود مالکِ جان و تنی
ور بہ نعمت می نوازی منتِ منان توئی

پارۂ نانے بفرما تا سوئے من افگنند
ہمتِ سگ اینقدر دیگر نوال افشاں توئی

منکہ سگ باشم ز کوئے تو کجا بیروں روم
چوں یقیں دانم کہ سگ را نیز وجہاں توئی

در کشادہ خوان نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم
چیست حرفِ رفتن و مختار خوان ونزاں توئی

دور بنشینم زمیں بوسم فتم لابہ کنم
چشم در تو بندم و دانم کہ ذوالاحسان توئی

لِلّٰہِ العزۃ سگِ ہندی و در کوئے تو با
آرے ابن رحمۃ للعالمیں ایجاں توئی

ہر سگے را بر درِ فیضت چناں دل می نہند
مرحبا خوش آو بنشیں سگ مہماں توئی

گر پریشاں کرد وقت خادمانت عو عو م
خامش اہل درد را پسند چوں درماں توئی

وائے من گر جلوہ فرمائی و من مانند بمن
من زمن بستاں و جائش در دلم بنشاں توئی

قادری بودن رضا را مفت باغ خلد داد
من نمی گفتم کہ آقا مایۂ غفراں توئی

Marfat.com

مثنوی ردِ امثالیہ

گریہ کن بلبلا از رنج و غم / چاک کن اے گل گریباں از الم
سُنبلا از سینہ بر کش آہِ سرد / اے قمر از فرطِ غم شور وی زند
ہاں صنوبر خیز و فریادی بکُن / طوطیا جُز نالہ ترک ہر سخن
چہرہ سرخا ناشکِ خونی ہر گلیست / خون شو اے غنچہ زمانِ خندہ نیست
پارہ شو اے سینۂ ما ہمچو من / داغ شو اے لالۂ خونیں کفن
خرمنِ عشرت بسوز اے برقِ تیز / اے زمیں بر فرقِ خود خاکے بریز
آفتابا آتشِ غم بر فروز / شب سیہ اے شمعِ روشن خوش بسوز
ہمچو ابر اے بحر در گریہ بجوش / آسمانا جامۂ ماتم بپوش
خشک شو اے قلزم از فرطِ بکا / جوش زن اے چشمۂ چشمِ ذکا
کن ظہور اے مہدیِ عالی جناب / بر زمیں آ عیسیِ گردوں قباب
آہ آہ از ضعفِ اسلام آہ آہ / آہ آہ از نفسِ خودکام آہ آہ
مردماں شہوات را دیں ساختند / صد ہزاراں رخنہا انداختند
ہر کہ نفسش رفت راہے از ہوا / ترکِ دیں گفت و نمودش اقتدا
بہر کارے ہر کرا گفتہ تعال / سر قدم کردہ نمودش امتثال

Marfat.com

ہر کرا گفت ایچنیں کن اے فلاں　　　گفت لبیک و پذیرفتش بجاں
آں یکے گویاں محمد آدمی ست　　　چوں من و در دحی او ابتر لیست
جز رسالت نیست فرقے درمیاں　　　من برادر خورد باشم او کلاں
ایں نداند از عمی آں ناسزا　　　یا خود ست ایں ثمرۂ ختم خدا
کہ بود مر لعل را فضل و شرف　　　کے بود ہم سنگ او سنگ و خزف
آں خزف اُفتادہ باشد بر زمیں　　　بس ذلیل و خوار و ناکارہ مہیں
لعل باشد زیبِ تاج سروراں　　　زینت و خوبیٔ گوش دلبراں
واں دمی کز خلق مذبوحی جہد　　　کے بفضل مشک اذفر میرسد
بوئے او کردہ پریشاں صد مشام　　　جا بہا ناپاک از منتش تمام
اُو دمِ مسفوح ذمش در نبی　　　مدحت مشک اطیب الطیب از نبی
مشک اذفر روح را بخشد سرور　　　ہمچو بوئے سنبل گیسوئے حور
شامۂ از بوئے او رشکِ جناں　　　ہم معطر زو قبائے مہوشاں
مولویِ معدنِ راز نہفت　　　رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت
کار پاکاں را قیاس از خود مگیر　　　گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
ہے چہ گفتم ایچنیں شبہ شنیع　　　کے بود شایان آن قدر رفیع
لعل چہ بود جوہری بائُسرخیے　　　مشک چہ بود خون نافِ وحشیے
مصطفٰے نور جناب امر کن　　　آفتاب برج علم من لدن

Marfat.com

معدن اسرار علام الغیوب　　برزخ بحرین امکان و وجوب

بادشاہ عرشیاں و فرشیاں　　جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں

راحت دل قامت زیبائے او　　ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جان اسمعیل بر رویش فدا　　از دعا گویان خلیل مجتبیٰ

گشت موسیٰ در طویٰ جویان او　　ہست عیسیٰ از ہوا خواہان او

بندگانش حور و غلمان و ملک　　چاکرانش سبز پوشان فلک

مہر تابان علوم لم یزل　　بحر مکنونات اسرار ازل

ذرہ زاں مہر بر موسیٰ دمید　　گفت من باشم بعلم اندر فرید

رشحۂ زاں بحر بر خضر اوفتاد　　تا کلیم اللہ را شد اوستاد

پس درایں قدر شاہ انبیا　　لیک مجبورم ز فہم اغبیا

وصف او از قدرت انساں دراست　　حاش للہ ایں ہمہ تفہیم ماست

لذت دیدار شوخ سیم تن　　ماہرے دلبر غنچہ دہن

فتنۂ آئینہ خراماں گلشنے　　رشک گل شیریں ادا نازک تنے

گر بخواہی فہم او مردی کند　　کو ز عشق و حسن تا آگہ بود

ناکشیدہ منت تیر جفا　　لب بفریاد و فغاں نا آشنا

دل نشد خوں تا بہ دریا دلبے　　بر لبش نامد ز ہجراں یا ربے

مرغ عقلش بے پر و بالے شود　　جز کہ گوئی چوں شکر شیریں بود

Marfat.com

گرچہ خود داند اسیرِ دلربا — از کجا ایں لذت و شکر کجا

زیں مثل شدسی از نیش و نوش — لیک من بارِ دگر رفتم ز ہوش

تا من از تمثیل مے کردم طلب — باز رفتم سوئے تمثیلے عجب

زیں کرو فرِ عجب وا ماندہ ام — حیرت اندر حیرت اندر حیرتم

ایں سخن آخر نہ گردد از بیاں — صد ابد پایاں رود او ہمچناں

نیست پایانش الی یوم التناد — ختم کن واللہ اعلم بالرشاد

خامشی شد مہر لب ہائے بیاں — باز گرداں سوئے آغازش عناں

ایں چنیں صد با فتن انگیختند — بر سرِ خود خاک ذلت ریختند

فرقۂ دیگر ز اسمٰعیلیاں — بستہ در توہین آں سلطاں میاں

در دل شاں قصد تازہ فتنہا — بر لب شاں ایں کلام ناسزا

کہ بہ شش طبقات زیرِ زمیں — حق فرستاد انبیاء و مرسلیں

شش چو آدم شش چو موسیٰ شش مسیح — شش خلیل اللہ شش نوح و ذبیح

ہمدر انہا شش چو ختم الانبیا — مثل احمد در صفات اعتلا

با محمد ہر یکے دارد سرے — در کمال ظاہری و باطنے

پارہ شد قلب و جگر زیں گفتگو — احذروا یا ایہا الناس احذروا

الحذر اے دل ز شعلہ زادگاں — ہائے از زنجیر شرع آزادگاں

مصطفٰے مہر یست تاباں بالیقیں — منتشر نورش بہ طبقاتِ زمیں

Marfat.com

مستنیر از تابش یک آفتاب　　عالمے واللہ اعلم بالصواب
گر چہ یک باشد خود آں مہر سنی　　احولانش ہفت بینند از کمی
دو ہمی بینند یک را احولاں　　الاماں زیں ہفت بینان الاماں
چشم کج کردہ چو بینی ماہ را　　ز احولی بینی دو آں یکتاہ را
گوئی از حیرت عجب امریست ایں　　خواجہ دو شد ماہ روشن چیست ایں
راست کردی چشم و شد رفع حجاب　　یک نماید ماہِ تاباں یک جواب
راست کن چشم خود از بہر خدائے　　ہفت بیں کم باش اے ہرزہ درائے
اے برادر دست در احمد بزن　　بر کجی نفس بد دیگر متن
رو تشبث کن بذیلِ مصطفٰے　　احولی بگذار سوگندِ خدا
پندہا دادیم و حاصل شد فراغ　　مَا علینا یا اخی الا البلاغ
در دو عالم نیست مثل آں شاہ را　　در فضیلتہا و در قربِ خدا
ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے　　برتر است از وی خدا اے مہتدے
انبیائے سابقیں اے محتشم　　شمعہا بودند در لیل و ظلم
در میاں ظلمت و ظلم و غلو　　مستنیر از نور ہر یک قومِ او
آفتاب خاتمیت شد بلند　　مہر آمد شمعہا خامش شدند
نور حق از شرق بیمثلی بتافت　　عالمی از تابش او کام یافت
دفعۃً برخاست اندر ملکِ او　　از زبانہا شور لا مثل لہٗ

Marfat.com

لیک غیر ناپذیرفت از عناد — درجہاں ایں بے بصر یا رب مباد
چشمہا بودند ایں ربانیاں — مزرع دل بہرہ یاب از فیض شاں
ابر آمد کشتہا سیراب کرد — نخلہائے خشک را شاداب کرد
حق فرستاد ایں سحاب باصفا — کے یطہرنا ویذہب رجسنا
بارش او رحمت رب العلےٰ — شور در مدش رحمۃ مہداۃ انا
رحمتش عام است بہر ہمگناں — لیک فضلش خاص بہر مومناں
چوں نبی ہمیلش را معترف — کے شوی از بحر فیضش مغترف
نیست فضلش بہر قوم بے ادب — یخطف ابصارہم برق الغضب
چوں ببینند آں سحاب بیناں ز دور — عارض ممطر بگویند از غرور
بل ہو ما استعجلوا خزی عظیم — ارسلت ریح بتعذیب الیم
فیض شد با غیظ گرم اختلاط — حبذا ابرے عجب خوش ارتباط
خرمنے کش سوخت برق غیظ او — گفت قرآں النار مثویٰ لہ
مزرعے کش آب داد آں بحر جود — حق بہ تنزیل مبیں وصفش نمود
قل کزرع اخرج الشطاء لہ — ازرہ فاستغلظ ثم استوے
یعجب الزراع کالماء المعین — کے یغیظ الکافرین الظالمین
ابر نیساں ست ایں ابر کرم — دُرِ رخشاں آفریں در قعر یم
قطرۂ کز وے چکید اندر صدف — گوہر رخشندہ شد با صد شرف

Marfat.com

بحرِ زاخر شرعِ پاک مصطفیٰ — واں صدف عرشِ خلافت اے فتا
قطرہ ہا آں چار بزم آرائے او — زانکہ او کل بود و شاں اجزائے او
برگہائے آں گلِ زیبا بدند — رنگ و بوئے احمدی می داشتند
قصد کاری کرد آں شاہِ جواد — ہر یکے انی لہ گویاں ستاد
جنبشِ ابرو نہ تکلیفِ کلام — خود بود ایں کار را آخر والسلام
آں عتیق اللہ امام المتقیں — بود قلبِ خاشعِ سلطانِ دیں
واں عمر حق گو زبانِ آنجناب — ینطق الحق علیہ والصواب
بود عثماں شرمگیں چشمِ نبی — تیغ زن دستِ جوادِ او علی
نیست گر دستِ نبی شیرِ خدا — چوں یداللہ نام آمد مر او را
دستِ احمد عین دستِ ذوالجلال — آمد اندر بیعت و اندر قتال
سنگریزہ می زند دستِ جناب — مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ آید خطاب
وصفِ اہلِ بیت آمد اے رشید — فوقَ ایدیہم یداللہ المجید
شرحِ ایں معنی بروں از آگہی ست — پا نہادن اندریں رہ بیرہی ست
تا ابد گر شرحِ ایں مجمل کنم — جز بتحیر ہیچ نبود حاصلم
ربنا سُبحٰنَکَ لَیْسَ لَنَا — علمَ شیٔ غیرَ مَا عَلَّمْتَنَا
گفتہ گفتہ چوں سخن اینجا رسید — خامہ گوہر فشاں داماں بچید
ملہمِ غیبی سروشِ رازداں — دامنم بگرفت کاے آتش زباں

Marfat.com

در خور فہمت بنا شد ایں سخن — بس کن و بیہودہ وش خامی مکن

اصفیا ہم اندریں جا خامشند — از پَیِ کَلَّتْ لِسَانُہٗ بیہشند

رازہا بر قلب شاں مستور نیست — لیک افشا کردنش دستور نیست

ہر کجا گنجی ودیعت داشتند — قفل بر در بہر حفظش بستہ اند

در دلِ شاں گنج اسرار اے اخو — بر لب شاں قفل امر انصِتُوا

روز آخر گشت و باقی ایں کلام — ختم کن اے نے لہ طرف التمام

لغز گفت آں مولوی مستند — راز ما را روز کے گنجا بود

الغرض شد مثل آں عالیجناب — سایہ ساں معدوم پیش آفتاب

متفق بر وے ہمہ اسلامیاں — سنیاں و بدعیاں مستہاں

ممتنع بالغیر داند یک فریق — ممتنع بالذات دیگر اے رفیق

وادریغا کردہ ایں قوم عنید — خرق اجماعے بدیں قول جدید

اللہ اللہ اے جہولانِ غبی — تا بکے بے دینی و فتنہ گری

مصطفےٰ وایں چنیں سوء الادب — ایں قدر ایمن شدید از الغضب

سابع سبعہ مگوئید از عناد — اِنتهوا خیرًا لکم یومَ التناد

روز محشر چوں خطاب آید ز عرش — اے نطیقاں فلک سکان فرش

ہیچ می بینید در ارض و سما — مثل و شبہ بندۂ ما مصطفےٰ

یک زباں گوئید نے نے اے کریم — کس عدیلش نیست باللہ العظیم

Marfat.com

آنچناں کاندر ازل ز ارواح ما — از الستے خاست بے پایاں بلیٰ
لاجرم آنرا دو رزیں قول قسیم — توبہ ہا ظاہر کنند از ترس و بیم
معترف آیند بر جرم و خطا — معذرت آرند پیشِ کبریا
کا بخدا از فضل او غافل بدیم — شمس پیشِ چشم ما جاہل بُدیم
رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا رحم کن — جاہلانہ گفتہ بودیم ایں سخن
پردہا بر چشم ما افتادہ بود — رحم کن بر جاہلاں رحم اے ودود
نفس ما انداخت ما را در بلا — وائے بر ما و بنادانیٔ ما
عذرہا در حشر باشد ناپذیر — قاریاں برخواں الآیات النذیر
سخت روزے باشد آں روز الالہ — باختہ ہوش و حواس قدسیاں
واحد قہار باشد در غضب — یجعل الولدان شیبا فی التعب
زہرہ بادر باختہ افلاکیاں — رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں
دو گروہ باشد مسعود و لئیم — کل فرق کان کالطود العظیم
رب سلم التجائے انبیاء — شور نفسی بر زبانِ اولیاء
بر لب آمد نام آں روزِ سیاہ — موی بر تن خاستم یا رب پناہ
اعتراف جرم و توبہائے اریب — در چنیں روزِ سیہ ناید عجیب
کیں جہولاں راز طعن و دور باش — ہم بدنیا لیک دوزہ فتاد
شان بیک جائے زماں گیر و دار — ہیچ جائے سوختہ نامد قرار

Marfat.com

تاج تثلیث گہی بر سر نہند — گہ خطاب خاتمیت می دہند
گاہ بالذات ست آں ختم اے ہمام — گاہ بالعرض آمدد تخییل خام
نو نیازاں کتابِ اضطراب — ایں چنیں کردند صدہا انقلاب
اندریں فن ہر کہ اوستادی بود — کے بچندیں قلبہا قانع شود
میر سد از وے بہر فرض نبی — شقۂ معزولی از پیغمبری
کہ قناعت کن گذشتہ از طمع — بر ہدایت حسب عز من قنع
از نبوت وز نزولِ جبرئیل — قصہ ما بود ست ارشادُ التبیل
معنی شمس است برگ نسترن — موج عمان شرح نسرین دمن
آہوئے چین ست مقصود از سما — مرحبا تاویل اطہر مرحبا
الغرض سیماب وش در اضطراب — صد تپیدن کردہ ایں قوم عجاب
چند در کوے جبل بشتافتند — لیک راہ مخلص کم یافتند
من فدائے علم آں یکتا شوم — حبذا دانائے رازِ مکتتم
حبذا سر و عیاں دانائے من — حبذا رب من و مولائے من
کردیالے بریں فتنہ گری — قہرہا پیش باز وجودش در نبی
احمدا بنگر کہ ایناں چوں زدند — بہر تو امثال از کفر نثرند
اوفتادند از ضلالت در چہے — پے نبردند از عمی سوے رہے
تا بجے گوئی دلا از ایں و آں — بر دعا کن اختتام ایں بیاں

Marfat.com

نالہ کن بہر دفع ایں فساد
از تہ دل دو نہ خرط القتاد

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من

اے کریم کارسازِ بے نیاز
دائم الاحساں شہ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغ سحر
اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر

اے کہ نامت راحتِ جان و دلم
اے کہ فضل تو کفیلِ مشکلم

ہر دو عالم بندۂ اکرامِ تو
صد چو جانِ من فدائے نامِ تو

ما خطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ اِنِّی غَفُوْرٌ میزنی

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم و تو شکر دہی
خیر را دانیم شر از گرہی

تو فرستادی بما روشن کتاب
میکنی با ما باحکامت خطاب

از طفیل آں صراط مستقیم
قوتے اسلام را دہ اے کریم

بہر اسلامے ہزاراں فتنہا
یک مہ و صد داغ فریاد اے خدا

اے خدا بہر جناب مصطفٰے
چار یار پاک و آلِ با صفا

بہر مرداں ربت اے بے نیاز
مردماں در خواب ایشاں در نماز

بہر آب در گریۂ تر دامناں
بہر شور خندۂ طاعت کناں

بہر اشکِ گرم دوراں از نگار
بہر آں سرد مہجوراں زیار

بہر جیبِ چاکِ عشقِ نامراد
بہر خونِ پاک مردانِ جہاد

Marfat.com

پر مکن از مقصد تہی دامانِ ما　　از تو پذ رفتن ز ما کردن دعا

ہیچ می آید ز دستِ عاجزاں　　جز دعائے نیم شبا ہی مستعان

بلکہ کار تست اجابت اے صمد　　دیں دعا ہم محض توفیقت بود

ما کہ بودیم و دعائے ما چہ بود　　فضل تو دل داد اے ربِ ودود

ذرہ بر روئے خاک افتادہ بود　　آفتابے آمد در وشن نمود

تکیہ بر رب کرد عبد مستہان　　اوست بس ما را ملاذ و مستعان

کیست مولائی بہ از ربِ جلیل　　حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

چوں بدیں پایہ رساندم مثنوی　　بہ تمامش بر کلام مولوی

تا ختامہ مسک گوید اہل دیں　　زانکہ مشک ست آں کلام مستبین

چوں فتاد از روزن دل آفتاب

ختم شد واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

رُباعیاتِ نعتیہ

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجکو — ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجکو
مولیٰ کی ثنا میں حکمِ مولیٰ کا خلاف — لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجکو

دیگر

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ — بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی — یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ

دیگر

محصورِ جہاں دانی و عالی میں ہے — کیا شبہ رضا کی بیمثالی میں ہے
ہر شخص کو اک صفت میں ہوتا ہے کمال — بندے کو کمال بے کمالی میں ہے

دیگر

کس منہ سے کہوں رشکِ عنادل ہوں میں — شاعر ہوں فصیح بے مماثل ہوں میں
حقا کوئی صنعت نہیں آتی مجکو — ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

دیگر

توشہ میں غم و اشک کا ساماں بس ہے — افغانِ دلِ زار حدی خواں بس ہے

Marfat.com

رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرتِ حسّان بس ہے

دیگر

ہر جا ہے بلندیِ فلک کا مذکور
شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور
انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے
گو دور کے ڈھول ہیں سہانے مشہور

دیگر

کس درجہ ہے روشن تنِ محبوبِ الٰہ
جامہ سے عیاں رنگِ بدن ہے واللہ
کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے تنا
فریاد کو آئی ہے سیاہیِ گناہ

دیگر

ہے جلوہ گہہ نورِ الٰہی وہ رُو
قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
آنکھیں یہ نہیں سبزۂ مژگاں کے قریب
چرتے ہیں فضائے لامکاں میں آہو

دیگر

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہہ تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

دیگر

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولی
عقبےٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولی
بیٹھوں جو درِ پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولی

Marfat.com

خالق کے کمال ہیں تجدد سے بری　　　　مخلوق نے محدود طبیعت پائی
بالجملہ وجود میں ہے اک ذاتِ رسول　　　　جس کی ہے ہمیشہ روز افزوں خوبی

دیگر

ہوں گرد و تو گردوں کی سنا گر جائے　　　　ابرو جو کھنچے تیغ قضا گر جائے
اے صاحبِ قوسین بس اب رو نہ کرو　　　　سیدھے ہو دوں سے تیر بلا پھر جائے

دیگر

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا　　　　غفران میں کچھ خرچ نہ ہو گا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کر دے معاف　　　　جس میں ترا کچھ خرچ نہیں دے مولیٰ

Marfat.com

قطعہ

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن
نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمی
منم و کنجِ خمولے کہ نگنجد دروی
جز من و چند کتابے و دوات و قلمی

یہ قطعہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی مکمل سوانح عمری ہے جو خود اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمائی

Marfat.com

شیخ الانام حجۃ الاسلام مولانا الحاج الشاہ حامد رضا خان صاحب قدس سرہٗ

فرزند اکبر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا نعتیہ کلام

گناہگاروں کا روز محشر شفیع خیر الانام ہوگا
دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبی علیہ السلام ہوگا

کبھی تو چمکے گی نجم قسمت ہلالِ ماہِ تمام ہوگا
کبھی تو ذرے پہ مہر ہوگی وہ مہر ادھر خوشخرام ہوگا

پڑا ہوں میں ان کی رہگذر میں پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
دل و جگر فرشِ رہ بنیں گے یہ دیدہ مشق خرام ہوگا

وہی ہے شافع وہی مشفع اسی شفاعت کا کام ہوگا
ہماری بگڑی بنے گی اُس دن وہی مدار المہام ہوگا

انہیں کا منہ سب تکیں گے اُس دن جو وہ کریں گے وہ کام ہوگا
دہائی سب اُن کی دیتے ہونگے انہیں کا سب لب پہ نام ہوگا

انا لہا کہہ کے عاصیوں کو وہ لیں گے آغوشِ رحمت میں
عزیز اکلوتا جیسے ماں کو انہیں ہر ایک یوں غلام ہوگا

اِدھر وہ گرتوں کو تھام لیں گے اُدھر پیاسوں کو جام دیں گے
صراط و میزان و حوض کوثر یہیں وہ عالی مقام ہوگا

کہیں وہ جلتے بجھاتے ہونگے کہیں وہ روتے ہنساتے ہونگے
وہ پائے نازک پہ دوڑنا اور بعید ہر یک مقام ہوگا

ہوئی جو مجرم کو باریابی تو خوف عصیاں سے تیغ ہوگی
خمیدہ سر آب دیدہ آنکھیں لرزتا بندی غلام ہوگا

حضور مرشد کھڑا رہوں گا کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہِ لطف و کرم اٹھے گی تو جھک کے میرا سلام ہوگا

خدا کی مرضی ہے ان کی مرضی ہے ان کی مرضی خدا کی مرضی
انہیں کی مرضی پہ ہو رہا ہے انہیں کی مرضی پہ کام ہوگا

جدھر خدا ہے اُدھر نبی ہے۔ جدھر نبی ہے اُدھر خدا ہے
خدائی بھر سب اُدھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا

اسی تمنا میں دم پڑا ہے یہی سہارا ہے زندگی کا
بلالو مجھ کو مدینے سرور نہیں تو جینا حرام ہوگا

حضور روضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامد
خمیدہ سر آنکھ بند لب پر مرے درود و سلام ہوگا

Marfat.com

شیخ الانام حجۃ الاسلام مولانا الحاج الشاہ حامد رضا خانصاحب قدس سرہٗ

فرزند اکبر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا نعتیہ کلام

محمد مصطفیٰ نور خدا نام خدا تم ہو — شہ خیر الوریٰ شان خدا صلّ علیٰ تم ہو

شکیب دل قرار جاں محمد مصطفیٰ تم ہو — طبیب درد دل تم ہو مرے دل کی دوا تم ہو

غریبوں دردمندوں کی دوا تم ہو دعا تم ہو — فقیروں بے نواؤں کی صدا تم ہو ندا تم ہو

حبیب کبریا تم ہو امام الانبیاء تم ہو — محمد مصطفیٰ تم ہو محمد مجتبیٰ تم ہو

ہمارے ملجا و ماویٰ ہمارا آسرا تم ہو — ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا شہ ہر دوسرا تم ہو

غریبوں کی مدد بے بس کا بس روحی فدا تم ہو — سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

نہ کوئی ماہوش تم سا نہ کوئی مہ جبیں تم سا — حسینوں میں ہو تم ایسے کہ محبوب خدا تم ہو

ہیں صدقے انبیا کے یوں تو سب محبوب ہیں لیکن — جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوب خدا تم ہو

حسینوں میں حسیں تم ہو نبیوں میں نبی تم ہو — کہ محبوب خدا تم ہو نبی الانبیاء تم ہو

تمہارے حسن رنگیں کی جھلک ہے سب حسینوں میں — بہاروں کی بہاروں میں بہار جانفزا تم ہو

زمیں میں ہے چمک کس کی فلک پر ہے جھلک کس کی — مہ و خورشید سیاروں ستاروں کی ضیا تم ہو

وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا — اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن — بکل شیءٍ علیم لوح محفوظ خدا تم ہو

نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے ہیں دو آخر — تم اول اور آخر ابتدا تم انتہا تم ہو

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی — خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو

انا مِن حامِد و حامِد رضا مِنّی کے جلووں سے
بحمد اللہ رضا حامد ہیں اور حامد رضا تم ہو

Marfat.com

الحاج صاحبزادہ محمد حفیظ الرحمٰن معصومی
دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ [illegible] شریف
تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پاکستان

جاگتے میں تاجدارِ مدینہ کے دیدار کی تمنا ہو تو!
زائرِ مدینہ الحاج حضرت مولانا بہزاد لکھنوی کی تازہ ترین نعتوں کا بے نظیر مجموعہ

حرم بالائے کرم

کا مطالعہ کیجئے

حرم بالائے کرم حضرت ممدوح کی طرف سے دربار رسالت میں پیش کردہ نعت و مناقب کا ایک ایسا وجد آفرین مجموعہ ہے کہ اسکے اثرات پڑھنے اور سننے والے کی دل کی گہرائیوں تک پہنچتے ہیں اور روح جھومنے لگتی ہے ہر ہر شعر اللہ کی محبت اور سرکار دو عالم ﷺ کی عقیدت سے معمور ہے اس مجموعہ میں بہت سی نعتیں صحن حرم محراب النبی اور مسجد نبوی میں ٹوٹے ہوئے دل اور روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ بیت اللہ اور مسجد نبوی کی روح پرور تجلیات نے ان نعتوں کو نور میں ڈھلے نور بنا دیا ہے۔ انہیں پڑھنے کے بعد محسوس ہوگا کہ آپ نے اپنا دل بیت اللہ اور مدینہ منورہ کیلئے وقف کر دیا ہے وہ اس دربار مقدس میں حاضر ہونے کیلئے بے قرار ہے جس کی آستاں بوسی زائرانِ عالم کیلئے باعث نجات ہے اور جہاں آج بھی ملائکہ صبح و شام سلام کیلئے حاضر ہوتے ہیں

ان مقدس نعتوں اور مناجاتوں کے مطالعہ سے دینی و دنیاوی نعمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

ایسی مقبول نعتیں بھی اس متبرک مجموعہ میں شامل ہیں کہ اگر خلوص قلب سے روزانہ پڑھی جائیں تو روحانی سکون حاصل ہوگا پریشانیاں دور ہوں گی دنیوی امور میں کامیابی ہوگی اور ثواب بھی ملے گا۔

کتابت بہت خوبصورت ہے۔ آفسٹ کی دیدہ زیب چھپائی، رنگین اور نہایت دیدہ زیب ٹائٹل

ہدیہ مجلد پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک

مدینہ پبلشنگ کمپنی متصل مشہور محل [illegible] روڈ کراچی